بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبت پیدا کردیگا (مریم: ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام



پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵ - ای، ناظم آباد کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

بیشک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت پیدا کریگا (مریم: ۹۶)

امام احمد رضا اور عالم اسلام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے؛ پی۔ ایچ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ کراچی

بتعاون ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

حقوق طباعت محفوظ ہیں

کتاب — امام احمد رضا اور عالم اسلام

تالیف و ترتیب — پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

تلخیص و ترجمہ تقاریظ — علامہ مفتی عبدالرحمٰن نقشبندی

کاتب — شاہ محمد چشتی سیالوی

ناشر — ادارہ مسعودیہ کراچی

مطبع — نیو عماد پرنٹنگ پریس

طباعت — ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء

اشاعت — دوم

تعداد — ایک ہزار

قیمت —

ملنے کا پتہ:

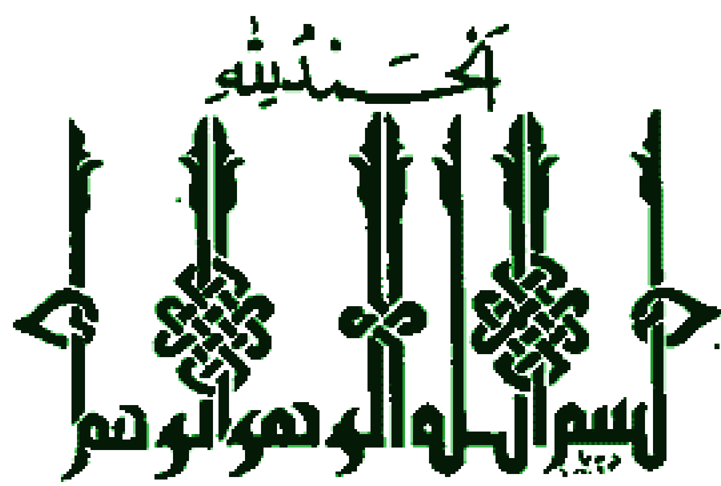
۱۔ ادارہ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی فون نمبر ۶۶۱۴۷۴۷

۲۔ مختار پبلی کیشنز، ۲۵ جاپان مینشن، ریگل، صدر کراچی فون نمبر ۷۷۲۵۱۵۰

۳۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

۴۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی

۵۔ شبیر برادرس، اردو بازار لاہور



انتساب

علمائے

اسلام کے

نام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سخنہائے گفتنی

ستمبر ۱۹۷۹ء میں راقم بریلی (بھارت) حاضر ہوا، وہاں مرشدی حضرت مفتی اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں قدس اللہ سرہٗ کی صحبت سے مستفیض ہوا اور آپ کے نواسے حضرت مولانا خالد علی خاں صاحب زید لطفہٗ کی عنایت سے اعلیٰ حضرت کے ۵۰ سے زیادہ مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب و رسائل اپنے ساتھ پاکستان لایا، ان رسائل میں انگریز مصنف کے رسالہ لوگارثم پر اعلیٰ حضرت کا حاشیہ، اعلیٰ حضرت کے عرس (صفر سنہ ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء) کے موقع پر (ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (کراچی) نے شائع کیا جس کو علمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا، اسی سال احباب کے تعاون سے ادارہ معارفِ رضا کا قیام عمل میں آیا جس نے اعلیٰ حضرت کے معارفِ علمیہ پر معارفِ رضا کے نام سے ایک مجلہ شائع کیا جس کی ملک بھر میں پذیرائی ہوئی اور بیرونی ممالک میں بھی قدر کی گئی ——— جن حضرات نے راقم سے بھرپور تعاون کیا ان میں یہ قابلِ ذکر ہیں ——— حضرتِ علامہ مولانا تقدس علی خاں صاحب الشیخ الجامعہ، جامعہ راشدیہ، پیر جوگوٹھ (سندھ)، استاذی مولانا شمس بریلوی، مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب علیہ الرحمۃ، مولانا محمد اطہر نعیمی صاحب، سید وجاہت رسول صاحب اور مولانا شاہ تراب الحق صاحب دامت عنایتہم ——— راقم ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے الفاظ نہیں پاتا، اللہ تعالیٰ ان محسنین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، آمین۔

ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر میں ایک ایسی علمی شخصیت کا تذکرہ نہ کروں جن کے بارے میں برملا کہتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی ہمہ گیر شخصیت کو علمی حلقوں میں متعارف

کرانے میں جتنی خدمات ان کی ہیں وہ نہ ضبطِ تحریر میں آسکتی ہیں اور نہ ہی ان کو کسی پیمانے سے تولا جاسکتا ہے۔ میرا اشارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طرف ہے، ڈاکٹر صاحب نے اعلیٰ حضرت کی ہشت پہلو شخصیت کے بہت سے گوشوں کو نہ صرف اہلِ علم کے سامنے بحسن وخوبی پیش کیا بلکہ جدید ذہن کو مدِنظر رکھتے ہوئے علمی اور تحقیقی انداز میں وہ کچھ فراہم کردیا ہے جس سے ایک طرف نوجوان نسل کو امام احمد رضا کی شخصیت کو سمجھنے میں مدد ملے گی اور دوسری طرف حال و مستقبل کے ریسرچ اسکالرز (محققین) یقیناً اس سے استفادہ کریں گے ـــــ وہ اب تک امام احمد رضا پر ۲۰ سے زیادہ مقالات اور کتب ورسائل قلمبند کرچکے ہیں۔

علمی اور تحقیقی کام ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہ کام وہی کرسکتا ہے جس کا ذہن حقیقت کا کھوج لگانے کے لئے ہر وقت معروف ہو، جو حقیقت پسند ہو، جو کسی تحریر کو منظرِ عام پر لانے سے پہلے تمام ضروری و معتبر شواہد و دلائل جمع کرنا اپنا اولین فرض سمجھے، جو روایات سے ہٹ کر دلائل پر زیادہ اعتبار کرتا ہو، جو حقیقت کو عقیدت پر نچھاور نہ کرتا ہو، بحمداللہ! ڈاکٹر صاحب کسی بھی موضوع پر قلم اٹھانے سے پہلے تمام مذکورہ اصول و قواعد کی پابندی کرنا لازمی خیال کرتے ہیں جس کے بغیر نہ کوئی تحریر دل نشیں ہوسکتی ہے اور نہ معیاری ـــــ تحقیقی اور علمی میدان کے یہی لازوال اصول ان کی تحریر کی جان ہیں۔

پروفیسر صاحب کی پُرخلوص اور علم سے لبریز باتیں، ان کا ہمدردانہ رویّہ اور دل نشین اندازِ تخاطب، ان کی حقیقت افروز علمی و تحقیقی تحریریں اور اندازِ بیان، ان کی پُرکشش شخصیت، ان کی تواضع وانکساری، علمیت اور ماہرانہ رائے، ان کی فطری خوش طبعی، اخلاص و دیانت، حق گوئی اور انصاف پر مبنی گفتگو نے راقم کو بے حد متاثر کیا ہے، میرے دل میں ان کی قدر اس وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے عقیدت سے ہٹ کر حقیقت کو اپنا شعارِ زندگی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ پروفیسر صاحب کی علمی خدمات کے صلے میں ان کو آخرت سے مالامال کرے، آمین۔

حضرت مولانا خالد علی خاں کی عنایت و کرم کا اوپر ذکر کرچکا ہوں، سنہ ۱۹۸۱ء میں موصوف نے

جناب شفیع جان، جناب حاجی عبدالغفار صاحب، جناب عبدالحمید صاحب
جناب عبداللطیف قادری صاحب، جناب انور بھائی صاحب، جناب مولانا
محمد جمیل احمد نعیمی صاحب۔ ادارہ ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکرگزار ہے
اور میں بارگاہِ ربّ العزت میں ان حضرات کے لیئے دعاگو ہوں۔ اے اللہ!
ان کو اپنی بے پناہ رحمتوں سے نواز، اپنی پناہ میں رکھ، ان پر اپنا فضل و کرم
فرما، ان کے رزق میں، مال میں، دولت و صحت میں، علم و فکر میں، اولاد
میں برکت و ترقی عطا فرما۔ راقم الحروف اپنے دوسرے کرم فرماؤں کے لیئے
بھی دست بدعا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی عنوان سے میری ہمت افزائی
فرمائی اور اس نیک کام میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ اے اللہ! ان
سب کو اپنے حبیب لبیب سرورِ کائنات، محسن انسانیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلّم کے طفیل و وسیلے سے کامیابیاں عطا فرما، ان کے حوصلوں میں
مزید استقامت و پختگی عطا فرما۔ آمین۔ بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلّم و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔

احقر سیّد ریاست علی قادری رضوی
ڈائریکٹر
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
کراچی (پاکستان)

۱۳ر شوال المکرم ۱۴۰۲ھ

۱۴ر اگست ۱۹۸۲ء



حرفِ آغاز

عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کی جس طرح پذیرائی ہوئی اس کا کچھ اندازہ فتاویٰ الحرمین، حسام الحرمین، الدولۃ المکیہ اور الاجازات المتینہ وغیرہ کے مطالعہ سے ہوتا ہے ــــ الصوارم الہندیہ، مقالاتِ یومِ رضا، فاضلِ بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، المیزان، انوارِ رضا، امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں، مجدد الامۃ، جہانِ رضا، خیابانِ رضا وغیرہ کتب بھی عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کی عظمت و رفعت کو مزید اُجاگر کرتی ہیں ــــ اس خصوص میں امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ نہایت ممتاز ہے، اس پر بکثرت علمائے اسلام نے تقاریظ لکھی ہیں جن میں بہت سی شائع ہو گئیں اور کچھ غیر مطبوعہ بریلی میں محفوظ رہیں، حسنِ اتفاق کہ غیر مطبوعہ اصل تقاریظ کا یہ علمی ذخیرہ پاکستان میں دستیاب ہو گیا۔ راقم نے ۱۹۸۱ء کے اوائل میں ان تقاریظ کی تدوین کا کام شروع کیا اور اب بحمد اللہ تعالیٰ یہ تقاریظ نیز امام احمد رضا کی دوسری تصانیف کی ۱۰ سے زیادہ نادر و نایاب فلمیں شائع کی جا رہی ہیں، ساتھ ہی امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر ایک مقالہ بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

ایک بات قابلِ توجہ ہے، علمائے اسلام نے تقاریظ اس انداز سے لکھی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ امام احمد رضا سے ان حضرات کے برسوں سے مراسم تھے حالانکہ امام احمد رضا خاں کا حرمین شریفین میں قیام مجموعی طور پر چند ماہ رہا ہے حقیقت یہ ہے کہ ان حضرات نے امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت سے متاثر ہو کر اپنے اپنے

تاثرات قلمبند کیے اور ایک ہندی عالم کے بارے میں اس طرح دل کھول کر اظہارِ خیال کیا جیسے وہ ان کے ساتھ برسوں رہا ہو۔ بلا شبہ حرمین شریفین میں کسی کا اس طرح مرکزِ نگاہ بن جانا بجائے خود فضلِ عظیم ہے، یہاں تو بڑے بڑے علماء و اولیاء غلامانہ پھرتے ہیں۔

تقاریظ کے فائل میں تقریباً ۴۶ تقاریظ ہیں جو سعودی عرب، شام اور مصر و عراق کے علماء نے لکھی ہیں، ان میں بعض تقاریظ اصل ہیں اور بعض نقول، راقم نے ۳۸ مقرظین کی خود نوشت تقاریظ کا انتخاب کیا ہے، نقول کو نظر انداز کر دیا گیا ہے — قارئینِ کرام کی سہولت کے لئے عربی تقاریظ کا اردو میں خلاصہ قلمبند کر دیا گیا ہے۔ یہ کام راقم کے کرمفرما فاضل جلیل مولانا عبدالرحمٰن تتوی (خطیب جامع مسجد ہاشم آباد، ٹھٹھہ، سندھ) نے مکمل فرمایا۔ اللہ تعالےٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دارین میں سرفراز فرمائے، آمین۔

محترم سید ریاست علی قادری نگرانِ اعلیٰ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کا ہم کو ممنون ہونا چاہیئے کہ موصوف کی عنایت سے ہم کو یہ تقاریظ ملیں ——— انہوں نے پاکستان میں پہلی بار محققین کے لئے اتنا مواد فراہم کر دیا ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور جس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا، وہ ۱۹۸۰ء میں بریلی گئے اور وہاں سے نبیرۂ امام احمد رضا مولانا خالد علی خاں (مہتمم دارالعلوم مظہرِ اسلام، بریلی) کی عنایت سے امام احمد رضا کے چالیس قلمی حواشی لائے جن میں جیمز برائنڈ کے رسالہ لوگارثم (مطبوعہ لندن ۱۸۴۸ء) کے اردو ترجمے پر امام احمد رضا کا فارسی حاشیہ جو نثر بھی، اور تنقیدی و تحقیقی نوٹس پر مشتمل ہے، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے شائع کیا ہے جس کے بانی سید صاحب موصوف ہی ہیں (حاشیہ رسالہ لوگارثم کے صرف ایک صفحہ پر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد کے پروفیسر ابرار حسین صاحب نے مستقل مقالہ قلمبند کیا ہے جو معارفِ رضا (مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء) میں شائع ہوا ہے ——— متذکرہ بالا چالیس قلمی حواشی کے علاوہ ۱۹۸۱ء میں مولانا خالد علی خاں نے مختلف علوم و فنون پر امام احمد رضا

کی بہت سی قلمی اور مطبوعہ تصانیف اور رسائل کہیں جن کی تعداد دو سو سے متجاوز ہے، یہ سارا ذخیرہ سید ریاست علی قادری کے پاس ہے۔ موصوف کی عنایت سے راقم کو بھی اس علمی ذخیرے کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس ذخیرے میں ایک فائل نظر سے گذرا جس میں امام احمد رضا کے عربی رسالہ الدولۃ المکیہ پر علمائے اسلام کی اصل تقاریظ محفوظ تھیں، انہی تقاریظ میں سے بعض تقاریظ کے عکس آپ کے سامنے پیش کئے جارہے ہیں۔

مولیٰ تعالیٰ عقیدت مندانِ امام احمد رضا کو مزید ہمت و حوصلہ عطا فرمائے تاکہ آپکے وہ کتب و رسائل جلد از جلد منظرِ عام پر لاسکیں جن کا اہلِ علم و فکر کو عرصے سے انتظار ہے۔ مولائے کریم ہم سب کو مسلکِ اہلِ سنت و جماعت کی خدمت کی لگن عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ، سندھ


الحمد للہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشمولات

ان الا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاحیہ

عالمِ اسلام میں امام احمد رضا کا پہلا تعارف اس وقت ہوا جب وہ ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے، اس موقع پر مفتی شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل مکی نے بغیر کسی سابقہ تعارف کے امام احمد رضا کی پیشانی دیکھ کر بے ساختہ فرمایا:-

انی لاجد نور اللہ من ھذا الجبین

"میں اس پیشانی میں اللہ کا نور محسوس کر رہا ہوں"

اس کے ساتھ اور واقعات بھی پیش آئے جن کی تفصیل آگے آتی ہے ـــــ

عالمِ اسلام میں اس مجمل تعارف کے تقریباً ۲۲ سال بعد ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں قدرے تفصیلی تعارف اس وقت ہوا جب ردِ ندوہ میں امام احمد رضا کا فتویٰ تصدیق و توثیق کے لئے علماءِ اسلام کے سامنے پیش ہوا اور انہوں نے اپنی تصدیقات عنایت فرمائیں، پھر چھ برس بعد ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں پچھلے تعارفوں کی تکمیل ہوئی، جب امام احمد رضا دوسری بار حجِ بیت اللہ کے لئے حرمین طیبین حاضر ہوئے اور وہاں علماء نے آپ سے فتوے لئے اور سندیں حاصل کیں اور آپ کی عربی تصانیف المستند المعتمد اور الدولۃ المکیہ پر تقاریظ لکھیں اور تصدیقات ثبت کیں، ایک نہیں بلکہ ۷۰، ۸۰ علماءِ اسلام نے اپنے تأثرات بڑی فراخ دلی کے ساتھ تحریر فرمائے۔ تفصیلات آگے آتی ہیں

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت و علمیت جس کا تعارف ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء

میں ہوا تھا ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء تک ۳۰ سال کے اندر اندر دور و نزدیک اس کا چرچا ہونے لگا، علماء اسلام نے امام احمد رضا سے جس وابستگی اور شیفتگی کا ثبوت دیا، وہ باعث حیرت ہے ـــــ چند تأثرات ملاحظہ ہوں :-

حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل مکی جو مکہ معظمہ کے ایک جید عالم تھے، ایک مکتوب میں امام احمد رضا کو لکھتے ہیں :-

لکن الفقیر اعد نفسی ثالث اولادکم [۱]

"لیکن فقیر آپ کی اولاد میں خود کو تیسرا بیٹا شمار کرتا ہے"

یہی بزرگ امام احمد رضا کی تصنیف الدولۃ المکیہ پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

شیخنا العلامۃ المجدد [۲]

اور امام احمد رضا کی دوسری تصنیف المستند المعتمد پر تقریظ لکھتے ہوئے، کہتے ہیں :-

بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھٰذا القرن لکان حقا وصدقا [۳]

شیخ موسیٰ علی شامی الازہری احمدی دردیری الدولۃ المکیہ پر اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں :-

امام الائمۃ المجدد لھٰذہ الامۃ [۴]

اور حسین بن علامہ سید عبد القادر طرابلسی الدولۃ المکیہ ہی پر تقریظ لکھتے ہوئے کہتے ہیں :-

---

[۱] مکتوب محررہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء

[۲] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ، مطبوعہ کراچی ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء، ص ۶

[۳] احمد رضا خاں : حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، ص ۵۱

[۴] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ، ص ۲۴۲

حامی ملة المحمدیة الظاهرة ومجدد المائة الحاضرة[له]

امام احمد رضا کے معاصرین میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا رحمٰن علی اپنی فارسی تصنیف تذکرہ علمائے ہند میں امام احمد رضا کے حالات میں لکھتے ہیں :-

"ودر سال نود وپنجم صدی مذکور (۱۲۹۵ھ) بمعیت والد ماجد خود بزیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً مشرف شدہ از اکابر علمائے آں دیار اعنی سید احمد دحلان مفتی شافعیہ وعبد الرحمٰن سراج مفتی حنفیہ سند حدیث وفقہ واصول وتفسیر ودیگر علوم یافتہ ــــــــ روزے نماز مغرب بمقام ابراہیم علیہ السلام خواند، بعد نماز امام شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل بلا تعارف سابق، دست صاحب ترجمہ گرفتہ بخانہ خود برد وتا دیر پیشانی وے گرفتہ فرمود :-

انی لاجد نور اللہ من ھذا الجبین

سپس سند صحاح ستہ واجازت سلسلۂ قادریہ بدستخط خاص دادہ فرمود کہ نام تو ضیاء الدین احمد است ــــــــ وسند مذکور تا امام بخاری علیہ الرحمہ یازدہ وسائط اند ہم در مکہ معظمہ بایمائے شیخ جمل اللیل موصوف شرح رسالہ جوہرۂ مضیہ در بیان مناسک حج مذہب شافعیہ کہ از تصانیف شیخ سابق الوصف است، اندر دو یوم نوشتہ ونام آں النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المضیۃ مقرر کردہ پیش شیخ برد، شیخ بتحسین وآفرین وے لب کشاد، در مدینہ طیبہ مفتی شافعیہ یعنی صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب ضیافت صاحب ترجمہ کرد ــــــــ

[له] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، ص ۸۲

بعد نمازِ عشاء صاحبِ ترجمہ در مسجدِ خیف تنہا توقف نمود، درآں جا بشارتِ مغفرت یافتہ [۱]

(ترجمہ) "۱۲۹۵ھ میں اپنے والدِ ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین حاضر ہوئے اور وہاں کے اکابر علماء مفتی شافعیہ سید احمد دحلان، مفتی حنفیہ عبدالرحمٰن سراج سے حدیث و فقہ و اصول و تفسیر اور دوسرے علوم میں سند لی۔

ایک روز نمازِ مغرب مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر ادا کی، نماز کے بعد امامِ شافعیہ حسین بن صالح جمل اللیل نے سابقہ تعارف کے بغیر مولانا احمد رضا خاں کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے، وہاں دیر تک آپ کی پیشانی تھامے رہے اور فرمایا:-

"میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں"

اس کے بعد امامِ شافعیہ نے آپ کو صحاح ستہ میں اور سلسلۂ قادریہ میں اپنے دستخطِ خاص سے اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تمہارا نام ضیاء الدین احمد رکھا، سندِ مذکورہ میں امامِ بخاری علیہ الرحمۃ تک گیارہ واسطے ہیں۔

مکہ معظمہ میں شیخ جمل اللیل موصوف کے ایماء پر مذہبِ شافعیہ میں مناسکِ حج پر ان کے رسالے جوہرۂ مضیہ کی دو روز میں شرح لکھی اور اس کا نام النیرة الوضیہ فی شرح الجوہرة المضیہ رکھا، جب یہ شرح شیخ موصوف کے پاس لے گئے تو شیخ نے تحسین و آفرین کہی۔

مدینہ طیبہ میں مفتی شافعیہ صاحبزادہ مولانا محمد بن محمد عرب نے آپ کی دعوت کی، اسی روز نمازِ عشاء کے بعد مسجدِ خیف میں تنہا قیام کیا

---

[۱] رحمٰن علی، تذکرہ علمائے ہند (فارسی)، مطبوعہ لکھنؤ ۱۹۱۴ء، ص ۱۵، ۱۶

اور یہاں آپ کو مغفرت کی بشارت ملی :-

خود امام احمد رضا نے یہ حالات اپنی تصنیف "النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ" میں اس طرح لکھے ہیں :-

"۱۲۹۵ھ میں فقیر سراپا تقصیر عبد المصطفٰی احمد رضا حنفی قادری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہ ---------- بمراہی کاب حضرت مولانا مولوی محمد نقی علی خاں صاحب قادری برکاتی مدظلہم العالی ---------- خلف ---------- حضرت مولانا مولوی محمد رضا علی خاں صاحب قادری قدس سرہ العلی نعمت حاضری بلدہ معظمہ مکہ مکرمہ ---------- ہاتھ آئی۔ حسنِ اتفاق کہ ایک روز جناب مولانا سیدی حسین بن صالح جمل اللیل علوی فاطمی قادری مکی امام و خطیب شافعیہ سے مقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قریب کہ فقیر رکعات طواف ادا کر رہا اور وہ جناب امامتِ نمازِ مغرب سے فارغ ہوئے تھے، ملازمت حاصل ہوئی۔ سبحان اللہ! عجب بزرگ خوش اوقات و برکات ہیں۔ اکثر عرب، جاوہ و داغستان وغیرہا بلاد نزدیک و دور کے ہزاروں آدمی ان کے بلکہ ان کے مریدوں کے مرید اور شرفِ بیعت، سلسلۂ تلمذ سے مستفید ہیں۔

اول نیاز میں حد سے زیادہ لطف فرمایا، فقیر کا ہاتھ دستِ مبارک میں لئے دولت خانہ تک کہ نزدیک بابِ صفا واقع ہے، لے گئے اور تا قیامِ مکہ معظمہ حاضری کا تقاضا فرمایا، فقیر حسبِ وعدہ حاضر ہوا، مسائلِ حج میں ایک ارجوزہ اپنا مسمی بالجوہرۃ المضیہ فقیر کو سنایا، پھر فرمایا، اکثر اہلِ ہند اس سے مستفید نہیں ہو سکتے، ایک تو زبان عربی، دوسرے مذہب شافعی اور ہندی اکثر حنفی، میں چاہتا ہوں کہ تو اسکی بزبانِ اردو تشریح اور اس میں مذاہبِ حنفیہ کی توضیح کر دے، فقیر نے

باعثِ اجرِ جزیل و ثوابِ جمیل سمجھ کر قبول کیا، اگرچہ وہاں نہ فرصت تھی اور نہ کتابیں پاس۔

روزِ اول دو بیت کے متعلق صرف تفصیل مسائل میں تین ورق طویل سے زائد لکھے گئے، جب بطورِ انموذج حاضر کیے، جناب مولانا نے فرمایا میرا مقصد تطویل اور اس قدر تفصیل نہیں کہ عوام اس سے کم منتفع و متمتع ہوتے ہیں، صرف ہمارے کلام کا ترجمہ و خلاصہ مطلب اور جہاں حنفیہ کا اختلاف ہو ان کا بیانِ مذہب ہو جائے —— فقیر نے امتثالِ امرِ لازم اور بھی امر فرصت حاصلہ کے ملائم دیکھ کر بتاریخ ہفتم ذی الحجہ (۱۲۹۵ھ) روزِ جاں افروز دوشنبہ یہ مختصر جملے لکھ دیے اور النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ سے ملقب کیے [1]

---

[1] احمد رضا: النیرۃ الوضیہ فی شرح الجوہرۃ المضیہ، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۰۷ھ/۱۸۹۰ء، ص ۲۰۲

(نوٹ) الجوہرۃ المضیہ، عربی میں منظوم رسالہ ہے اور النیرۃ الوضیہ اس کی اردو شرح اور الطرۃ الرضیہ النیرۃ الوضیہ کے حواشی ہیں، اس کے محشی بھی امام احمد رضا ہیں، یہ تینوں یک جا مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں ۱۳ جمادی الآخرہ ۱۳۰۷ھ کو طبع ہوئے —— راقم کو یہ مطبوعہ نسخہ محترم ریاست علی قادری کی عنایت سے ملا، اس کی تفصیل یہ ہے:-

صفحہ ۱ سے ۲ تک الجوہرۃ المضیہ مع شرح النیرۃ الوضیہ، پھر زیارت حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امام احمد رضا نے اپنے رسالے ابارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ کا خلاصہ شامل کیا ہے، یہ صفحہ ۲ سے ۲۳ تک پھیلا ہوا ہے پھر امام احمد رضا کے حواشی الطرۃ الرضیہ صفحہ ۲۳ سے ۲۷ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

امام احمد رضا نے حواشی باندازِ جدید آخر میں جمع کیے ہیں جس طرح آجکل تحقیقی مقالات میں درج کیے جاتے ہیں، امام احمد رضا کی طبع ایجاد پسند نے وہ طرز ایجاد کیا جو آجکل رائج ہے۔

ان کی نگارشات دورِ جدید کے معیارات سے بہت اونچی ہیں، ہمارے محققین نے ہنوز کچھ توجہ نہیں کی۔ مسعود

الغرض حرمین شریفین میں امام احمد رضا کا جو ابتدائی شاندار تعارف ہوا اس نے مستقبل کے لئے راہ ہموار کر دی اور پھر علمائے عرب امام احمد رضا کی نگارشات سے برابر مستفید ہوتے رہے اور اپنے اپنے تاثرات قلمبند کرتے رہے، اس سلسلے میں امام احمد رضا کی مندرجہ ذیل تصانیف خاص طور پر قابلِ توجہ ہیں:۔

۱۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء)

۲۔ المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء)

۳۔ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

۴۔ الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء)

۵۔ الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

۶۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء)

۷۔ الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء)

ان میں بعض تصانیف کے بارے میں مجملاً یہاں عرض کیا جاتا ہے تاکہ عالم اسلام سے امام احمد رضا کے تعلق پر روشنی پڑ سکے اور عالم اسلام کی طرف سے ان کے افکار کی پذیرائی کے متعلق حقائق معلوم ہو سکیں۔

۱۔ فتاوی الحرمین، ندوۃ العلماء (بھارت) کے بارے میں امام احمد رضا کے ۲۸ سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ یہ جوابات بقول امام احمد رضا ۲۰ گھنٹے میں قلمبند کئے گئے، یعنی ۱۶ شوال ۱۳۱۷ھ کو بعد نماز صبح سے لے کر ۱۷ شوال ۱۳۱۷ھ طلوعِ فجر سے پہلے پہلے سودہ اور مبیضہ مکمل کر لیا گیا۔ امام احمد رضا اپنے عربی اشعار میں اس کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں ؎

فما ھو الا شغل عشرین ساعۃ

وعنہا الی السجدات واکل یفقد

فما کان ذا الا بتوفیق ربنا
له الحمد حمدا دائما یتأبد ۱

یہ استفتاء و فتویٰ تقریباً ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جب یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو مکہ معظمہ کے ۱۶ اور مدینہ منورہ کے ۷ علماء اعلام نے اسکی تصدیق و توثیق فرمائی۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل مکی کی تصدیق ۲ صفحات پر مشتمل ہے جس میں سوالات پر بحث اور جوابات کی تصدیق کے علاوہ امام احمد رضا کو ان کے علم و فضل کی بناء پر خراج عقیدت پیش کیا ہے اور بلند القاب و آداب سے نوازا ہے ۲

۲۔ شاہ فضل رسول بدایونی (م ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء) کی عربی تصنیف المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ/ ۱۸۵۳ء) پر امام احمد رضا نے المعتمد المستند کے نام سے عربی میں تعلیقات و حواشی کا اضافہ کیا ہے ۳ ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء میں یہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا جس پر ۳۷ علماء نے اپنی اپنی تقاریظ اور تصدیقات ثبت کیں ۴ ان تعلیقات میں امام احمد رضا نے اپنے بعض معاصرین کی قابل اعتراض نگارشات کا تعاقب کیا ہے اور اپنا مطمح نظر پیش کیا ہے۔ اسی پس منظر میں ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء کو امام احمد رضا نے ایک کتاب تمہید ایمان بآیات قرآن تصنیف فرمائی جس میں قرآنی آیات و احادیث نبویہ کی روشنی میں شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلک دکھائی ہے۔

۳۔ الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ چند سوالات کے جوابات پر مشتمل ہے جو قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں ۱۳۲۳ھ کو پیش کیے گئے تھے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں،

---

۱ عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری : رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۴۰

۲ فتاوی الحرمین، رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء میں شامل ہے، عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ بھی کردیا گیا ہے، تفصیلات کے لئے اس طرف رجوع کریں۔

۳ یہ متن اور حواشی لاہور اور استانبول سے شائع ہوگئے ہیں۔ مسعود

۴ تفصیلات کے لئے مطالعہ فرمائیں حسام الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۵ء۔ مسعود

پہلے حصے میں مسئلہ علم غیب پر فاضلانہ بحث کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہوئے بڑے معقول اور دل نشیں انداز سے اپنا موقف بیان کیا ہے دوسرے حصے میں دیگر چار سوالات ہیں۔

جب یہ کتاب علمائے عرب کے سامنے پیش کی گئی تو انہوں نے بڑی پذیرائی کی اور تقریباً ۷۰ علماء نے اس پر اپنی تصدیقات لکھیں[1] ——— پیش نظر کتاب انہیں تقاریظ کی تقریب رونمائی سمجھئے ——— اس لئے ضروری ہوا کہ اس کتاب میں مندرج مسئلہ غیب سے متعلق امام احمد رضا کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کیونکہ یہی مسئلہ وجہ نزاع واختلاف ہے لیکن اگر حقیقۃً سمجھ لیا جائے تو کم از کم ایک معقول انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔ امام احمد رضا کے افکار کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ علم ذاتی محیط اللہ کے لئے ہے، علم عطائی غیر محیط مخلوق کے لیئے۔

۲۔ علم مخلوقات متناہی، علم الٰہی غیر متناہی ——— دونوں میں نسبت ناممکن، کجا مساوات کا دعویٰ۔

۳۔ علم ذاتی واجب للذات اور علم عطائی ممکن۔

---

[1] سب سے پہلے افتائے حرمین کا تازہ عطیہ (۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء، بریلی) کے عنوان سے الدولۃ المکیہ کا خلاصہ شائع ہوا اور اس میں ۲۰ تقاریظ کا خلاصہ شامل کیا گیا ——— بعض مخالفین نے الدولۃ المکیہ کی عدم اشاعت کی وجہ سے عوام وخواص میں اس کے مندرجات کے متعلق غلط فہمیاں پھیلا دی تھیں اس لئے ضروری ہوا کہ فوری طور پر اس کا خلاصہ مع تقاریظ پیش کر دیا جائے چنانچہ مندرجہ بالا عنوان سے ۷ شعبان ۱۳۲۸ھ کو یہ خلاصہ مدرسہ اہل سنت وجماعت منظر اسلام (بریلی) کے اجلاس میں تقسیم کیا گیا، الدولۃ المکیہ کا اصل متن اور تقاریظ بعد میں بریلی سے شائع ہوئے چنانچہ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء میں پہلی بار کراچی (پاکستان) سے الدولۃ المکیہ کا جو متن شائع ہوا ہے اس میں علماء عرب کی ۶۰ تقاریظ اور امام احمد رضا کے حواشی شامل ہیں، پھر ۱۹۶۷ء میں کراچی ہی سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، اس میں تقاریظ نہیں، صرف متن اور حواشی ہیں۔

مسعود

۴۔ وہ ازلی، یہ حادث ——— وہ غیر مخلوق، یہ مخلوق ——— وہ زیرِ قدرت نہیں، یہ زیرِ قدرتِ الٰہی ——— وہ واجب البقاء، یہ جائز الفنا ——— اس کا تغیر محال، اس کا ممکن۔

۵۔ علمِ کُل اللہ کو سزاوار ہے اور علمِ بعض رسول اللہ کو ——— مگر بعض بعض میں فرق ہے ——— پانی کی بوند بھی 'بعض' ہے، اور سمندر کے مقابلے میں دریا، بھی بعض ہے ——— تو بعض بعض میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۶۔ مخالفین کا بعض، بغض و توہین کا ہے اور ہمارا 'بعض' عزت و تمکین کا جس کی قدر خدا ہی جانے اور جن کو عطا ہوا۔

۷۔ جس طرح علمِ ذاتی پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح علمِ عطائی پر ایمان لانا ضروری ہے کہ قرآنِ کریم نے دونوں علوم کی خبر دی ہے ——— پورے قرآن پر ایمان لانے والا دونوں علوم میں سے کسی علم کا منکر نہیں ہو سکتا جو منکر ہے وہ پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اور جو پورے قرآن پر ایمان نہیں لایا اس کا حکم معلوم۔

۸۔ کسی عالم کے علم کی اس لئے نفی کرنا کہ وہ استادوں کے پڑھائے سے پڑھا ہے، کسی صاحبِ عقل سے متوقع نہیں ——— صاحبِ عقل اس کے علم کا اعتراف کرے گا اور کبھی یہ کہہ کر اس کے علم کو ہلکا نہ کرے گا کہ اس کے علم میں کیا خوبی ہے، یہ تو پڑھائے سے پڑھا ہے اور سب اسی طرح پڑھتے ہیں۔

الغرض امام احمد رضا خاں، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو متناہی غیر محیط، خالق، زیرِ قدرتِ الٰہی اور حادث مانتے ہیں مگر اسی کے ساتھ آپ کی وسعتِ علم کو وہی نسبت دیتے ہیں جو ایک سمندر کو پانی کی بوند سے ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی کہیں کم۔

الدولۃ المکیہ ۱۳۲۳ھ میں مکہ معظمہ میں تصنیف فرمائی، ہندوستان

واپسی کے بعد ۱۳۲۵ھ میں اس پر حواشی تحریر فرمائے جس کا تاریخی عنوان یہ ہے :-

الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ[۱] (۱۳۲۵ھ)

۵۔ الاجازات الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) اور الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) ان سندات پر مشتمل ہیں جو امام احمد رضا نے علماء اسلام کو عنایت فرمائیں، اس میں وہ خطوط بھی شامل ہیں جو علماء اسلام نے امام احمد رضا کو لکھے۔[۲]

۶۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) کی تفصیل یہ ہے کہ قیام مکہ معظمہ کے زمانے میں امام مسجد الحرام مولانا عبداللہ میرداد اور ان کے استاد مولانا حامد محمود جدادی نے نوٹ کے متعلق ایک استفتاء امام احمد رضا کے سامنے پیش کیا، امام احمد رضا نے اس کے جواب میں ڈیڑھ دن سے کم مدت میں عربی میں رسالہ کفل الفقیہ الفاہم تحریر فرمایا۔ جب یہ رسالہ علمائے حرمین کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی نقلیں لیں، مثلاً شیخ الائمہ احمد ابوالخیر میرداد حنفی، قاضی مکہ شیخ صالح کمال حنفی، حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل بن خلیل حنفی، مفتی حنفیہ شیخ عبداللہ صدیق وغیرہم ——— امام احمد رضا سے قبل آپ کے استاذ الاساتذہ مفتی اعظم مکہ معظمہ مولانا جمال بن عبداللہ بن عمر حنفی سے بھی نوٹ کے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں لیکن انہوں نے جواب سے اعراض فرمایا مگر امام احمد رضا نے شافی جواب دیا جس پر مفتی حنفیہ عبداللہ بن صدیق پھڑک اٹھے۔

الغرض امام احمد رضا کی شخصیت حرمین شریفین اور عالم اسلام میں جانی پہچانی تھی اور ان کے علم و فضل کا عوام و خواص میں چرچا تھا جس کا اندازہ

---

[۱] الفیوض الملکیہ کا ایک قلمی نسخہ سید ریاست علی قادری (کراچی) اور مولانا خالد علی خاں (بریلی) کی عنایات سے راقم کو ملا، اس کے بعض صفحات کا عکس اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ مسعود

[۲] یہ دونوں مجموعے، رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء میں شائع ہو گئے ہیں۔ مسعود

آگے چل کر امام احمد رضا کے حالات زندگی اور ان تقاریظ سے ہوگا جن کے عکس اس کتاب کے آخر میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل
گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ (سندھ)
(پاکستان)

۲۱ر جمادی الثانیہ ۱۴۰۱ھ

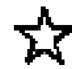
۲۷ر اپریل ۱۹۸۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ابتدائیہ

(اشاعت دوم ۱۴۲۰ھ / ۲۰۰۰ء)

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ایک وہ زمانہ تھا جب سرزمین عرب میں بلکہ دنیائے اسلام میں اہل سنت وجماعت کی حکومت تھی اور امام احمد رضا خاں بریلوی کا شہرہ دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا، یہود و نصاریٰ کے تعاون اور حمایت سے نئی حکومت قائم نہ ہوئی تھی اور کفر و شرک کے بہانے اہل سنت وجماعت کا قتل عام نہ ہوا تھا---- تو اہل سنت وجماعت کے اقتدار کے زمانے میں حرمین شریفین اور دنیائے عرب کے علماء نے امام احمد رضا خاں بریلوی کی علمی اور فکر خیز کتاب "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" (۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء) پر تقاریظ لکھیں پیش نظر کتاب کی تقریب اشاعت انہیں تقاریظ کی گویا تقریب رونمائی تھی جو ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے بانی جناب سید ریاست علی قادری کی کوشش سے ۱۹۸۳ء میں پہلی بار منظر عام پر آئی، عرب محققین نے ان تقاریظ سے روشنی حاصل کی چنانچہ جامعہ ازہر شریف، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (استاد شعبہ زبان اردو و ترجمہ) نے مندرجہ ذیل عنوان سے ایک مستقل کتاب لکھی :۔ "الامام احمد رضا والعالم العربی" (مطبوعہ لاہور، کراچی ۱۹۹۸ء) اس طرح امام احمد رضا بریلوی کا نام ۸۰، برس کے بعد دنیائے عرب میں پھر جانا پہچانا جانے لگا۔ امام احمد رضا کے نام مندرجہ ذیل علماء کرام کے عربی خطوط ملتے ہیں :۔

(۱) علامہ شیخ عبدالقادر کردی (۲) علامہ شیخ سید اسمٰعیل مکی (۳) علامہ شیخ مامون البری مدنی۔(۱)

امام احمد رضا بریلوی کے بہت سے عرب خلفاء تھے۔(۲) مکہ مکرمہ کے مندرجہ ذیل خلفاء پر ایک فاضل سید اے۔ ایچ۔ شاہ نے وقیع مقالات قلمبند کئے ہیں :۔

(۱) علامہ شیخ احمد خضراوی ہاشمی(۳) (۲) شیخ عبداللہ ابوالخیر میرداد

موصوف کے ساتھ ساتھ ان کے والد ماجد شیخ احمد ابوالخیر میرداد اور میرداد خاندان

نے ۱۴ علماء کرام کے حالات بھی لکھے ہیں جو فل اسکیپ سائز کے ۸۰ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں---- فاضل موصوف نے امام احمد رضا اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کے خاندان پر بھی سیر حاصل لکھا ہے جو ۱۰۰- صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ امام احمد رضا کے عرب اساتذہ:
(۱) شیخ عبدالرحمن سراج حنفی۔(۴) (۲) علامہ سید حسین بن صالح جمل اللیل شافعی۔(۵)
پر بھی فاضل موصوف نے مقالات لکھے ہیں ---- فاضل موصوف نے مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں (ابن امام احمد رضا خاں) کے خلیفہ سید محمد بن علوی مالکی بن عباس مالکی (مصنف شیخ محمد علی مغربی مترجمہ شیخ افتخار احمد قادری) پر بہت ہی مفید حواشی بھی لکھے ہیں۔ شیخ محمد بن علوی مالکی(۶) نے اپنی کتاب "الطالع السعید المنتخب من المسلسلات و اسانید" (مطبوعہ سعودی عرب) میں امام احمد رضا بریلوی کا ذکر کیا ہے(۷)---- دنیائے عرب میں اب بہت سی ایسی کتابیں شائع ہو گئی ہیں جن سے امام احمد رضا بریلوی کے عرب اساتذہ، خلفاء اور محبین کے حالات معلوم کیے جا سکتے ہیں مثلاً

(۱) محمد علی مغربی : اعلام الحجاز، جدہ ۱۹۸۵ء (۲) سید انس یعقوب کتبی مدنی: اعلام من ارض النبوۃ، جدہ ۱۹۹۴ء (۳) حسن عبدالحئی قزاز: اهل الحجاز بعبقهم التاریخی ، جدہ ۱۹۹۴ء (۴) عمر عبدالجبار: سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرآن الرابع عشر للهجرة، جدہ ۱۹۸۲ء (۵) ڈاکٹر بکری شیخ امین : الحرکه الادبیة فی المملکة العربیة السعودیة ، بیروت ۱۹۸۵ء (۶) زهیر محمد جمیل کتبی مکی : رجال من مكة المكرمه، جدہ ۱۹۹۲ء وغیرہ

سب سے اہم کام ازہر یونیورسٹی، قاہرہ میں ہو رہا ہے، دو حضرات امام احمد رضا پر ایم۔ فل کر چکے ہیں۔ ان میں ایک مولانا مشتاق احمد شاہ ہیں جن کے مقالہ کا عنوان "الامام احمد رضا و اثرہ فی الفقہ الحنفی" دوسرے مولانا ممتاز احمد سدیدی ہیں جن کے مقالہ کا عنوان تھا "الشیخ احمد رضا خان البریلوی الهندی شاعراً عربیاً"

جامعہ ازہر، قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر سید حازم محفوظ مصری نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی نے رجوع کیا، ۱۹۹۸ء میں امام احمد رضا کانفرنس، کراچی میں ان کو بلایا، انہوں نے ایک وقیع مقالہ پیش کیا، امام احمد رضا کی طرف ان کی خاص توجہ نے جامعہ ازہر میں ایک انقلاب برپا کر دیا، انہوں نے جامعہ ازہر کے اساتذہ اور محققین کو حقائق سے باخبر کیا اور

ان سے امام احمد رضا پر لکھوالیا۔ اہل سنت وجماعت پر ڈاکٹر سید حازم کا عظیم احسان ہے۔ جو کام برسوں میں نہ ہو سکتا تھا انہوں نے دو تین سال میں کر ڈالا۔ انہوں نے خود بھی کام کیا سب سے پہلے انہوں نے امام احمد رضا کے عربی کلام کو جمع کر کے "بساتین الغفران" کے عنوان سے چھپوایا(۸)---- پھر ایک تحقیقی مقالہ "الامام الا کبر المجدد محمد احمد رضا خان والعالم العربی" (۹) قلم بند کیا جس کی خوب پذیرائی ہوئی۔ اس کے بعد امام احمد رضا کے ۸۰-ویں عرس پر جامعہ ازہر، قاہرہ سے یادگاری مجلّہ شائع کیا جس کا عنوان ہے

"الکتاب التذکاری---- مولد الامام احمد رضا خاں (قاہرہ ۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء)

اس میں عربی اور اردو میں مقالات ہیں۔ عربی مقالات ان حضرات کے ہیں :

(۱) فاضل جلیل ڈاکٹر حسین مجیب المصری(۱۰) (۲) ڈاکٹر عبدالمنعم خفاجی

(۳) ڈاکٹر قطب یوسف زید (۴) ڈاکٹر رزق مرسی ابوالعباس (۵) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ

اردو سیکشن میں ان حضرات کے مقالات ہیں :

(۱) ڈاکٹر حازم محمد احمد محفوظ مصری (۲) پروفیسر نبیلہ اسحاق چودھری (۳) وجاہت رسول قادری

ڈاکٹر حازم صاحب نے یادگاری مجلّے کے مقدمہ میں امام احمد رضا پر آئندہ لکھے جانے والے تقریباً ۲۰-مقالات کے عنوانات دیئے ہیں۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے ایک اور اہم کام کیا ہے۔ امام احمد رضا کے مشہور سلام کو منثور کیا پھر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس کو منظوم کیا، یہ عربی سلام بعنوان "المنظومۃ السلامیۃ فی مدح خیر البریۃ" (۱۱)

ڈاکٹر حازم صاحب ایک اور اہم کام کر رہے ہیں، وہ امام احمد رضا خاں بریلوی کے دیوان حدائق بخشش کا عربی نثر میں ترجمہ کر رہے ہیں اور ڈاکٹر حسین مجیب المصری اس کو منظوم کر رہے ہیں، تقریباً ۴۰۰-اشعار کا ترجمہ کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے اس منظوم ترجمہ کا عنوان یہ تجویز کیا: "صفوۃ المدیح فی النبی وآل البیت والصحابہ والاولیاء"

بقول ڈاکٹر حازم مصری "وبدون ادنیٰ شك عمل علمی کبیر" اور اس کا سہرا بھی ڈاکٹر حازم صاحب کے سر ہے کیونکہ ڈاکٹر حسین مجیب المصری سے امام احمد رضا کا تعارف کرانے والے وہی ہیں جس کا موصوف نے المنظومۃ السلامیۃ کی تقدیم اس طرح اعتراف کیا۔

"ولولاہ ما کان لی ان اعرف ما عرفت ولا اکتب ما کتبت"

(ترجمہ) اگر وہ نہ ہوتے میں وہ نہ جانتا جو میں نے جانا اور وہ نہ لکھتا جو میں نے لکھا:

جامعہ ازہر، قاہرہ، کے ڈاکٹر نجیب جمال (استاد زائر کلیۃ اللغات والترجمہ) نے امام احمد رضا کے نعتیہ کلام کا مختصر انتخاب بعنوان "نظارہ روئے جاناں کا" مرتب کیا ہے جو ۱۹۹۹ء میں رضا اکیڈمی، لاہور نے شائع کر دیا۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے صدر، صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری اور جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور کے شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے ۱۹۹۹ء میں قاہرہ (مصر) کا دورہ کیا اور وہاں علمی حلقوں میں امام احمد رضا کا بھرپور تعارف کرایا (۱۲)

یہ ایک طویل نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ الحمد للہ جزیرۃ عرب میں امام احمد رضا کا اثر تھا، اب پھر عود کر تا جارہا ہے، دلوں میں محبت پوشیدہ ہے، جہاں پابندیاں ہیں وہاں بھی محبت کی مہک آرہی ہے۔ ۱۹۰۹ء میں بنگلہ دیش سے کچھ علماء گئے، جب امام احمد رضا کی نسبت سے انہوں نے تعارف کرایا تو مفتی سعد اللہ مکی پھڑک گئے سید محمد بن علوی مالکی نے خوب پذیرائی کی۔ (۱۳) ۱۹۹۳ء میں راقم مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں بعض حلقوں میں اس نسبت سے جو پذیرائی کی گئی وہ ناقابل بیان ہے۔ امام احمد رضا کی شخصیت کی تاثیر نے تو عیسائی غیر مسلموں کو بھی گرویدہ بنالیا --- ڈاکٹر احمد یوسف انڈریوز کے مقالے کو دیکھ کر اس تاثیر کا اندازہ ہوتا ہے، (۱۴) جو حضرات امام احمد رضا سے اختلافات رکھتے ہیں ان کو بھی سنجیدگی سے امام احمد رضا کا مطالعہ کرنا چاہیے، مطالعہ ہی غیر محبوب کو محبوب بنادیتا ہے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کر دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم کو علم و حکمت سے مشرف فرمائے اور علم و حکمت کے چراغ روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین۔

حواشی و حوالہ جات

(۱) محمد شہاب الدین رضوی: علمائے عرب کے خطوط فاضل بریلوی کے نام، ممبئی، ۱۹۹۶ء

(۲) محمد صادق قصوری نے اپنی کتاب تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت (کراچی ۱۹۹۲ء) میں امام احمد رضا کے عرب وافریقہ کے ۲۸ خلفاء کا ذکر کیا ہے۔ (ص ۳۵-۱۹)

(۳) معارف رضا، کراچی ۱۹۹۹ء ص ۲۰۳-۲۱۵

(۴) معارف رضا، کراچی، ۱۹۹۸ء، ص ۱۲۵-۱۸۹

(۵) ایضاً

(۶) آپ کے صاحب زادے شیخ علوی مالکی ۱۹۹۹ء میں کراچی تشریف لائے، دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کراچی میں طلبہ کو درس حدیث دیا، مختصر تقریر فرمائی، امام احمد رضا بریلوی اور آپ کے صاحبزادے مفتی محمد مصطفیٰ رضا خاں سے اپنی روحانی اور علمی نسبتوں کا ذکر کیا اور مہتمم دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ علامہ مفتی محمد جان نعیمی کو سند حدیث عطا فرمائی، راقم بھی اس محفل میں موجود تھا، جب راقم نے تو ۱۹۹۴ء میں دولت کدے پر مدینہ منورہ میں زیارت کی، اپنے دست مبارک سے علوفہ کھلایا، کتابیں عنایت فرمائیں اور ازراہ شفقت وکرم خرقہ لباس پہنایا، مسعود

(۷) محمد بن علوی مالکی: الطالع السعید، ص ۹، ۱۰۲

(۸) "بساتین الغفران" رضا دارالاشاعت، لاہور اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے تعاون سے شائع ہوئی۔

(۹) الامام الاکبر المجدد محمد رضا خاں والعالم العربی، رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۱۹۹۸ء میں شائع کی۔

(۱۰) ڈاکٹر حسین مجیب المصری، مصر کے جلیل القدر استاد اور فاضل ہیں، ۱۹۱۶ء میں قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ جامعہ ازہر (قاہرہ)، جامعہ عین الشمس، (قاہرہ) جامعہ بغداد، جامعہ حلوان وغیرہ میں درس دیتے رہے۔ شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، یورپ، ترکی، ایران وغیرہ کی ۲۶-جامعات آپ کے علمی فیض سے مستفیض ہوئیں آپ نے گیارہ زبان میں پڑھایا۔ تصانیف میں ۶۸ کتابیں ہیں اردو، عربی، فارسی، میں ۶-دواوین بھی ہیں۔ آپ مختلف ممالک سے اعزازات بھی حاصل کر چکے ہیں۔ آپ عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ مسعود

(۱۱) یہ سلام منظوم ۱۵۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک فاضلانہ تقدیم ہے (۷-۷۷) پھر سلام پر گفتگو ہے (۷۸-۱۰۵) اس کے بعد عربی منظوم سلام ہے (۱۰۷-۱۳۶) آخر میں سلام کا اردو متن ہے (۱۳۷-۱۵۰) پھر مراجع ہیں (۱۵۰-۱۵۴)

(۱۲) اس دورے کے تفصیلی حالات ماہنامہ "معارف رضا"، کراچی شمارہ فروری ۲۰۰۰ء کے اداریہ میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں جو صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ قاہرہ میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام کی مزید تفصیلات ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری (آفس سیکریٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا) کی کتاب "امام احمد رضا اور جامعۃ الازہر" (مطبوعہ لاہور ۱۹۹۹ء) میں مطالعہ کی جاسکتی ہیں۔ مسعود

(۱۳) عبدالمصطفیٰ اعظمی: معمولات الابرار بمعانی الآثار، لکھنؤ ۱۳۸۰ھ، ص ۲۰، ۳۰، ۲۹۸، ۳۰۶

(۱۴) ماہنامہ "معارف رضا" کراچی، شمارہ جنوری، فروری، ۲۰۰۰ء

حیاتِ امام احمد رضا

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام احمد رضا بریلوی

(۱)

امام احمد رضا علیہ الرحمہ نسباً پٹھان، مسلکاً حنفی، مشرباً قادری اور مولداً بریلوی تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) اور جد امجد مولانا رضا علی خاں علیہ الرحمہ (م ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء) اپنے عہد کے جلیل القدر علماء و صوفیاء میں شمار کیے جاتے تھے[۱]۔ امام احمد رضا بریلوی نے اپنے نعتیہ دیوان حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء) میں ان دونوں حضرات کا اس طرح ذکر کیا ہے ؎

احمد ہندی رضا ابن نقی ابن رضا (۲)

امام احمد رضا کی ولادت باسعادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یو۔پی، بھارت) میں ہوئی، "محمد" نام رکھا گیا مگر جد امجد علیہ الرحمہ نے "احمد رضا" نام تجویز کیا اور یہی مشہور ہوا، تاریخی نام "المختار" (۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء) ہے[۳]۔

امام احمد رضا نے اپنی حیرت انگیز ذکاوت اور حق جل مجدہ کی عنایت کی بدولت ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن میں علوم درسیہ سے فراغت پائی (۴) امام احمد رضا

---

[۱] رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۰ھ، ص ۹۸، ۱۹۳، ۵۳۱

[۲] احمد رضا خاں: حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی، ص ۵۸

[۳] رحمن علی: تذکرہ علمائے ہند، ص ۹۸

[۴] احمد رضا خاں، الاجازات الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۴ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۲۰۸ (مشمولہ رسائل رضویہ، مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری، ج ۲)

نے اپنی تعلیم و تدریس، تصنیف و تالیف اور دیگر امور پر اپنی عربی تصنیف الاجازات الرضویہ ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں روشنی ڈالی ہے، ہم وہیں سے ضروری اقتباسات کا ترجمہ و تلخیص نقل کرتے ہیں، اصل میں یہ وہ سند اجازت ہے جو امام احمد رضا نے علماء حرمین شریفین کو عطا فرمائی۔

(ترجمہ و تلخیص)

۱۔ ان تمام علوم کی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذۂ کرام سے پڑھا .... علم قرآن[۱]، علم حدیث[۲]، اصول حدیث[۳]، فقہ حنفی[۴]، کتب فقہ جملہ مذاہب[۵]، اصول فقہ[۶]، جدل مہذب[۷]، علم تفسیر[۸]، علم العقائد والکلام[۹]، علم نحو[۱۰]، علم صرف[۱۱]، علم معانی[۱۲]، علم بیان[۱۳]، علم بدیع[۱۴]، علم منطق[۱۵]، علم مناظرہ[۱۶]، علم فلسفہ[۱۷]، علم تکسیر[۱۸]، علم ہیئت[۱۹]، علم حساب[۲۰]، علم ہندسہ[۲۱] ——— یہ اکیس علوم ہیں جنہیں میں نے والد قدس سرہ الماجد سے حاصل کیا۔

۲۔ ان علموں کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے اساتذہ سے بالکل نہیں پڑھا، پر نقاد علماء کرام سے مجھے ان کی اجازت ہے۔

۳۔ اور وہ پورے دس علوم ہیں :
قراءت[۱]، تجوید[۲]، تصوف[۳]، سلوک[۴]، اخلاق[۵]، اسماء الرجال[۶]، سیر[۷]، تواریخ[۸]، لغت[۹]، ادب[۱۰] مع جملہ فنون .... ان علوم میں جتنے متن، جتنی شرحیں، جتنے حواشی اور جتنے رسائل علماء متقدمین اور متاخرین نے تصنیف کیے ہیں، ان سب کی اجازت ہے۔

۴۔ میں ان سب کی اپنے مشائخ کرام سے روایت کرتا ہوں مثلاً :
(۱) میں سیدنا الشاہ آل الرسول الاحمدی سے راوی ہوں ——— وہ حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد شاہ ولی اللہ دہلوی سے۔

(۲) میں اپنے والد ماجد مولانا محمد نقی علی خاں سے راوی ہوں ——— وہ

اپنے والد مولانا محمد رضا علی خاں، وہ مولانا خلیل الرحمٰن محمد آبادی سے، وہ محمد السندی سے اور وہ محمد عبد العلی لکھنوی سے۔

(۳) میں شیخ العلماء سید احمد بن زینی دحلان مکی سے راوی ہوں، وہ شیخ عثمان الدمیاطی وغیرہ سے۔

(۴) میں مفتی احناف شیخ عبد الرحمٰن سراج مکی سے راوی ہوں اور وہ مولانا جمال بن عبد اللہ بن عمر المکی سے۔

(۵) میں سید حسین بن صالح جمل اللیل المکی سے راوی ہوں اور وہ شیخ عابد السندی المدنی سے۔

(۶) میں اپنے مرشد سید ابو الحسین احمد النوری سے راوی ہوں۔

میں ان علموں کی بھی اجازت دیتا ہوں جنہیں میں نے کسی افادہ بخش استاد سے حاصل نہیں کیا، نہ پڑھ کر، نہ سن کر، نہ باہمی گفتگو سے -------

یہ علوم تعداد میں چودہ ہیں:۔

ارثماطیقی، جبر و مقابلہ، حساب ستینی، لوغارثمات، علم التوقیت، مناظرہ و مرایا، علم الاکر، زیجات، مثلث کروی، مثلث مسطح، ہیأۃ جدیدہ، مربعات، جفر، زائچہ۔

۶۔ وہ چودہ علوم جو فقیر کو محض نظر و فکر سے حاصل ہوئے ہیں، ان کے ساتھ یہ پانچ بھی شامل ہیں:۔

فرائض، حساب، ہیئت، ہندسہ، تکسیر

تو گویا یہ انیس علوم ایسے ہیں جن کی تعلیم صرف آسمانی فیض سے مجھے حاصل ہوئی، یونہی نظم عربی، نظم فارسی، نظم ہندی، نثر عربی، نثر فارسی، نثر ہندی کا انشاء، خط نسخ، خط نستعلیق ——— اور مولیٰ تعالیٰ کے آسان فرمانے سے قرآن مجید کی تلاوت مع التجوید کی تعلیم بھی کسی استاد سے حاصل نہیں کی۔

۷۔ پہلے ۱۹ اور یہ ۹، کل ۲۸ فنون بنتے ہیں جنہیں میں نے رب تعالیٰ کے

الہامی فیض سے حاصل کیا ۔ اللہ کی پناہ ، میں نے یہ باتیں فخر اور خواہ مخواہ کی خودستائی کے طور پر بیان نہیں کیں بلکہ منعم کریم کی عطا فرمودہ نعمت کا ذکر کیا ہے (۱)

امام احمد رضا نے جن علوم و فنون کا ذکر کیا ہے ان میں سے ۲۶ وہ ہیں جو اپنے والد ماجد اور دوسرے اساتذہ سے حاصل کئے اور ۲۸ وہ ہیں جو محض مطالعہ کے ذریعے حاصل کئے ۔ اس طرح آپ نے کل ۵۴ علوم و فنون حاصل کئے ، یہ امتیاز نہ صرف معاصرین میں بلکہ سابقین میں بھی امام احمد رضا کو حاصل ہے ۔

پھر یہی نہیں کہ آپ اس قدر علوم و فنون سے محض واقف تھے بلکہ ہر فن میں آپ نے کوئی نہ کوئی تصنیف یادگار چھوڑی ہے (۲) اور مختلف کتابوں پر حاشیے بھی لکھے ہیں ، چند حواشی کا امام احمد رضا نے اس طرح ذکر کیا ہے :-

"میں نے ان جملہ علوم کی بڑی بڑی کتابوں پر حواشی بھی لکھے ہیں ، حاشیہ نویسی کا سلسلہ زمانۂ طالب علمی سے اب تک جاری ہے کیونکہ اس وقت میرا یہ دستور رہا کہ جب کوئی کتاب پڑھی ، اگر وہ میری ملک میں ہے تو اس پر حواشی لکھ دیئے (۳) اگر اعتراض ہو سکتا ہے تو اعتراض لکھ دیا اور اگر مضمون پیچیدہ ہے تو اس کی پیچیدگی دور کر دی

۱؎ الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ (۱۳۲۳ھ) مشمولہ رسائل رضویہ ، ج ۲ ، مرتبہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری مطبوعہ ۱۳۹۶ھ ، ص ۲۹۹ تا ۳۰۷ و ۳۱۳ تا ۳۱۵ (ملخصاً)

۲؎ امام احمد رضا کی تصانیف کی تفصیلات کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں :

(۱) انوار رضا ، شرکت حنفیہ لمیٹڈ ، لاہور ، ۱۳۹۷ھ ، ص ۳۲۵ تا ۳۴۸ ۔

(۲) مختلف علوم و فنون پر تقریباً ۲۵۰ قلمی تصانیف و حواشی سید ریاست علی قادری صاحب کے پاس کراچی میں محفوظ ہیں ۔ مسعود

۳؎ یہاں امام احمد رضا کی شانِ تقویٰ نظر آتی ہے کہ کتاب آپ کی ملک ہوتی تو اس پر حواشی وغیرہ لکھتے اور مستعار ہوتی تو نہ لکھتے ، فی زمانہ مستعار کتابوں پر لکھنے میں اہلِ علم بھی احتیاط نہیں کرتے ۔ مسعود

—— حنفی اصولِ فقہ کی کتاب مسلّم الثبوت پر، صحیح بخاری کے نصفِ اول پر، صحیح مسلم اور جامع ترمذی پہ شرح، رسالہ قطبیہ پر حاشیہ، امورِ عامہ اور شمس بازغہ پر اکثر حواشی اس وقت لکھے جب کہ طالب علمی کے زمانے میں اپنے سبق کے لیے مطالعہ کرتا تھا، علاوہ ازیں تیسیر شرح جامع صغیر پر، شرح چغمینی اور تصریح پر، اقلیدس کے تین مقالوں اور الزبید الاحد پر اور علامہ شامی کی ردالمحتار پر بھی حواشی لکھے ان سب میں پچھلی یعنی ردالمحتار کے حواشی سب سے زیادہ ہیں، مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں، اپنے فتاویٰ اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی کئے گئے ہیں۔" (۱)

امام احمد رضا کو علوم منقولہ کے علاوہ علوم معقولہ، خصوصاً ریاضیات میں جو مہارت حاصل تھی اس کا کچھ اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے جو ایک ریٹائرڈ جج سید اصغر علی شاہ صاحب نے نقل کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:-

" مولانا سید سلیمان اشرف صاحب صدر شعبۂ دینیات (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) بڑے جید عالم تھے اور ہم سب طلبہ جناب مولانا صاحب کی بے حد عزت کرتے تھے، ان کے بارے میں ایک واقعہ قابلِ تحریر ہے، یہ کہ جناب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) سے ریاضی کا ایک مسئلہ حل نہ ہو سکا اور ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جرمنی کے سفر کا قصد کیا تاکہ وہاں جا کر اس مسئلے کا حل تلاش کریں جب

---

(۱) احمد رضا خان: الاجازۃ الرضویہ، رسائل رضویہ، ج ۲، ص ۳۰۹

نوٹ: ردالمحتار کا یہ عربی حاشیہ جد الممتار کے نام سے حیدرآباد دکن (بھارت) سے شائع ہونے والا ہے جس کی تقریباً پانچ قلمی مجلدات سید ریاست علی صاحب قادری، (کراچی) کے پاس محفوظ ہیں۔ مسعود

مولانا سید سلیمان اشرف کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو مشورہ دیا کہ بجائے جرمن کے بریلی کا سفر اختیار کریں اور مولانا احمد رضا خاں مرحوم و مغفور سے اس مسئلے کا حل دریافت کریں اس پر ڈاکٹر صاحب کو بہت حیرت ہوئی لیکن مولانا سلیمان اشرف صاحب نے ان کو مجبور کیا اور اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ ریاضی بیان کیا اور اسی وقت پہلی ملاقات میں وہ مسئلہ حل ہوگیا۔ اب تو ڈاکٹر صاحب کی مسرت کی کوئی انتہا نہ تھی، اس وقت تک مغربی تعلیم کا اثر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب پر بہت زیادہ تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مولوی صاحبان کو تو محض عربی کی لیاقت ہوتی ہے اور دیگر مضامین کے بارے میں ان کی معلومات بہت گھٹیا قسم کی ہوتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے داڑھی رکھائی اور پابندی سے نماز پڑھنے لگے۔

خود ڈاکٹر صاحب کی ریاضی کی لیاقت مسلمہ تھی، ایک دفعہ ان کی پرو وائس چانسلری کے زمانے میں ریاضی کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک ورلڈ پرابلم کے بارے میں جناب ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا، ڈاکٹر صاحب کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ورلڈ پرابلم (WORLD PROBLEM) ہے اور ابھی تک اس کا حل دریافت نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے کمال یہ کیا کہ بلا کسی خاص تیاری کے اپنے دفتر کی میز پر بیٹھے بیٹھے اور بلا کسی کتاب سے رجوع کئے، اس پرابلم کو منٹوں میں حل کردیا اور یہ ایک حیرت انگیز کارنامہ انہوں نے انجام دیا لیکن ہمارے مولانا احمد رضا خاں صاحب علم ریاضی میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی بازی لے گئے بجائے

کیا کہا جائے کہ ان کی قوتِ ایمانیہ نے ان کا ساتھ دیا“ [1]

(ج)

امام احمد رضا متقدمین اہلِ سنت وجماعت کے مسلک پر قائم تھے اور اس استقامت کے ساتھ کہ زمانہ کا کوئی انقلاب ان کو متاثر نہ کر سکا حالانکہ ان کے معاصرین میں اکثر، زمانے کی زد میں بہہ گئے اور تاریخی عمل کی زد میں آ گئے مگر امام احمد رضا نے اپنی بے پناہ ہمت واستقامت اور حق تعالیٰ کی رحمت وعنایت سے تاریخ کے دھارے کو موڑ دیا، زمانہ سے ٹکر لی، اسلام کی خاطر اپنی جان ومال اور ناموس وشہرت کو داؤ پر لگا دیا اور بالآخر وہی کچھ ہوا جو ان کے مولیٰ نے چاہا، بیشک ؎

ایام کا مرکب نہیں، راکب ہے قلندر

(د)

اتباعِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ اپنی مثال آپ تھے، ہر عمل میں رضائے حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیشِ نظر رہتی تھی ——— راقم الحروف کو ایک نادر ونایاب عکس دیکھنے کا اتفاق ہوا جو نہ معلوم کس حکمت سے لوگوں نے لیا ہوگا ——— اس عکس میں امام احمد رضا کے ساتھ ایک اور محدثِ وقت تشریف فرما ہیں مگر قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ امام احمد رضا کے عمامے کے بل سنتِ نبوی کے مطابق دائیں سے بائیں ہیں جب کہ دوسرے بزرگ کے عمامے کے بل بائیں سے دائیں ہیں ———

عمامہ وہ سنتِ عظیمہ ہے جس کے متعلق حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب یہ سنت مٹ جائے گی، اسلام کی ساکھ ختم ہو جائے گی، سو آج ہم اپنی

---

[1] سید اصغر علی شاہ: ”مسلم یونیورسٹی کی گولڈن جوبلی (۱۹۲۵ء) اور اس کے بعد کے کچھ بہتا“ مشمولہ ماہی العلم (کراچی) شمارہ اپریل تا ستمبر ۱۹۷۰ء، ص ۱۷۷۔

نوٹ:۔ یہ حوالہ پروفیسر ڈاکٹر ابوالعلیٰ مہر کی عنایت سے ملا، راقم ان کا ممنون ہے۔ مسعود

آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ——— امام احمد رضا نے اس سنت کی شدت کے ساتھ پیروی کی جب کہ ان کے عہدِ مبارک میں ان کے مخالف علماء سرکشی و بغاوت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ برسرِ عام علماء کے سروں سے عمامے اتروا کر کھدر کی وہ ٹوپی پہنائی جو گاندھی سے منسوب کی جاتی تھی ——— اس طرح انہوں نے اپنے ہاتھوں سے شعارِ اسلام کو مٹا کر، شعارِ کفر کو قائم کیا[1] انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(ھ)

حدیث میں آتا ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا[2] امام احمد رضا کی زندگی بھی لفظِ انتقام سے خالی ہے حالانکہ ان کے مخالفین نے ان کے ساتھ وہ کچھ کیا جو نہ کرنا چاہیئے تھا۔ امام احمد رضا کے خلقِ عظیم کا اندازہ ان کلمات سے ہوتا ہے جو آپ نے علماءِ عرب کو بیعت اور بعض ادعیہ و عملیات کی اجازت دیتے وقت سندِ اجازت میں تحریر فرماتے :-

بحمد اللہ تعالیٰ داب ھٰذا الحقیر و داب مشائخی بجمیل الھمم فانا اذا ظلمنا واذانا احد من اخواننا اھل السنۃ لا ناخذ السیف قط بایدینا انما نجتزی بالجنۃ[3]

" بحمد اللہ تعالیٰ اس عبدِ حقیر کی اور میرے عالی ہمت مشائخ کی یہی عادت ہے کہ اگر سنی بھائیوں میں کوئی ہم پر ظلم کرے یا ایذاء پہنچائے تو ہم اپنے ہاتھوں میں ان دعاؤں کو تلواریں بنا کر نہیں پکڑتے بلکہ انہیں بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں "

---

[1] محمد مسعود احمد : تحریک آزادئ ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۱۳۴

[2] محمد امیر شاہ : انوارِ غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ، ص ۴۸۴

[3] احمد رضا خاں : الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیہ، مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۲، ص ۳۲۰

(و)

تقویٰ اور احتیاط شرعی میں امام احمد رضا نے جو اہتمام رکھا بوہ خود ان کے زمانے میں عنقا ہوتا جارہا تھا اور آج تو یہ تقویٰ دیکھنے میں نہیں آتا، آنکھیں ترس گئیں، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابلِ توجہ ہے :-

"امام احمد رضا نے اپنے خلیفہ مولانا غلام احمد فریدی سنبھلی (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کو سندِ اجازت بیعت دینے کے لیے کتابت کرائی، یہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ کو لکھی گئی، اس لئے اس میں اجازت کی یہی تاریخ لکھ دی گئی [1]

وکان ذٰلک لتاسع عشر من ذی الحجۃ الحرام۔

لیکن امام احمد رضا نے یہ اجازت نامہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ کو عنایت فرمایا، اس لئے اپنے دستِ مبارک سے ۱۹ ذی الحجہ کو کاٹ کر ۲۰ ذی الحجہ تحریر فرمایا :-

وکان ذٰلک لعشرین خلون من ذی الحجۃ الحرام۔

ایک دن کا آگے پیچھے ہو جانا بظاہر کوئی بڑی بات نہیں مگر نگاہِ شریعت میں بہت بڑی بات ہے، دنیا بھر کی جامعات میں جو سندات جاری کی جاتی ہیں ان پر بالعموم وہ تاریخ نہیں ہوتی جس تاریخ پر وہ دی جاتی ہیں تو جو بات امام احمد رضا کی نگاہ میں اتنی کھٹک رہی تھی وہ ہماری جامعات و مدارس کی روایت بن کر رہ گئی ہے۔

(ز)

اتباعِ سنتِ سنیہ اور تقویٰ شعاری کا یہ ادنیٰ اعجاز ہے کہ انسان اپنے اندر

---

[1] مولانا غلام احمد فریدی کے صاحبزادے مولانا غلام محی الدین فریدی نعیمی کی عنایت سے یہ سند مطالعہ کی گئی اور اس کا عکس بھی محفوظ کر لیا گیا۔ مسعود

بے پناہ طاقت و قوت محسوس کرتا ہے، جری اور بے باک ہو جاتا ہے، خدا کے سوا کسی کا خوف اس کے فکر و شعور پر مسلط نہیں ہوتا ——— بے خوفی اور جرأت و بے باکی کی بہت سی مثالیں امام احمد رضا کی زندگی میں ملتی ہیں مگر یہاں یہ ایک مثال کافی ہے:-

جس زمانے میں امام احمد رضا حرمین شریفین میں مقیم تھے (۱۳۲۳ھ/ ۱۳۲۴ھ) ایک نمازِ جمعہ میں خطیب نے ایک بدعت تازہ ایجاد کی اور یہ دعائیہ کلمات اضافہ کئے :

وارض عن اعمام نبیك الاطائب حمزة والعباس وابی طالب [1]

جس وقت امام احمد رضا کے کانوں میں یہ آواز آئی، آپ نے بے ساختہ فرمایا :

اللّٰھم ھذا منکر [2]

اور اس بات کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی کہ حرمین شریفین میں ائمہ و خطبا کا تقرر حکومتِ وقت کرتی ہے اور وہ وہی خطبے پڑھتے ہیں جو حکومت کے ایما پر جاری کئے جاتے ہیں، اس لئے ان پر تنقید حکومت پر تنقید سمجھی جا سکتی ہے جو کسی ناگہانی آفت کا پیش خیمہ بن سکتی ہے ——— مگر نہیں امام احمد رضا نے سب خدشوں کو نظر انداز کر کے وہی کہا جو ان کا دل کہتا تھا ؎

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناگوں

---

[1] احمد رضا خاں : الملفوظ، ج ۲ (۱۳۳۸ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۲۲ (مرتبہ مفتی محمد مصطفٰے رضا خاں)

[2] ایضاً : ص ۲۲

(ح)

پاک و ہند کی سیاست میں تحریک خلافت (۱۹۱۹ء) اور تحریک ترک موالات (۱۹۲۰ء) کے زمانے میں جس خشیتِ الٰہی اور مخلوق سے بے خوفی کا مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ علماء ہند کی ایک بڑی جماعت نے کفار و مشرکین ہند سے موالات کی حمایت کی لیکن امام احمد رضا نے اس کی شدید مخالفت کی[1]۔ ہجوم علماء میں چند ایک کے سوا امام احمد رضا ہی الگ نظر آتے ہیں ——— امام احمد رضا کی مومنانہ بصیرت نے ۱۹۲۰ء میں جو کچھ دیکھا، بعد کے آنے والے سالوں میں ہر ایک نے وہی دیکھا اور وہی محسوس کیا۔

حافظ کتب حرم شریف علامہ سید اسمٰعیل بن خلیل عہد امام احمد رضا کے بعض علماء کی بصیرت سے محرومی پر تعجب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

والعجب من هذه الديار اعنى الديار الهندية كانت سابقا مجمع كثرة الفضلاء والعلماء والآن صارت ماوى كثرة الجهلاء والاغبياء[2]

" ہندوستان کے شہروں سے تعجب ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ کثرت فضلاء و علماء کے مجمع تھے اور اب کثرت جہلاء و اغبیاء کے ٹھکانے ہو گئے ہیں۔ "

---

[1] تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں راقم کا مقالہ "فاضل بریلوی اور ترک موالات" مطبوعہ لاہور ۱۳۹۸ھ نیز راقم کا دوسرا مقالہ "تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم" ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

[2] احمد رضا خاں : فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائل رضویہ ، ج ۱ ، مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ ، ص ۱۴۴۔

امام احمد رضا اور زبانِ عربی

(ا)

امام احمد رضا گو عجمی تھے مگر ان کی فطرت عربی تھی اور مزاج حجازی ——— وہ ایک ایسے عالم تھے جن کو ہندی ہوتے ہوئے عربی کہا جا سکتا تھا ——— عربی جاننا اور بات ہے اور عربی ہونا اور بات ——— پاک و ہند کے بہت سے علماء عربی جانتے تھے مگر یہ بات شاذ و نادر ہی کسی میں ہو گی کہ وہ عجمی ہوتے عربی محسوس ہوں ——— ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روزِ ازل ہی سے احمد رضا کی فطرتِ سلیمہ میں عربی ودلیعت کر دی گئی تھی ——— امام احمد رضا کی تصانیف[۱]، مکاتیب[۲]، سند اجازت[۳] اور اشعار[۴] وغیرہ سے عربی زبان میں ان کی مہارت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ——— ان کی ہزار سے زیادہ عربی، فارسی اور اردو تصانیف ہیں مگر یا سوائے چند ایک کے سب کتابوں کے نام عربی اور تاریخی ہیں ——— ان کے فکر و شعور پر عربی کی چھاپ لگی ہوئی تھی ——— امام احمد رضا کی پہلی تصنیف عربی زبان میں سامنے

---

[۱] احمد رضا خاں : جدالممتار حاشیہ ردالمحتار، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۹۹ھ

[۲] محمد عبدالکریم قادری ، اطائب الصیب علی ارض الطیب (۱۳۱۹ھ)، مشمولہ رسائلِ رضویہ ج ۱، ص ۲۸۵، ۳۴۴۔

[۳] احمد رضا خاں : الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ) مشمولہ رسائلِ رضویہ ج ۲، ص ۲۳۷ - ۳۰۴۔

[۴] (ا) ڈاکٹر حامد علی خاں : امام احمد رضا کی عربی شاعری ، مشمولہ انوارِ رضا، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۵۲۳ - ۵۴۶۔

(ب) مفتی سید شجاعت علی : مجدد الامۃ ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ ، ص ۷

آئی۔۔۔ ——— اس کا عنوان ہے :

صفوۃ النہایہ فی اعلام الحمد و الھدایۃ [1]

اور حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ۱۳ برس کی عمر میں ۱۲۸۶ھ میں یہ کتاب تصنیف فرمائی، اسی لیئے عرض کیا گیا کہ گو وہ عجمی تھے مگر حقیقۃً عربی تھے۔۔۔۔۔ ——— انہوں نے اپنا سنہ ولادت اور سنہ وفات آیاتِ قرآنی سے نکال کر یہ بتایا ہے کہ ان کو قرآن مجید اور زبانِ قرآن سے کس قدر انس و محبت ہے۔۔۔۔۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں پہلی آیت سے سنِ ولادت نکلتا ہے اور دوسری آیت سے سنِ وفات :۔

(ا) اولئک کتب فی قلوبھم الایمان و ایدھم بروح منہ [2] (۱۲۷۲ھ)

(ب) و یطاف علیھم بانیۃ من فضۃ و اکواب [3] (۱۳۴۰ھ)

امام احمد رضا عربی نظم و نثر پر ایسے قادر تھے کہ بلا تکلف لکھتے چلے جاتے ——— ہندوستان کے رہنے والے عربی نژاد اور ہندی نژاد عربی دانوں کی بھی ان کے سامنے پیش نہ چلتی اور وہ ساکت و صامت ہو جاتے چنانچہ ایک عربی نژاد عالم مولوی طیب صاحب (پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور) نے ۴ جمادی الثانیہ ۱۳۱۹ھ کو امام احمد رضا کے رسالے ازالۃ العار (۱۳۱۶ھ) کا تعاقب کرتے ہوئے عربی میں ایک خط لکھا، امام احمد رضا نے ۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ کو اس کا معقول جواب دیا، مولوی طیب صاحب

---

[1] امام احمد رضا کی زندگی میں ان کے خلیفہ مولانا ظفرالدین رضوی نے امام احمد رضا کی ۱۳۲۷ھ تک کی معلوم تصانیف کی تفصیلات کو اپنی کتاب المجمل المعدد لتالیفات المجدد میں جمع کیا تھا، یہ کتاب مطبع حنفیہ، پٹنہ سے شائع ہوئی صفحہ ۵ پر صفوۃ النہایہ کا ذکر ہے۔ مسعود

[2] القرآن الحکیم : سورۃ المجادلہ/۲۲ - ظفرالدین رضوی، حیاتِ اعلیٰحضرت (۱۹۳۸ء) مطبوعہ کراچی، ص ا

[3] ایضاً : سورۃ الدہر/۱۵ - حسنین رضا خاں، وصایا شریف، مطبوعہ ، ص ۲۱

نے دوسرا اعتراض کیا، امام احمد رضا نے ۲ شعبان المعظم ۱۳۱۹ھ کو اس کا جواب ارسال کیا، مولوی طیب صاحب تین ماہ تک خاموش رہے، چنانچہ امام احمد رضا نے ۵ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کو تیسرا خط لکھا جس پر مولوی طیب صاحب نے جواب بھیجنے کا وعدہ کیا، اس کے جواب میں امام احمد رضا نے چوتھا خط ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا مگر مولوی طیب صاحب نے حسب وعدہ جواب ارسال نہ کیا جس پر امام احمد رضا نے پانچواں خط ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ کو ارسال کیا —— یہ ساری خط وکتابت عربی میں ہوئی اور بالآخر مولوی طیب صاحب خاموش ہو گئے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ مولوی طیب صاحب کے تینوں خطوط مجموعی طور پر ۳۹ سطروں پر مشتمل ہیں جن میں املاء اور صرف ونحو کی دس غلطیاں ہیں، مولانا سید عبدالکریم قادری مجیدی نے ان کی نشاندہی کی ہے برخلاف اس کے امام احمد رضا کے عربی خطوط، عربی زبان پر ان کی مہارت کے شاہد عادل ہیں [1]

(ب)

نہ صرف امام احمد رضا بلکہ آپ کے خلفاء بھی زبان عربی میں مجتہدانہ نظر رکھتے تھے چنانچہ آپ کے خلیفہ پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (م ۱۳۵۲ھ) صدر شعبۂ دینیات، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے عربی زبان پر المبین کے نام سے ایک فاضلانہ کتاب لکھی تھی جو ۱۳۴۶ھ میں علی گڑھ سے شائع ہوئی اور پھر ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہوئی —— اس کتاب میں فاضل مصنف نے مدیر الہلال (قاہرہ) جرجی زیدان کے افکار باطلہ کا تعاقب کیا ہے اور عربی زبان کی عظمت کو اس کی دست برد سے بچا کر وہ مقام بخشا ہے جو دیدنی بھی ہے اور شنیدنی بھی، یہی نہیں بلکہ فاضل مصنف نے

---

[1] مولوی طیب صاحب کے تین عربی خطوط اور امام احمد رضا کے پانچ عربی خطوط رسالہ الطائب الصیب علی ارض الطیب میں شائع ہو چکے ہیں، یہ رسالہ رسائل رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا عبدالحکیم شاہجہانپوری، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۲۴۴ تا ۲۸۵) میں شامل ہے۔ مسعود

مستقل فن مدون فرمادیا جس کے آثار اگلوں کی تصانیف میں کہیں کہیں نظر آتے ہیں۔
جب یہ کتاب مشہور مستشرق پروفیسر براؤن نے مطالعہ کی تو بیساختہ کہا:-

"مولانا نے اس عظیم موضوع پر اردو میں یہ کتاب لکھ کر ستم کیا، عربی یا انگریزی میں ہوتی تو کتاب کا وزن اور بڑھ جاتا۔" [1]

اور جب شاعر مشرق ڈاکٹر اقبال نے مطالعہ کی تو خود مصنف سے فرمایا:

"مولانا! آپ نے عربی زبان کے بعض ایسے پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے جن کی طرف میرا ذہن پہلے کبھی منتقل نہیں ہوا تھا" [2]

نواب حبیب الرحمٰن شروانی (صدر الصدور ریاست حیدر آباد دکن) نے اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے:-

"جو مضامین المبین میں پڑھے کبھی اس کا واہمہ بھی نہ ہوا تھا کہ زبان عربی ان حقائق و معارف سے مالا مال ہے" [3]

(ج)

امام احمد رضا جس بیساختگی اور بے تکلفی کے ساتھ عربی نثر لکھا کرتے تھے اسی بیساختگی کے ساتھ عربی اشعار کہتے تھے، ان کی تصانیف، فتاویٰ، مکتوبات، ملفوظات، سندات اجازت وغیرہ میں عربی اشعار کثرت سے بکھرے پڑے ہیں ——— مثلاً ان کی تصنیف لطیف الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البہیۃ (۱۳۲۴ھ) میں بہت سے عربی اشعار ملتے ہیں [4] اسی طرح ملفوظات میں بھی بعض

---

[1] (ا) سلیمان اشرف: المبین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۳۷

(ب) محمود احمد قادری: تذکرہ علمائے اہلسنت، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ، ص ۱۰۰

[2] رشید احمد صدیقی: گنجہائے گرانمایہ، مطبوعہ حیدر آباد دکن، ص ۳۳

[3] سلیمان اشرف: المبین، ص ۹

[4] احمد رضا خاں: رسائل رضویہ، ج ۲ (مرتبہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

ص ۲۸۲، ۲۸۶، ۲۸۸، ۲۹۰ اور ۲۹۲ -

مقامات پر عربی اشعار نظر آتے ہیں، مثلاً الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، ج ۲ میں امام احمد رضا لکھتے ہیں کہ وہ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ میں مکہ معظمہ میں علیل ہوئے تو حافظِ کتب حرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل روزانہ بلاناغہ عیادت کے لئے آتے تھے لیکن دو روز مسلسل خلاف معمول آنا نہ ہوا تو امام احمد رضا نے ان کو پرچے پر یہ شعر لکھ کر بھیجے ؎

هذان يومان ما فزنا بطلعتكم

ولو قدرنا جعلنا الراس قدما

قالوا لقاء خليل للعليل شفاء

الا تحبون ان تبروا لنا سقمنا

عودتمونا طلوع الشمس كل ضحى

وهل سمعتم كريما يقطع الكرما [1]

- یہ دو دن ایسے گزرے کہ دیدار نصیب نہ ہوا، اگر ہم میں طاقت ہوتی تو سر کے بل آتے۔
- لوگ کہتے ہیں کہ وصلِ یار بیماری کے لئے شفا ہے، کیا آپ ہماری بیماری کیلئے شفا نہیں چاہتے؟
- آپ نے ہمیں عادی بنا دیا ہے کہ ہر چاشت کو سورج طلوع کرے اور آپ نے کہیں سنا ہے کہ کریم نے کرم کرنا چھوڑ دیا ہے؟

امام احمد رضا کے خلیفہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی نے جب امام احمد رضا کی عربی حمد منظوم علماءِ مصر کو سنائی تو وہ پھڑک گئے اور سب نے بیک زبان کہا کہ یہ اشعار کسی فصیح اللسان عربی شاعر کے معلوم ہوتے ہیں۔[2] آئیے آپ بھی اس حمد کے چند اشعار سماعت فرمائیں ؎

---

[1] احمد رضا خان: الملفوظ (۱۳۳۸ھ)، مطبوعہ کراچی، ج ۲، ص ۱۸

[2] انوارِ رضا، مطبوعہ شرکت حنفیہ لمیٹڈ، لاہور ۱۳۹۷ھ، ص ۵۳۸

الحمد للمتوحد — بجلاله المتفرد
وصلوٰته دوماعلی — خیر الانام محمد
والاٰل والاصحٰب هم — مأوای عند شدائد
وبمن اتی بکلامه — وبمن هدی وبمن هدی[1]

۱- خدائے یکتا کی حمد و ثنا رہے، وہ اپنی عظمت و بزرگی میں یکتا و یگانہ ہے۔
۲- تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا کی رحمت ہمیشہ نازل ہوتی رہے۔
۳- اور ان کی آل و اصحاب پر رحمت نازل ہوتی رہے جو سختیوں میں میرا ٹھکانہ ہیں۔
۴- بارگاہِ الٰہی میں وہ میرا وسیلہ ہیں جو اللہ کا کلام لائے جنہوں نے راہِ راست کی طرف راہنمائی کی اور جن کے ذریعہ مخلوق کی ہدایت ہوئی۔

پیر عبدالغنی علیہ الرحمہ کی وفات (۴ار شوال ۱۳۳۶ھ) پر امام احمد رضا نے ۱۰ اشعار پر مشتمل عربی میں ایک قطعۂ تاریخ تحریر فرمایا تھا، اس کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

الموت حق یاله من جاء
متیقن والمناصب فی انسلم
انساهم الانسان فی اجالهم
مع ما یرون من اٰیة بولائهم
النقص من اموالهم و ثمارهم
والاخذ بالباساء والضراء

---

[1] انوارِ رضا، شرکت حنفیہ لمیٹڈ، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۹

عجبا لخافیة غدت مخفیة
وبدت من الحضراء والغبراء

الطفل شب وشاب وھو کما بدا
یلھو ویلعب ناسیا لقضاء

رقم الرضا تاریخہ متفائلا
عبد الغنی بجنة علیاء [۱]

۱۔ موت حق ہے، عجب اس آنے والی سے جو یقینی ہے اور لوگ اس سے بھلاوے میں ہیں۔

۲۔ ان کی موت میں ڈھیل نے انہیں بھلا دیا حالانکہ سپے در پے اس کی نشانیاں دیکھ رہے ہیں۔

۳۔ ان کے مالوں اور پھلوں میں کمی اور سختی اور آزار کی گرفت،

۴۔ عجب اس نہاں باعیاں سے کہ پوشیدہ رہی حالانکہ آسمان وزمین سے ظاہر ہو رہی ہے۔

۵۔ بچہ جوان ہوا، بوڑھا ہوا اور روز اول کی طرح کھیل کود میں ہے، قضاء کو بھولا ہوا ہے۔

۶۔ رضا نے فال کے طور پر اس کی تاریخ لکھی: عبد الغنی، بہشت بریں میں ہیں۔

ہندوستان کے مشہور محقق ونقاد قاضی عبد الودود (بیرسٹر باکی پور، پٹنہ) کے والد ماجد قاضی عبد الوحید صاحب، امام احمد رضا کے خلیفہ تھے، ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ کو انہوں نے وصال فرمایا۔ امام احمد رضا وصال سے قبل ۱۸ ربیع الاول کو

---

[۱] ماہنامہ الرضا (بریلی) شمارہ ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ، ص ۳، (محزونہ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی)

پٹنہ پہنچ گئے اور جنازے میں شریک تھے، مہتمم رسالہ تحفۂ حنفیہ (پٹنہ) مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ جنازے کے ہمراہ جاتے ہوئے راستے ہی میں امام احمد رضا نے مندرجہ ذیل تاریخیں کہیں ؎

یا اکرم الخلق انت الکریم	اکرم القاضی عبد الوحید
قال الرضا فی الدعاجین ارخ	ارحم القاضی عبد الوحید [1]

(۱۳۲۶ھ)

وھب المتقون من جنات وعیون [2]

(۱۳۲۶ھ)

مولانا مفتی محمد برہان الحق جبلپوری کے جد امجد مولانا شاہ محمد عبد الکریم علیہ الرحمہ کی وفات پر یہ قطعۂ تاریخ ارشاد فرمایا ؎

قیل مات الزکی عبد الکریم	قلت کلا بل احتظی بدوام
حی عن بینۃ فکیف یموت	انما المیت ھالک الاوھام
ایموت الذی لہ خلف	سلم اللہ مثل عبد السلام
جبل الدین راسخ بقلمہ	فی جبلفور شامخ الاعلام
قلت تاریخ عیشہ الابدی	دام عبد الکریم خلد کرام [3]

کتاب الطاری الداری لہفوات عبد الباری (۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) مطبوعہ بریلی میں بھی تقریباً ۲۰ عربی اشعار ہیں۔

ڈاکٹر حامد علی (لیکچرار شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے امام احمد رضا کی عربی شاعری پر ایک وقیع مقالہ لکھا ہے اور بعض اہم مآخذ کی نشاندھی کی ہے [4]

---

[1] ماہنامہ تحفۂ حنفیہ (پٹنہ) شمارہ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ، ص ۴۱

[2] ایضاً

[3] مکتوب مفتی محمد برہان الحق، محررہ ۲۸ جولائی ۱۹۷۶ء/۲۱ شوال ۱۳۹۶ھ، از جبلپور

[4] ملاحظہ فرمائیں انوار رضا، مطبوعہ لاہور، ص ۵۳۳-۵۴۳

مولانا محمود احمد قادری (استاد مدرسہ احسن المدارس قدیم، کانپور) بھی مندرجہ ذیل عنوان پر کام کر رہے ہیں :-

"امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام"

مولانائے موصوف نے اپنے ایک مکتوب (محررہ ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء) میں امام احمد رضا کے عربی کلام کے بارے میں چند معلومات بہم پہنچائی ہیں اور لکھا ہے :-

"امام احمد رضا اور ان کا عربی کلام" اس عنوان پر میں نے کام شروع کر دیا ہے .... حدائق بخشش (حصہ پنجم) عربی کلام پر مشتمل ہے، میرے استاد مولانا حامد علی خاں رام پوری (ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، شعبہ عربی، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) نے اپنے مقالے :

"ہندوستان کے عربی گو شعراء"

میں جس پر ان کو (ڈاکٹریٹ کی) ڈگری تفویض ہوئی ہے، اعلیٰ حضرت کا کچھ کلام جمع کیا ہے۔" [1]

امام احمد رضا نے آمال الابرار کے نام سے ایک عربی قصیدہ بھی لکھا تھا، [2] مولانا عبدالباری فرنگی محلی علیہ الرحمہ کے نام امام احمد رضا کے مکتوبات میں بھی بہت سے عربی اشعار مل جاتے ہیں [3] الغرض امام احمد رضا کے عربی کلام کا ایک عظیم ذخیرہ ان کی مصنفات میں موجود ہے۔

---

[1] مکتوب محررہ ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء از کانپور، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری، صدر مرکزی مجلس رضا، لاہور (پاکستان)

[2] ماہنامہ الرضا (بریلی) شمارہ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ۔

[3] محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری (۱۳۳۹ھ)، ج ۲، مطبوعہ بریلی، ص ۷۷

امام احمد رضا اور فصاحت و بلاغت

امام احمد رضا عربی نظم و نثر دونوں میں یگانۂ روزگار تھے، ان کی فصاحت و بلاغت کی خود علمائے عرب نے گواہی دی ہے اور اہلِ زبان سے بڑھ کر کس کی گواہی ہوگی ——— ؟ عالمِ جلیل شیخ احمد ابوالخیر میر داد (والدِ ماجد امام مسجدِ حرام، مکہ معظمہ) نے جب امام احمد رضا کا رسالہ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم مطالعہ فرمایا تو امام احمد رضا کو علم و فصاحت میں بے مثل قرار دیتے ہوئے فرمایا :-

الحمد لله على وجود مثل هذا الشيخ فانی لم ار مثله فی العلم والفصاحة وسعة الباع من حسن سبك العبارة [1]

---

[1] مکتوب سید اسمٰعیل بن خلیل (حافظِ کتبِ حرم) مکہ معظمہ، محررہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ بنام امام احمد رضا خاں (مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۲، ۱۳۹۶ھ، ص ۲۶۲)

(نوٹ) کفل الفقیہ اور فتاویٰ رضویہ کے بارے میں صاحبِ نزہۃ الخواطر لکھتے ہیں :-

"یندر نظیرہ فی عصرہ فی الاطلاع علی الفقہ الحنفی و جزئیاتہ یشہد بذلک مجموع فتاواہ و کتابہ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم الذی الفہ فی مکۃ سنۃ ثلاث و عشرین و ثلاثمائۃ و الف۔

(نزہۃ الخواطر، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۹۰ھ، ج ۸، ص ۴۱)

لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبۂ علومِ اسلامیہ کے پروفیسر جے، ایم، ایس بلیان نے کفل الفقیہ کا مطالعہ کیا تو راقم کو لکھا :-

"جہاں تک کفل الفقیہ کا تعلق ہے احمد رضا خاں کے دلائل کا مودودی کے دلائل سے تقابل کیا جانا چاہیے، کیونکہ دونوں نے سُود کا رد کیا ہے مگر کیا ایک ہی قسم کی بنیادوں پر ؟"

(مکتوب انگریزی محررہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء بنام راقم الحروف محمد مسعود احمد)

سید مامون البری مدنی نے امام احمد رضا کو 'جادو نگار' اور شیخ علی بن حسین مکی نے 'مرصع کار' قرار دیا ہے اور لکھا ہے :۔

(ا) صاحب القلم الاسحار والکلم الفائق لطفها نسیم الاسحار [1]

"جن کا قلم جادو کی طرح دلفریبی کرتا ہے جن کی باتوں کا لطف نسیمِ سحر پر فوقیت رکھتا ہے۔"

(ب) ابدی معانی المشکلات ببیانہ ببدیع منطقۃ الجواہر انتظمت [2]

"مشکلات اس سے کھلے اس کا بیان ایسا بدیع جس کی لڑیوں سے ہے جواہر کو زیب و زینت۔"

اور شیخ سعید بن محمد (مدرس مسجد حرام، مکہ معظمہ) نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا کی سطریں کیا ہیں گویا موتیوں کی لڑیاں ہیں :۔

کانها جواهر تکونت من الفاظ عذاب و مواهب لاتدرك بید اکتساب [3]

"گویا وہ گوہر ہیں کہ شیریں لفظوں سے بنے، وہی عطیے ہیں کہ زورِ بازو سے نہیں ملتے۔"

شیخ حامد احمد محمد جداوی مکی فرماتے ہیں :۔

فوجدتها شذرۃ من عسجد و جوهرۃ من عقود دُر و یاقوت و زبرجد [4]

---

[1] مکتوب سید مامون البری مدنی، محررہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا خاں۔

[2] احمد رضا خاں : حسام الحرمین مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ، ص ۷۳

[3] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری المظہری) ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ، ص ۹۶

[4] احمد رضا خاں : حسام الحرمین، ص ۱۰۱

"تو میں نے اسے خالص سونے کا ٹکڑا پایا اور موتیوں اور یاقوت اور زبرجد کی لڑیوں سے ایک جوہر"

امام احمد رضا کے فتاویٰ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی جلد پنجم کا حصہ اول ۱۹۹۲ء میں لاہور سے شائع ہوا ہے، امام احمد رضا نے عربی میں اس کا مقدمہ لکھا ہے اور یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اس مقدمے میں ۹۰ کتب فقہ کے نام بے تکان سلکِ مروارید کی مانند اس طرح آئے ہیں کہ مقدمہ کی معنویت مجروح تو کیا ہوتی اور دوبالا ہو گئی ——— ناموں کو عبارت میں اس طرح کھپا دینا کوئی آسان کام نہیں، یہ وہی کر سکتا ہے جس کو فقہ کے ساتھ ساتھ ادب پر بھی مکمل عبور حاصل ہو۔

عبدالرزاق بن عبدالصمد قادری نے امام احمد رضا کی زبان و بیان کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے :۔

و یذعن لفصاحتها کل ناظم و ناثر [1]

"اور سب ناظم و ناثر اس کی فصاحت کے آگے گردن جھکائے ہوتے ہیں"

اور شیخ اسعد بن دہان مکی نے تو یہاں تک لکھا ہے :۔

العلامة الذی افتخرت به الاواخر علی الاوائل و الفهامة الذی ترك سحبان باقتل [2] ...

"وہ علامہ جس کے سبب پچھلے، اگلوں پر فخر کرتے ہیں اور جلیل فہم والا جس نے اپنے بیانِ روشن سے سحبانِ فصیح البیان کو باقل بے زبان کر چھوڑا"

---

[1] احمد رضا خان : رسائل رضویہ ، ج ۱، ص ۱۵۸

[2] احمد رضا خان : حسام الحرمین ، ص ۷۹

اور شیخ علی بن حسین مکی نے "رب البلاغۃ" کے خطاب سے نوازا ہے ؎

ذاخبرۃ مولی المعارف والھدیٰ

رب البلاغۃ من بہ الدنیا زھت [1]

"رب بلاغت کا، معارف کا، ہدیٰ کا مولیٰ، صاحبِ علم کہ دنیا کا ناز و زینت۔"

امام احمد رضا کا مقامِ فقاہت

(۱)

امام احمد رضا کے فرزند مولانا حامد رضا خان ام ۱۳۶۲ھ م نے لکھا ہے کہ امام احمد رضا:-

"بعد وصال حضرت اقدس والد ماجد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تمام اقطار ہند و بنگال و برہما حتی کہ چین، امریکا و افریقہ و عدن وغیرہا سے مرجع افتاء ہوئے [1]"

خود امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں:-

"فقیر کے یہاں علاوہ .... دیگر مشاغلِ کثیرہ دینیہ کے کار فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے، شہر و دیگر بلاد و امصار جملہ اقطار ہندوستان و بنگال و پنجاب و ملیبار، برما و ارکان و چین و غزنی و امریکہ و افریقہ حتی کہ سرکار حرمین محترمین سے استفتا آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں" [2]

---

[1] حامد رضا خاں: سلامۃ اللہ لاہل السنۃ (۱۳۳۱ھ) مطبوعہ بریلی، ص ۵۴، ۵۵

[2] احمد رضا خاں: العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ، ج ۴، ص ۱۴۹

ہندوستان، چین، افریقہ، امریکہ اور عرب سے آنے والے استفتاء اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ امام احمد رضا اپنے معاصرین میں یگانہ و یکتا تھے اور علمائے عرب بھی ان کی فقاہت کے معترف تھے۔

(ب)

فتاوی الحرمین (۱۳۱۷ھ)، الدولۃ المکیہ (۱۳۲۳ھ) حسام الحرمین (۱۳۲۴ھ) اور کفل الفقیہ الفاہم (۱۳۲۴ھ) کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے حرمین کی نظر میں امام احمد رضا کا مقام فقاہت کتنا بلند تھا، اتنا بلند کہ معاصرین میں کوئی ان کا ہم پلہ نہ ہوگا ——— آئیے علمائے حرمین کے تاثرات ملاحظہ کیجیے :۔

(ا) شیخ آدم بن حیری مکی فرماتے ہیں :۔

ودلت عبارتها علی افضل الفاضل انه قدوة الاماثل [1]

"اس کی عبارت فضل مصنف پر دلیل ہے کہ وہ پیشوائے بزرگان جلیل ہے۔"

(ب) شیخ عبدالرحمٰن دہان مکی فرماتے ہیں :۔

الذی شهد له علماء البلد الحرام بانه السید الفرد الامام [2]

(ج) شیخ عبداللہ نابلسی مدنی فرماتے ہیں :۔

وهو لنادرة هذا الزمان وغرة هذا الدهر والاوان .... یتیمة الدهر بلا توان [3]

---

[1] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۲ ، ص ۱۵۲

[2] احمد رضا خاں : حسام الحرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۸۳

[3] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ مطبوعہ کراچی ، ص ۹۴-۹۶

(د) شیخ محمد مختار بن عطارد الجاوی المکی فرماتے ہیں :-

وان المؤلف من سلطان العلماء المحققین فی ھذا الزمان وان کلامہ کلہ حق صراح فکان من معجزات نبینا صلی اللہ علیہ وسلم اظہر اللہ تعالیٰ علی ید ھذا الامام الاوحد سلہ

" بیشک مؤلف اس زمانے میں علماء محققین کا بادشاہ ہے اور اسکی ساری باتیں سچی ہیں، گویا وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے جو اس یگانہ امام کے دست مبارک پر حق تعالیٰ نے ظاہر فرمایا "

(ھ) اخوند جان بخاری مجاور حرمین شریفین تحریر فرماتے ہیں :-

واواخرھم علی اقدام اوائلھم بل اتوا بما لم یظھر من اوائلھم وقبائلھم فھم فی الجد والاجتہاد ازید من اھالی

سلہ احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۷۰

امام احمد رضا کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی بہاری (م ۱۳۸۲ھ) نے امام احمد رضا کے افادات حدیث کو جمع کرکے اس کا نام الافادۃ الرضویہ رکھا، اس کا قلمی نسخہ مولوی محمود احمد قادری (مدرسہ احسن المدارس، کانپور) کے پاس ہے اور وہ اس پر نظر ثانی فرما رہے ہیں۔

علوم حدیث میں امام احمد رضا کے تبحر و تعمق کو دیکھنا ہو تو ان کا رسالہ الفضل الموہبی (معرفہ مولانا افتخار احمد قادری، مطبوعہ لاہور) مطالعہ فرمائیں۔ مفتی سید شجاعت علی قادری نے اپنی فاضلانہ کتاب مجدد الامۃ (مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ، ص ۶۹-۹۸) رسالۂ مذکورہ کے اہم اقتباسات نقل کئے ہیں۔ مسعود

آکب ثرا لبلاد[1]

"ان کے پیچھے، اگلوں کے قدم بقدم چلے ہیں بلکہ وہ لائے جو اگلوں سے کم ظاہر ہوئے ہیں تو اکثر شہر والوں سے کوشش و اجتہاد میں بڑھ کر رہے۔"

(۵) شیخ محمد لیسین احمد الخیاری مدنی تحریر فرماتے ہیں:-

کیف لا وھو امام المحدثین[2]

"کیوں نہ ہو کہ وہ محدثین کے امام ہیں"

(۳۰)

مندرجہ بالا تأثرات سے اندازہ ہوتا ہے کہ علماء حرمین کی نظر میں امام احمد رضا 'قدوۃ الاماثل' تھے، 'یگانۂ زمانہ' تھے، 'سلطان المحققین' تھے 'سلطان المجتہدین' تھے اور 'امام المحدثین' تھے ——— یہ کوئی مبالغہ نہیں، یہ ان لوگوں کے تأثرات ہیں جو امام احمد رضا کی شخصیت سے زیادہ ان کی نگارشات سے واقف تھے ——— بلاشبہ امام احمد رضا امام الفقہاء اور امام المحدثین تھے ——— ان کی حیرت انگیز قوت حافظہ صحابہ عظام اور ائمہ محدثین کرام کی یاد تازہ کر رہی ہے، بے شک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ تھے جو چودھویں صدی ہجری میں ظاہر ہوا۔

امام احمد رضا کی قوتِ حافظہ کے سلسلے میں ان کے خلیفہ مولانا ظفر الدین رضوی لکھتے ہیں کہ قرآن شریف حفظ کرنے پر آئے تو روزانہ ایک پارہ حفظ کر کے تیس دن میں تیس پارے حفظ کر لئے[3]

---

[1] احمد رضا خاں: الدولۃ المکیہ، مطبوعہ کراچی، ص ۷۲

[2] احمد رضا خاں: رسائلِ رضویہ (مرتبہ محمد عبدالحکیم اختر) ج ۲، مطبوعہ لاہور، ص ۱۴۸

[3] ظفر الدین رضوی: حیاتِ اعلیٰ حضرت، مطبوعہ کراچی، ص ۳۶

مولانا نے موصوف ایک اور واقعہ لکھتے ہیں کہ امام احمد رضا پیلی بھیت (یوپی - انڈیا) میں اپنے دوست مولانا وصی احمد محدث سورتی (م ۱۳۳۴ھ) کے ہاں مقیم تھے وہاں کتاب عقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ کا ذکر نکل آیا، امام احمد رضا نے اس وقت تک مطالعہ نہ کی تھی چنانچہ محدث موصوف سے لیکر دونوں جلدیں ایک دن اور رات میں دیکھ کر واپس کر دیں، محدث موصوف نے دریافت کیا کہ کیا اس قدر مطالعہ کر لینا کافی ہو گیا تو امام احمد رضا نے جواباً فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینہ تک تو جہاں کی عبارت کی ضرورت ہو گی فتاوی میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کے لئے محفوظ ہو گیا۔"

اس قسم کی محیر العقول قوتِ حافظہ چودھویں صدی ہجری کیا اس سے پہلے کی صدیوں میں بھی نظر نہیں آتی، سوائے صدرِ اول خیر القرون سے اور اسکے قریبی زمانے کے۔ امام احمد رضا کی اسی حیرت انگیز قوتِ حافظہ کو دیکھ کر حافظ کتب حرم (مکہ معظمہ) سید اسمٰعیل بن خلیل نے یہاں تک فرما دیا کہ امام احمد رضا ایسے حضرات پر بھی سبقت لے گئے ہیں جن کو لاکھ لاکھ حدیثیں یاد ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:-

التی لا یقدر علی مثلها اکثر الحفاظ [1]

"ایسی تصنیف پر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظِ علوم کہلاتے ہیں۔"

امام احمد رضا کی اسی محدثانہ شان کو دیکھتے ہوئے شیخ محمد یوسف مکی نے کہا تھا:-

الذی افتخر بوجوده الزمان [2]

"وہ جس کے وجود پر زمانے کو ناز ہے۔"

---

[1] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۸

[2] احمد رضا خاں : حسام الحرمین ، ص ۸۵

(د)

امام احمد رضا اپنی فقیہانہ آن بان میں علمائے عرب و عجم پر سبقت لے گئے تھے، یہ کوئی مبالغہ نہیں حقیقت ہے، اس سلسلے میں یہ واقعہ قابل توجہ ہے۔

نوٹ کے بارے میں جو سوال علمائے مکہ نے امام احمد رضا سے کیا وہی سوال مفتی اعظم مکہ معظمہ شیخ جمال بن عبد اللہ بن عمر حنفی سے زمانۂ ماضی میں کیا گیا تھا مگر وہ جواب نہ دے سکے اور صرف اتنا تحریر فرمایا :-

العلم امانۃ فی اعناق العلماء و اللہ تعالیٰ اعلم [۱]

" علم علماء کی گردنوں میں امانت ہے، اللہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے "

لیکن امام احمد رضا نے اس سوال کا شافی جواب دیا اور رسالہ کفل الفقیہ الفاہم تصنیف فرمایا۔ مفتی حنفیہ عبد اللہ بن صدیق کے علم میں یہ بات تھی کہ سابق مفتی مکہ اس سوال کا جواب نہ دے سکے تھے چنانچہ جب انہوں نے کفل الفقیہ الفاہم مطالعہ فرمائی تو جواب پڑھ کر پھڑک گئے اور بے ساختہ فرمایا :-

این کان شیخ جمال بن عبد اللہ من ھذا النص الصریح [۲]

" شیخ جمال بن عبد اللہ اس نصِ صریح سے کہاں غافل رہے ؟ "

امام احمد رضا کی اسی فقیہانہ بصیرت کو دیکھ کر شیخ صالح کمال (سابق قاضی مکہ معظمہ) اپنے دورِ قضاۃ کے ایک ایک کر کے فیصلے سناتے۔ امام احمد رضا فیصلوں کی توثیق فرماتے تو خوش ہو جاتے اور رد فرماتے تو افسوس کرتے کہ غلط فیصلے کیوں کئے گئے ؟ [۳]

---

[۱] احمد رضا خاں : ملفوظات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ، ص ۱۳۷ - ۱۳۸

[۲] احمد رضا خاں : الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۱۹

[۳] ایضاً : ص ۲۱ (ملخصاً)

امام احمد رضا کے فتووں کی شان یہ تھی کہ جب حافظ کتبِ حرم شیخ اسمٰعیل بن خلیل نے مطالعہ کئے تو بے ساختہ پکار اٹھے :-

واللّٰہ اقول والحق اقول انہ لو رآھا ابو حنیفۃ النعمان لاقرت عینہ ولجعل مؤلفھا من جملۃ الاصحاب [۱]

" قسم بخدا بالکل سچ کہتا ہوں کہ اگر ابو حنیفہ نعمان آپ کا فتاویٰ ملاحظہ فرماتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں اور اس کے مؤلف کو اپنے خاص شاگردوں میں شامل فرماتے "

(ھ)

یہ تو ۱۳۲۵ھ کی بات تھی، ۷۰ برس بعد ۱۳۹۵ھ میں جب ایک عرب فاضل کی نظر سے یہ فتوے گذرے تو وہ دل وجان سے گرویدہ ہو گئے ——— ذرا تفصیل ملاحظہ فرمائیں :-

ندوۃ العلماء (لکھنؤ) میں ۲۵ تا ۲۸ شوال ۱۳۹۵ھ ۸۵ سالہ جشنِ تعلیمی منایا گیا جس میں ملکی اور غیر ملکی مہمان شریک ہوئے، اس جشن میں کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا، ان کتابوں میں امام احمد رضا کا رسالہ خالص الاعتقاد بھی رکھا تھا، محمد بن سعود یونیورسٹی، ریاض (سعودی عرب) کے پروفیسر کلیۃ الشریعۃ شیخ عبد الفتاح ابو غدہ نے جب رسالہ خالص الاعتقاد دیکھا تو بے ساختہ دریافت کیا :-

این مجموعۃ فتاوی الامام احمد رضا البریلوی ؟

حاضرین نے بات سنی اَن سنی کر دی ——— الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور، اعظم گڑھ) کے استاد مولانا محمد یٰسین اختر الاعظمی کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پروفیسر موصوف سے

---

[۱] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ ج ۲، ص ۲۵۸ (مکتوب سید اسمٰعیل بن خلیل محررہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ بنام امام احمد رضا خاں)

ان کی قیام گاہ پر ملاقات کے لئے حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ امام احمد رضا سے کیسے متعارف ہوئے؟ جواباً پروفیسر موصوف نے فرمایا کہ وہ کسی سفر پر جا رہے تھے ان کے ہمسفر کے پاس فتاوٰی رضویہ تھا، میں نے ایک عربی فتوٰی پڑھ کر جو دیکھا تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ شخص کوئی بڑا عالم اور اپنے وقت کا زبردست فقیہ تھا۔ ؎۱

ہندوستان کے مشہور پارسی ماہرِ قانون اور مسلم پرسنل لا کے مصنف پروفیسر ملا ۱۹۳۶ء میں جے پور کے پارسی سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر کھمباٹا کے ہاں مہمان ہوئے، مسٹر کھمباٹا نے جے پور کے ایک اور ماہرِ قانون جج مولوی سید عبدالسلام خیال کو بھی اپنے ہاں مدعو کیا چنانچہ وہ اور ان کے صاحبزادگان کے اتالیق علامہ نور احمد قادری (جو اس وقت سفارتخانہ انڈونیشیا، اسلام آباد میں "مؤرخِ پاکستان" کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں) مسٹر کھمباٹا کے ہاں گئے۔

جج صاحب نے پروفیسر ملا سے تعارف کے بعد فقہ اسلام سے متعلق استفسارات کئے۔ پروفیسر ملا نے ہندوستان میں فقہ حنفی کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ کہا وہ علامہ نور احمد قادری کی زبانی سنیئے:-

"ہندوستان میں فقہِ حنفی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے میرے سامنے جج صاحب سے کہا کہ ہندوستان کا بھی بڑا کارنامہ ہے، فقہِ حنفیہ میں بہت کچھ لکھا گیا اور بالخصوص دو کتابیں تو بہت ہی بڑی لکھی گئیں، ایک فتاوٰی عالمگیری اور دوسری فتاوٰی رضویہ" ؎۲

پروفیسر ملا نے ایک استفسار کے جواب میں مزید کہا:-

؎۱ محمد مبین منظر اعظمی: امام احمد رضا، ارباب علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الٰہ آباد، ص ۱۹۱-۱۹۲ (ملخصاً)

نوٹ: سٹیٹن یونیورسٹی، ہالینڈ کے پروفیسر جے۔ ایم۔ ایس بلیان (شعبۂ علوم اسلامیہ) کتب فتاوٰی کا مطالعہ کر رہے ہیں، فتاوٰی رضویہ بھی ان کے زیر مطالعہ ہے۔ مسعود

؎۲ مکتوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ ۷ر جنوری ۱۹۸۱ء از اسلام آباد

"علم فقہ کے سلسلے میں مولانا سورتی علیہ سے گجرات میں اور مولانا امجد علی علیہ سے اجمیر شریف میں استفادہ کیا ہے۔" سلہ

(و)

علماء عرب میں امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کے مطالعہ کا بے حد اشتیاق پایا جاتا ہے ۸۰ برس پہلے جو ذوق و شوق تھا وہ آج بھی موجود ہے۔

حافظ کتب حرم سید اسمٰعیل بن خلیل، امام احمد رضا سے ردالمحتار پر ان کا عربی حاشیہ طلب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں :-

وتحریراتکم السنی علی حاشیۃ ابن عابدین
لایخفی جنابکم انی من المحتاجین الیہا

سلہ مولانا وصی احمد محدث سورتی ۱۸۵۲ء میں راندیر (ضلع سورت، بھارت) میں پیدا ہوئے، اکابرین وقت سے تحصیل علوم فرمائی، مختلف مدارس میں درس دیا، ۱۳۱۰ھ میں پیلی بھیت (بھارت) میں مدرسۃ الحدیث قائم کیا، علوم و فنون کے علاوہ چالیس سال تک درس حدیث دیا، ۸ جمادی الاخری ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء کو پیلی بھیت میں وصال فرمایا۔ سنن نسائی، جلالین شریف، مشکوٰۃ شریف پر حواشی کے علاوہ بہت سی تصانیف آپ سے یادگار ہیں۔ امام احمد رضا کے آپ سے نہایت مخلصانہ تعلقات تھے خواجہ رضی حیدر نے "تذکرہ محدث سورتی" کے عنوان سے آپ کی سوانح لکھی جو کراچی سے شائع ہو گئی ہے

سلہ مولانا امجد علی اعظمی، مشاہیر اہل سنت میں سے ہیں، آپ محدث سورتی کے شاگرد ہیں اور امام احمد رضا سے خلافت و اجازت حاصل ہے، دارالعلوم معینیہ عثمانیہ، اجمیر شریف میں آپ نے نام پیدا کیا، مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی آپ کو منتخب استادوں میں شمار کرتے تھے ۱۳۶۷ھ میں آپ نے وصال فرمایا، بہار شریعت اور مجموعۂ فتاویٰ کی چار مجلدات آپ سے یادگار ہیں۔
مسعود

سلہ مکتوب علامہ نور احمد قادری، مکتوبہ ۷ جنوری ۱۹۸۱ء، از اسلام آباد
مسعود

جعلکم اللہ من المحسنین [1]

" اور حضرت کو معلوم ہے کہ میں ان تحریرات کا محتاج ہوں جو آپنے حاشیۂ ابن عابدین پر افادہ فرمائے، اللہ تعالے آپ کو محسنین میں شامل فرمائے۔"

اور مولانا سید مامون البری مدنی، امام احمد رضا کی عربی مصنفات کے مطالعہ کا اشتیاق ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ونرجو ایضا من حضرتکم ان ترسلوا لنا بعضا من تالیفکم العربیۃ [2]

" آپ کی بارگاہ سے امید ہے کہ اپنی بعض تالیفات عربیہ ارسال فرمائینگے۔"

علماء عرب کے مندرجہ بالا تاثرات کو پڑھ کر اور ان کے ذوق و شوق دیکھ کر بہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ امام احمد رضا کی عربی تصنیفات کو جلد از جلد منظر عام پہ لایا جائے خصوصاً وہ جن کا تعلق علم حدیث اور علم فقہ سے ہے، نیز یہ بھی ضروری ہے کہ عالم اسلام کے کسی جامعہ کے فاضل امام احمد رضا کی فقاہت پر عربی میں ایک تحقیقی مقالہ پیش کریں تاکہ یہ عبقری عصر عالم آشکار ہو [3]

---

[1] مکتوب سید اسمٰعیل بن خلیل، محررہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ بنام امام احمد رضا۔

[2] مکتوب سید مامون البری مدنی، محررہ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ، بنام احمد رضا

[3] (۱) ۱۹۷۰ء میں مولانا ارشد القادری (سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن، بریڈ فورڈ، انگلستان) نے اطلاع دی تھی کہ مولانا حسن رضا خاں، پٹنہ یونیورسٹی (بھارت) سے امام احمد رضا کی فقاہت پہ ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں، بعد ۱۹۷۹ء میں خود مولانا حسن رضا خاں کے مکتوب سے معلوم ہوا کہ ان کو ڈگری مل گئی ہے، حال ہی میں محمد آباد گوہنہ (اعظم گڑھ، بھارت) سے مولانا محمد احمد مصباحی نے اطلاع دی کہ یہ مقالہ اسلامک پبلی کیشنز سینٹر، پٹنہ نے شائع کر دیا ہے، مولانائے موصوف نے ازراہ عنایت اس کی ایک جلد بھی ارسال فرمائی۔ یہ جلد بڑے سائز کے ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور عنوان ہے فقیہ اسلام

(بقیہ صفحہ آئندہ)

مقامِ امام احمد رضا

بلاشبہ علم و فضل میں امام احمد رضا کا ان کے معاصرین میں کوئی ہم پلہ نہ تھا، اگر کوئی محقق بغیر کسی تعصب و تنگدلی کے معاصرین کے آثارِ علمیہ اور امام احمد رضا کے آثارِ علمیہ کا تقابلی مطالعہ کریں تو یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ امام احمد رضا کا ان کے عہد میں کوئی ثانی نہ تھا اور پھر کثرتِ علوم پر امام احمد رضا کو جو عبور اور مہارت حاصل تھی اس کی نظیر اُن کے عہد میں کیا، آج بھی شاذ ہی نظر آتی ہے۔

علمائے حرمین شریفین میں نہ صرف علمی حیثیت سے بلکہ شخصی حیثیت سے بھی امام احمد رضا کا پایہ بہت بلند تھا جس کا اندازہ اُن سنداتِ اجازتِ حدیث و بیعت سے ہوتا ہے جو امام احمد رضا نے علمائے حرمین کو جاری کیں اور ان مکتوبات سے جو علمائے حرمین نے آپ کو بھیجے[1] نیز خود امام احمد رضا کے ملفوظات[2] ان کے

—— اس میں شک نہیں کہ یہ مقالہ نہایت ہی وقیع ہے اور قابلِ مطالعہ، خصوصاً ان حضرات کے لئے جو امام احمد رضا کی فقاہت اور علمیت سے باخبر نہیں۔ مسعود

مفتی سید شجاعت علی قادری (دار العلوم نعیمیہ کراچی) نے مجدد الامۃ کے نام سے امام احمد رضا کے عنوان سے ایک نہایت ہی وقیع مقالہ عربی زبان میں لکھا ہے جو ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گیا ہے، اس مقالے میں امام احمد رضا کی زندگی اور فکر سے متعلق تقریباً تمام پہلوؤں پر جامعیت کے ساتھ بحث کی گئی ہے، بلاشبہ عربی زبان میں امام احمد رضا پر یہ پہلی کامیاب تصنیف ہے لیکن اس کے بعد ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کے ہر پہلو پر مدلل و مستند تصانیف پیش کی جائیں، ان کی زندگی ایک بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ مسعود

[1] حامد رضا خاں: الاجازات المتینہ، مشمولہ رسائلِ رضویہ، ج ۲، ص ۲۵۶-۲۶۷

[2] احمد رضا خاں: الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی، ص ۲ تا ۱۴

صاحبزادے کی نگارشات[1] اور علمائے عرب کی تصدیقات سے کے مطالعے سے بھی ہوتا ہے[2]۔ حافظ کتب الحرم شیخ اسمٰعیل بن سید خلیل نے تو یہاں تک کہہ دیا :۔

(ا) بل اقول لو قیل فی حقہ انہ مجدد ھذا القرن لکان حقا وصدقا[3]

"بلکہ میں کہتا ہوں کہ اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو بیشک یہ بات سچی و صحیح ہو۔"

اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری احمدی دردیری مدنی فرماتے ہیں :۔

(ب) امام الائمۃ المجدد لھذہ الامۃ[4]

"اماموں کے امام اور اس امتِ مسلمہ کے مجدد"

مجددِ امت شخصی اور علمی دونوں خوبیوں کا جامع ہوتا ہے تو مندرجہ بالا اقتباسات امام احمد رضا کی جامعیتِ کاملہ کے آئینہ دار ہیں ——— مجددِ وقت اپنے عہد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور چہار دانگِ عالم میں اس کا شہرہ ہوتا ہے ——— آیئے دیکھیں مولانا سید مامون البری مدنی کیا فرماتے ہیں :

(ج) فھو الحقیق بان یقال انہ فی عصرہ اوحد کیف و فضلہ اشھر من نار علی علم[5]

" وہ اس لائق ہیں کہ کہا جائے کہ ان جیسا ان کے زمانے میں کوئی نہیں کیونکہ ان کا فضل و کمال اس آگ سے زیادہ مشہور ہے

---

[1] حامد رضا خاں : کفل الفقیہ الفاہم ، مطبوعہ لاہور ، ص ۴ تا ۸

[2] احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ ، ج ۲ (۱۳۹۳ھ) ، ج ۲ (۱۳۹۶ھ) ، مطبوعہ لاہور

[3] احمد رضا خاں : حسام الحرمین ، مطبوعہ لاہور ، ص ۵

[4] احمد رضا خاں : الدولۃ المکیہ ، مطبوعہ کراچی ، ص ۲۶۴

[5] مکتوب سید مامون البری مدنی ، رسائل رضویہ ، ج ۲ ، ص ۱۳۶

جو پہاڑ کی چوٹی پر جلائی جاتی ہے ۔"

اور مولانا فضل الحق مکی، امام احمد رضا کے تعمق و تفکر اور دلائل و براہین کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں :۔

(د) الدالة على رسوخ علوم المؤلف العالم العلامة الفهامة الذى هو فى الاعيان بمنزلة العين فى الانسان [1]

" یہ جوابات بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ، فاضل فہامہ ہے اور عمائد میں ایسا ہے جیسے بدن میں آنکھ "

واقعی مجدد عصر کی حیثیت اپنے اعیان و اقران میں ایسی ہی ہوتی ہے جیسے جسم انسان میں آنکھ بلکہ "انسان" کی مناسبت سے یہ کہا جائے کہ آنکھ کی پتلی تو زیادہ مناسب ہوگا ۔

اجلۂ علماء حرمین شریفین امام احمد رضا کی جو قدر و منزلت کرتے تھے اس کا کچھ اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے ۔

(ا) مکہ معظمہ میں شیخ الخطباء، کبیر العلماء مولانا شیخ احمد ابو الخیر میرداد ضعیفی کی وجہ سے امام احمد رضا کے پاس نہ آسکے چنانچہ انہوں نے یاد فرمایا اور امام احمد رضا کی زبانی رسالہ الدولۃ المکیہ سماعت فرمایا، رخصت ہوتے وقت امام احمد رضا نے ان کے زانوئے مبارک کو ہاتھ لگایا تو بے ساختہ ارشاد فرمایا :۔

انا اقبل ارجلكم انا اقبل نعالكم [2]

" ہم آپ کے پیروں کو بوسہ دیں، ہم آپکی جوتیوں کو چومیں ۔"

(ب) ۱۳۲۴ھ میں مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل امام احمد رضا نے

---

[1] احمد رضا خاں : رسائل رضویہ ، ج ۱ ، ص ۱۳۶

[2] احمد رضا خاں : الملفوظ ، ج ۱ ، ص ۱۰

دورانِ زیارتِ روضۂ انور میں یہ جملہ ارشاد فرمایا :-

" روضۂ انور پر ایک نگاہ پڑجائے پھر دم نکل آئے " ؎۱

اس وقت سابق قاضی مکہ معظمہ شیخ صالح کمال موجود تھے، یہ سنتے ہی بے ساختہ

انہوں نے فرمایا :-

نعود ثم نعود ثم نعود ثم تسکون ؎۲

" ہرگز نہیں، روضۂ انور حاضر ہوکر پھر حاضر ہو، پھر حاضر ہو، پھر

مدینہ طیبہ میں وفات نصیب ہو "

(ج) مولانا محمد کریم اللہ مہاجر مدنی اپنی عینی شہادت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

انی مقیم بالمدینۃ الامینۃ ممتد سنین

ویاتیہا من الھند الوف من العٰلمین فیھم

علماء وصلحاء واتقیاء رأیتھم یدورون

فی سکک البلد لایلتفت الیھم من اھلہ

وأری العلماء والکبار العظماء الیک مھرعین

وبالاجلال مسرعین ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ

من یشاء ؎۳

" میں سالہا سال سے مدینہ منورہ میں رہتا ہوں، ہندوستان سے

ہزاروں انسان آتے ہیں، ان میں علماء، صلحاء، اتقیاء سب ہوتے ہیں،

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں، کوئی

ان کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھتا لیکن ان کی مقبولیت کی عجب شان

۱۔ مصطفیٰ رضا خاں : الملفوظ ، ج ۲ ، ص ۲۳

۲۔ ایضاً : ص ۲۳

۳۔ احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ ، ص ۲۵۴

دیکھتا ہوں کہ بڑے بڑے علماء و بزرگ آپ کی طرف دوڑے چلے آرہے ہیں اور تعظیم بجالانے میں جلدی کر رہے ہیں۔"

امام احمد رضا کی محبوبیت اور مرجعیت کا جو اُس وقت عالم تھا، اس کے کچھ آثار اب بھی نظر آتے ہیں ——— آیئے مولانا غلام مصطفےٰ (مدرس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم، راجشاہی، بنگلہ دیش) کی زبانی سنیئے :-

(الف) ۱۹۶۰ء میں حج بیت اللہ شریف کے موقع پر چند رفیقوں کے ساتھ مولانا سید محمد علوی (مکہ معظمہ) کے در دولت پر حاضر ہوئے جب اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا :-

نحن تلامیذ تلامیذ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان البریلوی رحمۃ اللہ علیہ [۱]

تو سید محمد علوی سروقد کھڑے ہو گئے اور ایک ایک سے معانقہ و مصافحہ کیا اور پھر فرمایا :-

نحن نعرفہ بتصنیفاتہ وتالیفاتہ حبہ علامۃ السنۃ و بغضہ علامۃ البدعۃ [۲]

" ہم امام احمد رضا کو ان کی تصانیف اور تالیفات کے ذریعہ جانتے ہیں، ان سے محبت سنت کی علامت ہے اور ان سے بغض بدعت کی نشانی ہے "

(ب) اسی طرح مولانا غلام مصطفےٰ اپنے رفقاء کے ساتھ عمر رسیدہ بزرگ علامہ شیخ محمد مغربی الجزائری سے ملے اور ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ بھی اٹھ کر

[۱،۲] غلام مصطفےٰ : سفرنامہ حرمین طیبین (بنگلہ دیش) مطبوعہ ۱۹۶۰ء، ص ۶۶

بدرالدین احمد رضوی : سوانح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، مطبوعہ لاہور، ص ۱۹۰

ایک ایک سے بغلگیر ہوئے اور مصافحہ کیا اور فرمایا :۔

" حضرتِ علامہ فاضلِ بریلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) میرے جد اور میرے دوست تھے، ہم آج بھی ان کے علم وفضل کے مداح ہیں اور ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں " [۱]

(ج) ۸۰ سالہ بزرگ مولانا عبدالرحمٰن سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے امام احمد رضا کے تبرکات دکھائے جو اُن کے پاس محفوظ تھے اور فرمایا :۔

" میں اس وقت چھوٹا تھا اور ذی ہوش تھا، مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ علمائے حرم شریف جب اعلیٰ حضرت سے ملتے تو ان کی دست بوسی کرتے اور اتنا احترام فرماتے کہ میں نے اتنا احترام کسی ہندوستانی عالم کا نہیں دیکھا " [۲]



امام احمد رضا کے علمی آثار

(۱)

امام احمد رضا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تدقیق کے میدان میں معاصرین و متاخرین پر گوئے سبقت لے گئے ہیں، ان کی مختصر سے مختصر تحریر بھی گنجینۂ علم و عرفان ہے۔ ان کا ہر فتویٰ ایک تحقیقی مقالہ کا حکم رکھتا ہے۔ ان کے فتوے (جو بارہ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہیں) اگر ایک ایک کر کے جدید تدوینی تکنیک کے مطابق مدوّن کئے جائیں تو اپنے موضوع پر بہترین تحقیقی مقالات شمار کئے جا سکتے

---

[۱] ایضاً : ص ۷، و سوانح اعلیٰ حضرت، ص ۳۰۰

[۲] ایضاً : ص ۴۷، و ایضاً، ص ۳۰۲

ہیں جن کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہوں۔

امام احمد رضا کا ایک فتویٰ مسمی بنام تاریخی شرح المطالب فی مبحث ابیطالب (۱۳۱۶ھ) ہے، یہ مشتمل ہے ۱۰۵ صفحات پر مشتمل ہوگا مگر اس میں ۱۳۰ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس دور میں جبکہ تحقیق کے اعلیٰ معیار قائم ہو چکے ہیں اتنے مختصر مقالے میں اس قدر حوالے شاذ ہی نظر آتے ہیں۔

یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ امام احمد رضا نے تحقیق کا یہ اعلیٰ معیار اس وقت قائم کیا جبکہ کم از کم ہندوستان میں ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں، امام احمد رضا کی ہر تصنیف، ہر تالیف، ہر فتویٰ، ہر رسالہ، ہر تحریر اعلیٰ ترین تحقیق کا نمونہ ہے ان کا وجودِ مسعود عالمِ اسلام بالخصوص پاک و ہند کے لئے باعثِ فخر ہے۔

(ب)

امام احمد رضا کی کثیر تصانیف ان کی تبحر علمی، قوتِ حافظہ اور سرعتِ تحریر کی مرہونِ منت ہیں۔ تبحر علمی اور قوتِ حافظہ کا حال تو آپ اوپر پڑھ چکے، سرعتِ تحریر کا یہ حال تھا کہ ایک دو روز کے اندر اندر نہایت اعلیٰ درجہ کے تحقیقی رسالے لکھ لیا کرتے تھے جو عام حالات میں ایک ماہ سے کم مدت میں نہ لکھے جائیں چنانچہ جب ۱۳۲۶ھ میں ۲۸ سوالات پر امام احمد رضا کا فتویٰ علماءِ حرمین کے سامنے پیش ہوا اور ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ صرف دو راتوں کی تخلیق ہے تو وہ حیران رہ گئے چنانچہ مولانا اخوند جان بخاری مجاورِ حرمین اس فتوے پر تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

الا یسری الی ھذہ العجالۃ النافعۃ فانھا وان امکن تحریرھا من غیر المؤلف الالمعی النحریر لکنھا مما یستبعد اتمامھا فیما ذکرہ من زمان قصیر [1]

---

[1] احمد رضا خاں: رسائلِ رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور، ص ۱۵۰

"کیا اس مفید رسالے کو نہیں دیکھتے، محال ہے کہ ذکی الطبع اور ماہر علوم مصنف (امام احمد رضا) کے علاوہ کوئی لکھ سکے، مگر یہ بات بعید ہے کہ اتنی مختصر مدت میں کوئی ایسا رسالہ مکمل کر سکے"۔

اور اسی رسالے پر کیا منحصر ہے تقریباً ہر تحریر مختصر سے مختصر وقت میں تخلیق کی گئی ——— مثلاً الدولۃ المکیہ ساڑھے آٹھ گھنٹے میں[1] مکمل ہوئی اور کفل الفقیہ الفاہم دو دن[2] میں مکمل ہوئی۔

(ج)

امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد کے بارے میں مختلف زمانوں میں مختلف حضرات نے مختلف تعداد لکھی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تصانیف میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اور ہر آنے والا لمحہ ایک نئی تصنیف کا پیغام لے کر آتا ——— مولانا رحمٰن علی نے ۱۳۰۵ھ میں اپنی کتاب تذکرہ علمائے ہند (فارسی) مرتب کی، اس میں امام احمد رضا کی تصانیف کے بارے میں لکھا ہے:۔

تصانیفِ وے تا ایں زماں ہفتاد و پنج مجلد رسیدہ اند[3]

---

[1] ۲۶ اور ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ

[2] ۲۱ اور ۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ

[3] رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ، ص ۱۸

نوٹ:۔ ۱۳۵۷ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی نے حیاتِ اعلیٰ حضرت مرتب کی اس میں مولانا رحمان علی کا ذکر کرتے ہوئے مولانائے موصوف لکھتے ہیں:۔

"مصنفِ تذکرۂ علمائے ہند کے علم کے مطابق اس زمانے کی تصانیف ہیں درحقیقت اعلیٰحضرت کی تصانیف چھ سو سے زائد ہیں جن کا مفصل بیان حیاتِ اعلیٰ حضرت، جلد دوم میں آتا ہے"

(حیاتِ اعلیٰحضرت، ج۱، مطبوعہ کراچی، ص ۱۳)

امام احمد رضا نے ۱۳۲۴ھ میں علمائے حرمین کو سندات اجازت جاری کی تھیں پہلی اور دوسری سند میں امام احمد رضا نے اپنی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ تحریر فرمائی ہے نیز لکھا ہے کہ فتاویٰ سے العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ کی سات ... جلدیں مکمل ہو چکی ہیں ۔ [1]

محرم ۱۳۲۷ھ میں امام احمد رضا کے خلیفہ مولوی ظفر الدین رضوی سے مولانا عبد الجبار حیدر آبادی کی فرمائش پر ایک رسالہ مرتب کیا تھا جس کا عنوان تھا :

المجمل المعدد لتالیفات المجدد (۱۳۲۷ھ)

یہ رسالہ مطبع حنفیہ، پٹنہ غالباً سنہ مذکورہ ہی میں شائع ہوا ، اس میں پچاس علوم و فنون پر امام احمد رضا کی ۳۵۰ تصانیف کا ذکر ہے ، جن میں ۱۰۰ عربی میں ہیں ، ۲۷ فارسی میں اور ۲۲۳ اردو میں ۔

مولوی ظفر الدین رضوی نے رسالہ کے آغاز میں یہ صراحت کی ہے :-

" یہ مجموعہ مع ذیل بعض تالیفات اصحاب و احباب محرم ۱۳۲۷ھ تک ساڑھے تین سو تصنیفیں ہیں ، میں نہیں کہتا کہ سب اسی قدر ہیں بلکہ یہ صرف وہ ہیں جو اس وقت کے استقرار میں میرے پیش نظر ہیں بفضل خدا سے امید واثق ہے کہ اگر تفحص تام اور تمام قدیم و جدید بستوں پر نظر عام کی جائے تو کم از کم پچاس رسالے اور نکلیں گے ۔ " [2]

جب یہ رسالہ دوبارہ ۱۳۹۴ھ میں لاہور سے شائع ہوا تو مولوی محمود احمد قادری (استاد مدرسہ احسن المدارس قدیم ، کانپور) نے حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلس رضا ، لاہور) کو لکھا :-

---

[1] احمد رضا خان : رسائل رضویہ ، ج ۲ ، مطبوعہ لاہور ، ص ۲۷۲ ، ۳۳۴

[2] ظفر الدین رضوی : المجمل المعدد لتالیفات المجدد (۱۳۲۷ھ) ، مطبوعہ پٹنہ ، ص ۴

"مجھے آپ نے پہلے باخبر نہیں فرمایا ورنہ میں المجمل المعدد کو المجمل المفصل کر دیتا، اعلیٰ حضرت قبلہ کی تصانیف مطبوعہ کی پوری تعداد خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف (انڈیا) میں محفوظ ہے، مولانا مختار الدین (صدر شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کے کتب خانے میں کچھ مخطوطات اور کچھ مطبوعات ضرور موجود ہیں۔" [۱]

۱۳۹۶ھ میں ماہنامہ المیزان، (بمبئی) کا شاندار امام احمد رضا نمبر شائع ہوا، اس میں پچاس سے زیادہ علوم پر امام احمد رضا کی ۵۴۸ کتابوں کے نام اور دوسری تفصیلات سامنے آئی ہیں [۲]، انہیں تفصیلات کو پاکستان سے شائع ہونے والی ایک ضخیم کتاب انوارِ رضا میں بھی پیش کیا گیا ہے [۳]

امام احمد رضا کے شہزادے مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں کے تلمیذِ رشید علامہ مفتی محمد اعجاز ولی قادری رضوی نے امام احمد رضا کی تصانیف کی تعداد ۱۰۰۰ لکھی ہے، انہوں نے لکھا ہے:

صاحب التصانیف العالیۃ و التالیفات الباھرۃ التی بلغت اعدادھا فوق الالف [۴]

اور مولوی محمود احمد رضوی قادری (تلمیذ ڈاکٹر مختار الدین آرزو ابن مولوی ظفر الدین

---

[۱] مکتوب مولانا محمود احمد قادری، محررہ ۱۷ فروری ۱۹۷۵ء، بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری

[۲] المیزان (بمبئی) امام احمد رضا نمبر ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ، ص ۳۰۶-۳۲۷

[۳] انوارِ رضا (لاہور) مطبوعہ ۱۳۹۶ھ ص ۳۲۸-۳۴۰

نوٹ: مفتی شجاعت علی قادری نے اپنی تالیف مجدد الامہ (مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ) کے ص ۱۹۳ تا ۲۰۶ امام احمد رضا کی ۶۴۳ کتابوں کی تفصیلات دی ہیں۔ مسعود

[۴] فضل رسول بدایونی: المعتقد المنتقد (۱۲۷۰ھ) مع تعلیقات امام احمد رضا، المعتمد المستند (۱۳۲۰ھ) مطبوعہ لاہور ص ۲۹۶ (ضمیمہ از محمد اعجاز ولی خاں)

رضوی خلیفۂ امام احمد رضا) نے لکھا ہے :-

" آپ نے گیارہ برس کی عمر میں ہدایۃ النحو کی شرح لکھی یہ آپکی پہلی تصنیف ہے، اس کے بعد ایک ہزار کتابیں پچاس موضوعات پر تحریر فرمائیں " [۱]

بہرکیف امام احمد رضا کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے، امام احمد رضا کی بہت سی تصانیف تو ابتک شائع بھی نہیں ہوسکیں، چنانچہ دارالعلوم منظر اسلام (بریلی) میں موجود ۴۳ علوم پر ۲۵۰ قلمی کتابوں کی ایک فہرست ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) میں شائع ہوئی تھی [۲]

امام احمد رضا کی تصانیف کی ایک جامع فہرست مبارک پور (اعظم گڑھ، انڈیا) میں مکمل کی گئی ہے۔ دارالعلوم اشرفیہ کے استاد مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی اپنی تالیف میں تحریر فرماتے ہیں :-

" فاضلِ بریلوی کی تصانیف کی تفصیلی فہرست پوری تحقیق اور تلاش و جستجو کے بعد مولانا عبدالمبین نعمانی صاحب نے مرتب فرمائی ہے جو المجمع الاسلامی (مبارک پور) کے زیرِ اہتمام منظرِ عام پر آئیگی " [۳]

(۵)

امام احمد رضا کی بہت سی کتابیں پاکستان و ہندوستان میں چھپی ہیں مگر زبانِ عربی میں سرِدست مندرجہ ذیل کتابیں دستیاب ہوسکتی ہیں :-

۱- الفضل الموہبی فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (۱۳۱۳ھ) ، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

---

[۱] محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہلسنت ، مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ، ص ۴۶

[۲] ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی) شمارے اکتوبر و دسمبر ۱۹۶۱ء

[۳] محمد یٰسین اختر : امام احمد رضا اربابِ علم و دانش کی نظر میں ، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۹۷ھ ، حاشیہ ، ص ۴۲

(مرتبہ مولانا افتخار احمد قادری)

۲۔ فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

۳۔ المستند المعتمد (۱۳۲۰ھ)، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

۴ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ)، مطبوعہ کراچی

۵۔ کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور

۶۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

۷۔ الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

۸۔ اجلی الاعلام بان الفتوی مطلقاً علی قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۶ھ

۹۔ جد الممتار حاشیہ ردالمحتار (زیر طبع ۱۳۲۴ھ)، حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ھ

زبانِ عربی میں امام احمد رضا کی ۲۰۰ کتابوں میں سے یہ چند دستیاب ہیں۔
آخری کتاب جد الممتار کے بارے میں امام احمد رضا نے لکھا ہے :-

ارجوان لو جردت تعلیقاتی من ھو امشہ
بلغت مجلدین مع ان فیہا ما ھی ایماءات
وحوالات علی اسفاری او علی فتاوی
او تحریراتی ؎۱

"مجھے امید ہے کہ اگر انہیں کتاب سے الگ کر دیا جائے تو
دو جلدوں سے بڑھ جائیں گے حالانکہ ان میں اپنی دوسری کتابوں،
اپنے فتاوے اور اپنی تحریرات کا حوالہ دے کر اشارات بھی
کئے گئے ہیں"۔

مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی نے اپنے مکتوب المحررہ ۶ اپریل ۱۳۷۹ھ/
۱۹۵۹ء) میں یہ خبر دی ہے کہ جد الممتار حیدرآباد دکن میں چھپ رہی ہے۔

؎۱ احمد رضا خاں : رسائلِ رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور، ص ۳۰۸

شک نہیں کہ یہ حاشیہ قابلِ مطالعہ ہوگا کیونکہ خود امام احمد رضا نے اس کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے، اس کے علاوہ علماءِ عرب نے اس کے مطالعہ کا شوق و ذوق ظاہر کیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔

امام احمد رضا پر کام کی رفتار

(ل)

امام احمد رضا کی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت اس امر کی متقضی ہے کہ عالمِ اسلام کی جامعات میں اس کی طرف پوری توجہ دی جائے اور محققین مختلف پہلوؤں پہ تحقیقی مقالات قلمبند کریں —— اب تک جو کام ہوا ہے وہ ناکافی ہے —— اردو میں تو پھر بھی بہت کچھ ہو گیا، عربی اور انگریزی میں تحقیق و تلاش کی مزید ضرورت ہے۔ امام احمد رضا کی زندگی میں اور اس کے بعد بھی غیر منقسم ہندوستان کے صوبہ جات یو۔ پی، بہار، بنگال، پنجاب وغیرہ میں کام ہوتا رہا —— تقریباً نصف صدی بعد لاہور میں حکیم محمد موسےٰ امرتسری کی سرپرستی میں مرکزی مجلسِ رضا قائم ہوئی، ۱۹۶۸ء سے اس نے اپنی مساعی کو تیز تر کر دیا اور امام احمد رضا پر اردو میں بہت سے علمی مقالات شائع کر کے علمی حلقوں میں امام احمد رضا کو متعارف کرایا، عربی اور انگریزی میں بھی ایک دو رسالے شائع کئے گئے اور ہنوز سلسلہ اشاعت جاری ہے —— ایک نہایت اہم کام امام احمد رضا کے تلمیذِ رشید سید محمد محدث کچھوچھوی کے فرزندِ ارجمند و جانشین مولانا سید محمد جیلانی (مدیر ماہنامہ المیزان، بمبئی) نے ہندوستان میں یہ کیا کہ مارچ ۱۹۷۶ء / ۱۳۹۶ھ میں ۶۴۲ صفحات پہ مشتمل المیزان کا ایک ضخیم امام احمد رضا نمبر شائع کیا جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر مختلف فضلاء نے اردو میں ۷۷ مقالات پیش کئے ہیں —— دوسرا اہم کام

پاکستان میں یہ ہوا کہ امام احمد رضا کے خلیفہ حضرت سید ابوالبرکات سید احمد دم ۱۳۹۸ھ کی سرپرستی میں قائم ہونے والے علمی ادارے شرکت حنفیہ لمیٹڈ (لاہور) سے انوارِ رضا کے نام سے ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم مجموعہ مقالات (۱۳۹۶ھ) شائع کیا۔ مقالات کی تعداد ۶۰ ہے۔ اس کے علاوہ اور حضرات نے بھی کام کیا ہے[۱]، مثلاً پاکستان میں مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری، مفتی سید شجاعت علی قادری، جناب محمد صادق قصوری اور مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے امام احمد رضا پر اردو میں قابلِ قدر کام کیا ہے[۲]، ہندوستان میں مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی اور مولانا افتخار احمد قادری نے بھی کام کیا ہے[۳]

(ب)

عربی میں غالباً سب سے پہلے ازہر یونیورسٹی (قاہرہ) کے پروفیسر ڈاکٹر محی الدین الوائی

---

[۱] (ا) ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے امام احمد رضا پر کتابیں کے عنوان سے ایک مقالہ مرتب کیا ہے جو انوارِ رضا (ص ۳۴۹-۳۵۲) میں شامل ہے۔ اس میں انہوں نے امام احمد رضا سے متعلق بعض مقالوں اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کی ہے۔ مسعود

(ب) راقم بھی حیاتِ امام احمد رضا کے عنوان سے ایک مبسوط سوانح مرتب کر رہا ہے اور اس سلسلے میں تقریباً ۵۰۰ کتب و رسائل اور اخبارات جمع کئے ہیں۔ مسعود

[۲] جناب محمد صادق قصوری نے خلفائے اعلیٰ حضرت کے نام سے دو جلدیں مرتب کی ہیں، اسی طرح مولانا محمد مرید احمد چشتی سیالوی نے پاکستان و ہندوستان کے ممتاز فضلاء کے تاثرات کو دو جلدوں میں جمع کیا ہے۔ یہ سارا مواد مرکزی مجلسِ رضا، لاہور میں منتظرِ طباعت ہے۔

[۳] مولانا محمد یٰسین اختر اعظمی نے امام احمد رضا ارباب علم و دانش کی نظر میں کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو ۱۳۹۶ھ میں الہ آباد سے طبع ہو کر مبارک پور (انڈیا) سے شائع ہو گئی ہے
مولانا افتخار احمد قادری نے امام احمد رضا کا رسالہ الفضل الموہبی، عربی میں منتقل کیا ہے، یہ رسالہ ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔ مسعود

نے مسلکاً اہلِ حدیث ہوتے امام احمد رضا پر ایک دقیع مقالہ لکھا جو مشہور جریدہ صوت الشرق (قاہرہ) کے فروری ۱۹۷۰ء کے شمارے میں شائع ہوا —— جزوی طور پر مفتی محمد اعجاز ولی خاں نے المستند المعتمد، مطبوعہ لاہور میں امام احمد رضا کے حالات قلمبند کئے ہیں (ص ۲۶۵، ۲۷۴)، اسی طرح مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے اجلی الاعلام مطبوعہ استانبول ۱۹۷۵ء میں امام احمد رضا کے مختصر حالات لکھے ہیں (ص ۲-۴) —— اور غالباً مولانا افتخار احمد قادری نے بھی امام احمد رضا کے معتبر رسالے الفضل الموہبی، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۷ء میں بھی کچھ حالات قلمبند کیے ہیں —— لیکن عربی زبان میں امام احمد رضا پر سب سے اہم کام مفتی سید شجاعت علی قادری نے کیا ہے، انہوں نے مجدد الامۃ کے نام سے ۲۱۸ صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی ہے جس میں امام احمد رضا کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، یہ کتاب ۱۳۹۹ھ میں کراچی سے شائع ہو گئی ہے، موصوف ہی نے ۱۳۹۲ھ سے قبل امام احمد رضا پر عربی میں ایک مقالہ بعنوان الاستاذ احمد رضا خاں بین الفقہاء والاصولیین تحریر فرمایا تھا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جب امام احمد رضا کی عظیم شخصیت کی طرف نظر جاتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ عربی زبان میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

مولانا محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری مظہری نے امام احمد رضا کے بعض اردو اور عربی رسالوں کو یکجا کر کے رسائلِ رضویہ کے نام سے دو جلدوں میں مرتب کیا ہے، یہ دونوں جلدیں بالترتیب ۱۳۹۴ھ اور ۱۳۹۶ھ میں لاہور سے شائع ہو چکی ہیں، مفتی سید شجاعت علی قادری نے بھی امام احمد رضا کے بعض اردو رسائل کو مجموعہ رسائلِ اعلیحضرت کے نام سے تین حصوں میں مرتب کیا ہے، یہ تمام حصے بالترتیب ۱۳۹۳ھ، ۱۳۹۵ھ میں کراچی سے شائع ہو چکے ہیں۔

(۷۰)

انگریزی میں امام احمد رضا پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا، راقم الحروف نے ایک مختصر تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو لاہور سے ۱۹۷۶ء میں شائع ہو گیا ہے —— مغربی دنیا کو

امام احمد رضا کے متعلق کچھ نہیں معلوم ۔ ۱۹۷۳ء میں لیڈن یونیورسٹی (ہالینڈ) کے شعبۂ علوم اسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر جے ۔ ایم ۔ ایس بلیان کو امام احمد رضا کے بارے میں خط لکھا تو انہوں نے جواباً لکھا :۔ (ترجمہ)

"مجھے یہ اعتراف ہے کہ میں احمد رضا خاں کے نام تک سے واقف نہیں ۔" [1]

تعجب ہے کہ شعبۂ اسلامیہ کا کہنہ مشق اور جہاندیدہ استاد امام احمد رضا سے بے خبر ہے ، اس کی اس بے خبری نے راقم کو انگریزی میں مقالہ پیش کرنے کی طرف متوجہ کیا ——— ۱۹۷۶ء میں پروفیسر موصوف کو جب یہ مقالہ بھیجا گیا تو انہوں نے لکھا :۔ (ترجمہ)

" بلاشبہ یہ بات تعجب خیز ہے کہ ڈبلیو ۔ سی ۔ اسمتھ کی کتاب ماڈرن اسلام اِن انڈیا اور ایم مجیب کی کتاب دی انڈین مسلمز میں امام احمد رضا خاں کا ذکر نہیں کیا گیا ، بالعموم بریلوی تحریک کی طرف کم توجہ دی گئی ہے اور اس سلسلے میں ابھی بہت کچھ تحقیق کرنا ہے ۔" [2]

پروفیسر موصوف ایک دوسرے خط میں مغربی فضلاء کی بے خبری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔ (ترجمہ)

" یقیناً ابھی اس سلسلے میں بہت کچھ تحقیق کرنی ہے اور یہ بات قابلِ افسوس ہے کہ برِصغیر پاک و ہند میں اسلام کے بارے میں جو پیش رفت ہوئی ہے ہمارے مغربی فضلاء و محققین عام طور پر اسے نظر انداز کر دیتے ہیں ——— میرے ملک (ہالینڈ) میں مصر کی طرف عام توجہ مرکوز ہے جبکہ آپ کے ملک پر ابھی تحقیقات نہ ہو سکیں ۔" [3]

---

[1] مکتوب انگریزی محررہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۳ء از لیڈن (ہالینڈ)

[2] مکتوب انگریزی محررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء از لیڈن (ہالینڈ)

[3] مکتوب انگریزی محررہ ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء از لیڈن (ہالینڈ)

کیلیفورنیا یونیورسٹی (برکلے، امریکہ) کے شعبۂ تاریخ کی فاضلہ ڈاکٹر باربرا مٹکاف نے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے :-

THE REFORMIST ULEMA:
MUSLIM RELIGIOUS LEADERSHIP
IN INDIA 1860 — 1900 (BERKELEY, 1974).

اس مقالے کے آٹھویں باب میں امام احمد رضا اور آپ کے مسلک کے بارے میں اظہارِ خیال کیا ہے جو ۱۹ صفحات پر پھیلا ہوا ہے، مقالے کا یہ حصہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری (صدر مرکزی مجلسِ رضا، لاہور) کی وساطت سے جنوری ۱۹۷۹ء میں راقم کی نظر سے گذرا، فاضلہ موصوفہ نے محنت تو کی ہے مگر ضروری مواد کی کمی کی وجہ سے وہ موضوع کا حق ادا نہ کر سکیں، راقم نے بعض سفارشات لکھ کر بھیجی ہیں؛ امید ہے کہ وہ ان کی روشنی میں اپنے مقالے کے اس حصے میں ضروری ترمیم و اضافہ کر لیں گی ——— جناب غلام سرور صاحب (صدر المنتظر الباکستانیہ للدعوۃ الاسلامیہ، لاہور) نے راقم کو لکھا تھا کہ وہ امام احمد رضا پر انگریزی میں ایک مبسوط مقالہ لکھنا چاہتے ہیں [۱]

(د)

ملتِ اسلامیہ اور علم اسلام پر امام احمد رضا کے بے شمار احسانات ہیں خصوصاً دنیائے عرب پر، چودھویں صدی ہجری میں جزیرۃ العرب میں شاید ہی کوئی ایسا عبقری پیدا ہوا ہو جس نے اپنے پیچھے (۸۰۰ فارسی اور اردو کتب و رسائل کے علاوہ ۲۰۰ عربی کتب و رسائل یادگار چھوڑے ہوں، ہاں یہ فخر امام احمد رضا کو حاصل ہے ——— وہ ہندی ہونے ہوتے عربی تھے ——— اگر یہ امام و ذہنت جزیرۃ العرب میں پیدا ہوتا تو آج اس کی شہرت اقصائے عرب سے نکل کر اقصائے عالم

---

[۱] مکتوب محررہ ۲۸ مارچ ۱۹۷۹ء

میں پھیل چکی ہوتی مگر وہ غلام ہندوستان میں پیدا ہوا اور اس کے جرت انگیز علمی کارنامے غلامی کے ماحول میں ذب کر رہ گئے، سچ ہے کہ احرار کی قدر و منزلت غلام نہیں کر سکتے ——— اب جبکہ مسلمانوں کی بہت سی مملکتیں آزاد ہیں، ملتِ اسلامیہ کا فرض ہے کہ وہ امام احمد رضا پر تحقیق کر کے ان کے افکار و خیالات سے خود مستفید ہو اور اسے دنیا کے سامنے پیش کرے۔ سرِ دست اتنا ضروری ہے کہ امام احمد رضا کے قلمی علمی ذخائر کے عکس لے کر پاک و ہند کے کتب خانوں میں محفوظ کر لیے جائیں، بلاشبہ یہ ذخیرہ شعبہ ہائے علومِ اسلامیہ کے محققین کیلئے ایک نادر تحفہ ثابت ہوگا۔

اے عالمو! ، اے دانشورو! اور طالبو اے محققو! امام احمد رضا کی روح تم کو پکار رہی ہے ——— چلو! بڑھو! اور جو کچھ کرنا ہے کر گزرو! کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ علمی ذخیرہ انقلاباتِ زمانہ کی نذر ہو جائے اور ہم کفِ افسوس ملتے رہ جائیں۔

احقر محمد مسعود احمد
پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج
ٹھٹھہ، (سندھ)
پاکستان

۲۱ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۱ھ
۲۷ اپریل سنہ ۱۹۸۱ء

ماخذ و مراجع

ابن عابدین محمد امین بن عمر : عقود الدریہ فی تنقیح فتاوی الحامدیہ (۱۲۳۸ھ)

ابو الحسن علی ندوی : نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر مطبوعہ حیدرآباد دکن جلد ہشتم ۱۳۹۰ھ

احمد رضا خاں، امام : الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ (۱۳۲۳ھ)

〃 〃 〃 : حدائق بخشش (۱۳۲۵ھ)، مطبوعہ کراچی

〃 〃 〃 : رسائل رضویہ، ج ۱ (مرتبہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر مظہری) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۴ھ

〃 〃 〃 : رسائل رضویہ، ج ۲ مرتبہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر مظہری، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

〃 〃 〃 : الفیوض الملکیہ لمحب الدولۃ المکیہ (قلمی) ۱۳۲۹ھ

〃 〃 〃 : کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور

〃 〃 〃 : جد الممتار حاشیہ رد المحتار (قبل ۱۳۲۴ھ) مطبوعہ حیدرآباد دکن

〃 〃 〃 : حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (۱۳۲۴ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

〃 〃 〃 : النیرۃ الوضیۃ فی شرح الجوہرۃ المضیۃ (۱۳۰۹ھ)، مطبوعہ لاہور، مطبوعہ [illegible] ۱۳۰۲ھ

احمد رضا خاں، امام : المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد (۱۳۲۰ھ) مطبوعہ لاہور، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

،، : الفضل الموھبی فی معنی اذا صح الحدیث فھو مذھبی (۱۳۱۳ھ) مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

،، : اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علی قول الامام، مطبوعہ استانبول ۱۳۹۵ھ

،، : العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ، ج ۵، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ

،، : الاجازات الرضویہ لمبجل مکۃ البھیہ (۱۳۲۴ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

،، : فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین (۱۳۱۷ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۱، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

،، : الملفوظ، ج ۲، مطبوعہ کراچی

،، : ضوء النہایہ فی اعلام الحمد والھدایہ (۱۲۸۵ھ) (قلمی)

،، : الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ (۱۳۲۴ھ) مرتبہ مولانا حامد رضا خاں، مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

،، : شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) مشمولہ رسائل رضویہ، ج ۲، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

[illegible] مولانا : سوانح اعلیٰحضرت حضرت امام احمد رضا بریلوی [illegible] [illegible] مطبوعہ لاہور

حسین احمد دیوبندی، مولوی : سفرنامہ شیخ الہند، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۲ھ

رحمان علی، مولانا : تذکرہ علمائے ہند (ترجمہ اردو محمد ایوب قادری)، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۱ھ

،، ،، : تذکرہ علمائے ہند (فارسی)، مطبوعہ لکھنؤ ۱۳۳۲ھ

رشید احمد صدیقی، پروفیسر : گنجہائے گرانمایہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن

سلیمان اشرف، سید : المبین، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۵ھ

شرکت حنفیہ : انوار رضا، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۷ھ

شجاعت علی، سید مفتی : مجدد الامہ، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۹ھ

،، ،، ،، : مجموعہ رسائل، حصہ اول، مطبوعہ کراچی

،، ،، ،، : مجموعہ رسائل، حصہ دوم، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۳ھ

،، ،، ،، : مجموعہ رسائل، حصہ سوم، مطبوعہ کراچی ۱۳۹۵ھ

ظفر الدین رضوی، مولانا : حیات اعلیٰ حضرت (۱۳۵۷ھ)، مطبوعہ کراچی

،، ،، ،، : المجمل المعدد لتالیفات المجدد، مطبوعہ پٹنہ ۱۳۲۷ھ

،، ،، ،، : الافادات الرضویہ (قلمی) مرتبہ مولوی محمود احمد قادری

عبد الحی لکھنوی، حکیم : نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر، جلد ہشتم، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۹۰ھ

غلام مصطفیٰ، مولانا : سفرنامہ حرمین طیبین، مطبوعہ بنگلہ دیش

محمد منیر شاد، مولانا : انوار غوثیہ شرح شمائل ترمذی شریف، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۶ھ

محمد مسعود احمد، پروفیسر : فاضل بریلوی اور ترک موالات، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ

،، ،، : فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۳ھ

،، : عبقری مشرق (انگریزی)، مطبوعہ [illegible] ۱۳۹۹ھ

محمد مسعود احمد، پروفیسر : تحریک آزادی ہند اور السواد الاعظم، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۹ھ

" " : کلام الامام (قلمی، مولفہ ۱۹۸۰ء)

محمد جیلانی، مولانا سید : المیزان (امام احمد رضا نمبر) مطبوعہ بمبئی ۱۳۹۶ھ

محمد صادق قصوری : خلفائے اعلیٰ حضرت (قلمی) (مخزونہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور)

یسین اختر مصباحی، مولانا: امام احمد رضا اہلِ علم و دانش کی نظر میں، مطبوعہ الہ آباد ۱۳۹۱ھ

محمد مصطفیٰ رضا خاں، مولانا: الطاری الداری لھفوات عبد الباری (۱۳۴۱ھ)، مطبوعہ بریلی۔

مرید احمد چشتی مولانا : خیابانِ رضا و جہانِ رضا (زیر طبع) لاہور



امام احمد رضا

اور

علمائے اسلام



اشاریہ علمائے اسلام

مکہ معظمہ

	اسمائے گرامی	تاریخ و سن کتابت	صفحہ
١۔	احمد الجزائری بن السید احمد مفتی مالکیہ	١٩ ربیع الاول سنہ ١٣٣١ھ/ ١٩١٣ء	١٠٨
٢۔	اسمٰعیل ابن خلیل، حافظ کتب الحرم	سنہ ١٣٣٠ھ/ ١٩١٢ء	١٠٩
٣۔	حسین بن محمد، مدرس حرم شریف مدینہ منورہ	صفر سنہ ١٣٣٠ھ/ ١٩١٢ء	١١١
٤۔	محمد کریم اللہ مہاجر مکی (بخط محمد یحییٰ)	١٥ رجب سنہ ١٣٣١ھ/ ١٩١٣ء	١١٢

مدینہ منورہ

	اسمائے گرامی	تاریخ و سن کتابت	صفحہ
٥۔	احمد بن محمد خیر الساروی عباسی مدنی	٥ جمادی الاخریٰ سنہ ١٣٣٠ھ/ ١٩١٢ء	١١٢
٦۔	سید محمد بن مصطفیٰ	٢٤ ربیع الاول سنہ ١٣٣١ھ/ ١٩١٢ء	١١٦
٧۔	عبدالقادر حلبی الحسنی الخطیب	٢٢ ربیع الاول سنہ ١٣٣١ھ/ ١٩١٢ء	١١٧
٨۔	عبدالکریم ابن الناصری بن عزوز التونسی المالکی، مدرس حرم نبوی	ــــــ	١١٨
٩۔	عبداللہ احمد اسعد الکیلانی الحسنی الحسینی الحموی	ــــــ	١٢٠
١٠۔	علی بن علی الرحمانی، مدرس حرم نبوی	ــــــ	١٢٢
١١۔	غلام حیدر صاحب مدنی	ــــــ	١٢٣
١٢۔	محمد ابن سید الواسع الحسنی الادریسی	١٣ جمادی ثانیہ سنہ ١٣٣٠ھ/ ١٩١٢ء	١٢٤
١٣۔	محمد توفیق الایوبی الانصاری	ــــــ	١٢٥

نمبر	نام	تاریخ	صفحہ
۱۴-	محمد یعقوب رجب ، مدرس حرم نبوی	ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء	۱۲۸
۱۵-	محمد یٰسین بن سعید ، //	رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء	۱۲۹
۱۶-	محمود بن صیغر المدراسی المدنی	۵ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	۱۳۰
۱۷-	محمود علی عبدالرحمٰن شول مدرس حرم نبوی	یکم ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	۱۳۲
۱۸-	مصطفیٰ ابن التابعین التونسی المالکی مدرس حرم نبوی	شعبان ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء	۱۳۳
۱۹-	موسیٰ علی الشامی الازہری الاحمدی الدردیری المدنی	یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء	۱۳۵
۲۰-	ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی الحنفی	۱۳ ... ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	[illegible]
۲۱-	یٰسین احمد الخیاری ، مدرس حرم نبوی	۱۲ ذی القعدہ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	[illegible]
۲۲-	یوسف بن اسمٰعیل النبہانی	صفر ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	[illegible]

شام

نمبر	نام	تاریخ	صفحہ
۲۳-	احمد رمضان	——	[illegible]
۲۴-	عبدالحمید بن بکری العطار الشافعی الشیخ	——	۱۴۸
۲۵-	محمد آفندی الحکیم	۷ صفر ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء	۱۴۹
۲۶-	محمد امین سوید الدمشقی	۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	۱۵۰
۲۷-	محمد امین السفرجلانی و امام و مدرس جامع مسجد سجقدار	۲۴ صفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء	۱۵۱
۲۸-	محمود بن سعید العطار	——	۱۵۲
۲۹-	محمد تاج الدین بن محمد بدرالدین الحسنی	۹ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء	۱۵۳

۳۰- محمد عارف بن محی الدین ابن احمد ______ ، ۱۵۴

الشہیر بالحلبی۔ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء ، ۱۵۵

۳۱- محمد عطاء اللہ شیخ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء ، ۱۵۶

۳۲- محمد القاسمی شیخ، مدرس مدرسہ سبحان ۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء ، ۱۵۷

۳۳- محمد یحیی الفلعی النقشبندی ۲۱ صفر ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء ، ۱۵۸

۳۴- محمد یحیی المکتبی الحسنی، مدرس ______ ، ۱۵۹

مدرسہ دار الحدیث۔ ۷ صفر ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء ، ۱۶۱

۳۵- مصطفی بن محمد آفندی الشطی الحنبلی۔

شیخ مدرسۃ البدرائیہ ______ ، ۱۶۴

مصر

۳۶- ابراہیم الظفلی السقا الشافعی۔ ______ ، ۱۶۸

(مدرس جامعہ ازہر۔ قاہرہ)

۳۷- عبد الرحمن المدمنی المصری الحنفی ......

(مدرس جامعہ ازہر۔ قاہرہ)

عراق

۳۸- محمد سعید عبد القادر قادری نقشبندی

(مدرس اول فی مدرسۃ حضرۃ الامام الاعظم


عکس تقاریظ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أرسل سيدنا محمدا رحمة للعالمين وأطلعه على علوم الأولين والآخرين وخصه
بعلم المغيبات والغيب حتى آمن به من شرح صدره [illegible] من أهل الريب صلى الله عليه وعلى آله
وصحبه والتابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين أما بعد فقد اطلعت على الرسالة المسماة
بالدولة المكية بالمادة الغيبية مؤلفها علامة الزمان وفريد الأوان [illegible]
[illegible] حضرة مولانا الشيخ أحمد رضا خان [illegible]
[illegible] فوجدتها رسالة [illegible]
[illegible] والعطف [illegible] أهل الزيغ [illegible]
[illegible] الغيب أجاز الله مؤلفها [illegible]
[illegible] العظيم [illegible] وخاتم [illegible]
[illegible] رب العالمين

كتبه الفقير [illegible]

خادم فتوى [illegible]

الحمد لله [illegible]

حضرة جناب سيدي خاتمة العلماء والمحدثين الناصح على سعي المتقدمين سيد الكل وشيخ
على الاطلاق والدي ومولاي [illegible] افديه من نفسي نفعني الله بمحبته
ومتعنا بحياته وجعله ذخرا لي ليوم المعاد بجاه سيد العباد صلى الله عليه وسلم
بعد لثم ايديكم [illegible] والفرح باقدامكم بعد تقبيلها [illegible] امين
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما السؤال عن المهجة الحميدة [illegible] الدعاء [illegible]
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم سيد البرية فانا يا سيدي العزيز [illegible]
بذلك ولكن بعد حلم الايام بل مرضت نفسي بعد ما الرجوع الى الكتاب بعد ما لم [illegible]
الذهاب [illegible] غياب [illegible] ضروريا وخوفا من [illegible] عن
ذلك لاني اعلم يقينا [illegible] الوالد [illegible] وخاف عليهم [illegible]
سوء ما لا يخفى عليكم والا كنت [illegible] جعفرا وسعدا و [illegible]
[illegible] سعدا والعيني وصلت [illegible] الجمعة قريب الصلاة ووجدته [illegible]
[illegible] جاء المحطة [illegible] عربي ليلا حسب ما ذكرت [illegible]
من [illegible] وكنت اظن ان اهله بالبيت [illegible] المسيء [illegible]
اخرجهم من البيت [illegible] فحصل لي من ذلك [illegible] وقلت لنفسي [illegible]
على الناس في كل موضع نكوبا [illegible] ولكني ما لبثت [illegible] رجل [illegible]
ينام [illegible] وياكل هو واولاده وقائمون بما لا مزيد عليه [illegible] وسؤال [illegible]
[illegible] وان [illegible] فجزاه الله [illegible] اعلى الجنان [illegible]
[illegible] ينام نحو ساعتين ثم يحيي الليلة [illegible] بالصلاة و [illegible] ثم [illegible]
الصبح وينام الى الساعة [illegible] ما هو فيه من [illegible] وسعة [illegible]
[illegible] ولا يسع من ذكر [illegible] لما يحبه ويرضاه

سبحانه

هذا وسلموا لنا على حضرة مولانا الشيخ [illegible] وأسئله أن يوفقه لما يحبه ويرضاه ويجبر
عينكم بما تحبون وعلى [illegible] الشيخ [illegible] جزاه الله عني خيرا فإني رأيتكما فيما فعل والشكر
تعالى أن يجزيه عني ومتعكم الله بولدكم المبارك العلامة إن شاء الله تعالى ولا وهو إبراهيم
جيلاني أنبته الله نباتا حسنا وجعله الوارث منكم بعد طول بقائكم وسلموا على الحاج كفاية
الله فإني من الشاكرين له أمنه الله من كل سوء في الدنيا ويوم القيامة [illegible] وزوجكم
تبلغوا السلام سيدتي الوالدة [illegible] والولي الشيخ حامد والأخ مصطفى وإن كان ذلك ليس
من الأدب [illegible] نفسي [illegible] أولادكم وأطلبوا منها أسماء ضاعف الله لها
الحسنات وإني داع لها في كل آن وحيث بلغني الله المقصود وما أعلم بأي لسان أشكركم جميعا
وإنما أسئله تعالى أن يشكر سعيكم فيما فعلتموه معي ويجعلكم [illegible] يوم لا ينفع
مال ولا بنون وأشكركم [illegible] لحمويد مكم فإني والله [illegible] محتاج لذلكم وهذا وإني
[illegible] الذي [illegible] لما أعلم من سيدي هذا [illegible] ما وصلت [illegible] بتاريخ الأربع
معلوما
لم يذهب من عيني إلى مكة المشرفة وإلا بابور [illegible] جلسي نصف شهرها لعل أن
يد جعل الله بابور إلى مكة وإلا فالأمر راجع على [illegible] ركب في بابور [illegible]
[illegible] المسلكم الدعاء بتسهيل الأمور كلها [illegible]

[illegible] اثنين
وحرر
[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف المرسلين
سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين اما بعد فقد طالعت
هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف
العالم العامل السني الكامل الشيخ احمد رضا خان الهندي
البريلوي فوجدته اجل برهان ساطع واقوى حسام
قاطع لظهور المتمرد بين بادل دليل وارغما انوف الملحدين
وكل ما جاء به في هذه الرسالة من النصوص فهو حق وصدق
صادر جمع النصوص ومن ناظر المؤلف في جميع ما كتبه فهو محجوج عفى عنه
ومدموغ بلا مزيد وجزى الله عنا خيرا المؤلف والشيخ
الشيخ يوسف النبهاني فقد كفانا المؤونة في كتابيه شواهد الحق كفانا
في الاستغاثة بسيد الخلق صلى الله عليه وسلم وحجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم فعليك
بمراجعة الكتابين تهتدي وتكون من الموقنين ولا حاجة الى جلب
النصوص فلم يبق لكل من المسلمين الا الرضا والقبول وبه اعلمت
الواقف عليه والله اسأل ان يكثر من امثال المؤلف الشيخ احمد
رضا خان وجزى الله علماء المسلمين عنا خيرا واجزل لهم اجرا
بجاه سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه اجمعين
كتبه الفقير الى عفو ربه رضوان الله الحسني بن محمد بن علي بن
عمار بن الطيب بن علي بن محمد بن علي بن زيان بن علي بن محمد
ابن نصر بن احمد بن يحيى بن احمد بن عبد الله بن عبد الواحد بن
عبد الكريم بن عمر بن محمد بن عبد السلام بن مشيش بن ابي بكر
ابن علي بن حرمة بن عيسى بن سلام بن مزوار بن حيدرة بن محمد بن
ادريس بن ادريس بن عبد الله الكامل بن الحسن المثنى بن الحسن بن علي
ابن ابي طالب رضي الله عنهم اجمعين وعنا بهم آمين ا م
في صفر الخير ١٣٢٣ في المدينة المنورة بانوار ساكنها عليه الصلاة والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين

اما بعد فاحضر فضيلة سيدي الاستاذ المحترم الشيخ محمد ابراهيم الله جريد السلام منه علينا وعلينا ودعائه عافاه الله من اعراض اخذنا او تلغراف وتأتي تلغراف بخصوص الدولة الملكية وقال فضيلة الاستاذ الشيخ عبد الحميد افندي العطار ارسلها الى فضيلة المفتي افندي لاجل ان يقرظ عليها وان شاء الله تعالى قريبا يا حضرة يعطيها اياها ونرسلها لكم مع بلوغ سلامنا الى من يلوذ بجنابكم ومن عند حضرة شيخنا ووالدي الشيخ محمد تاج الدين افندي وحضرة الشيخ عبد الحميد افندي العطار يهديكم السلام

١٥ جمادي الاخرة



بسم الله الرحمن الرحيم ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

الحمد لله رب العالمين القاهر القوي المتين القامع لجيش الضلالة المتعنتين بالعلماء العاملين الذين حازوا قصب السبق في كل وقت وحين الهادين من ضل لغيره السقيم الى الصراط المستقيم بادلة واضحة كالشموس ينتعش بها الفكر ويحيى بها النفوس والصلاة والسلام على سيدنا محمد الرحمة المشرقة شمسها في كل زمان وعلى آله واصحابه السادة الاعيان صلاة وسلاما دائمين نستمنح بهما الحفظ والامان اما بعد

اعلم ان معرفة الحقيقة المحمدية قد عجز عنها سائر البرية وقد ورد عنه صلى الله عليه وسلم انه قال يا ابا بكر والذي بعثني بالحق بشيرا لم يعلم حقيقتي غير ربي ولذا قال سيدنا اويس القرني رضي الله تعالى عنه لاصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما رأيتم من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا ظله قالوا ولا ابن ابي قحافة فقال ولا ابن ابي قحافة وقد قال الشيخ ابو الحسن الشاذلي رضي الله تعالى عنه عن سيدنا اويس رضي الله تعالى عنه ان عليا رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك نفس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وعثمان رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك قلبه صلى الله تعالى عليه وسلم وعمر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك عقله صلى الله تعالى عليه وسلم وابو بكر رضي الله تعالى عنه كان مقامه ادرك روحه صلى الله تعالى عليه وسلم وحقيقته صلى الله تعالى عليه وسلم السر المكنون لا يطلع عليه الا الله تعالى

وقد قال الامام [illegible] الطرابلسي رحمه الله تعالى حقيقة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم سر محجوب من اسرار الحق تعالى لا يطلع عليه في هذه الدار سوى الرب ولا يكشف لاحد غيره تعالى لا نبي مرسل ولا ملك مقرب اذ حقيقته من السر المكنون

والمراد [illegible] الذي [illegible] الحقيقة [illegible]

وهو الذي عبّر عنه أويس القرني بالظل ثم ان المؤمنين يتفاوتون في ادراكهم بحكم
ادركه من ذلك بحسب قربه منه صلى الله تعالى عليه وسلم واعظم الناس ادراكا الخلفاء
الاربعة رضي الله تعالى عنهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي لما انهم اشد الناس قربا منه صلى الله تعالى عليه وسلم
لكن لما اختلفت مقاماتهم اختلف ادراكهم فكل ذي مقام ادركه منه صلى الله تعالى عليه وسلم
حقيقة توافق مقامه كيف وقد ذاق العلماء والعارفون من الانبياء والمرسلين
وجميع عباد الله الصالحين [illegible] منه صلى الله تعالى عليه وسلم العلوم والحكم والمعارف الربانية
والاسرار الملكوتية ولهذا سمي روحه صلى الله [illegible] الارواح فكل ما يرد على القلوب
من التنزلات العرفانية والمنح الالهية [illegible] منه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو الهادي
والمهدي لكل من اهتدى وغيره من الهداة [illegible] تعالى [illegible] وانك لتهدي
الى صراط مستقيم وغاية نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع الانبياء والمرسلين مستمدون
من روحه صلى الله تعالى عليه وسلم اذ هو قطب الاقطاب [illegible] ولذا قيل

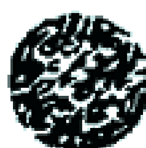
محمد من المولى بغير توسط ؛ ومن الورى جمعا بغير تفرد
[illegible] يا خير النبيين واسطة ؛ علينا من الفيض العميم [illegible]

حططنا رحال الرجا عندكم [illegible]

انا علمت هذا ان علماء الوهابية قوم جاهلون وعن الحق غافلون فانهم [illegible] في حقهم
ولا على مشايخهم [illegible] ثم اني قد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية
بالمادة الغيبية ذات القدر [illegible] من تاليف الاستاذ الفاضل الشيخ احمد رضا خان

الحنفي القادري فانه قد بين فيها ما يزيل الالم ويذهب السقم من ردع المنافقين وقمع الجاحدين فجزاه الله تعالى خيراً جزيلاً والقاه في نحورهم سيفاً مسلولاً وصلى الله تعالى على سيدنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق ناصر الحق بالحق وعلى آله وصحبه وسلم

العبد الحقير احمد بن محمد بن محمد خير
الستاري منشأً والعباسي نسباً
والمدني اقامة تحريراً في ٥
من شهر جمادى الاخرى سنة ١٣٣٠ هجرية على صاحبها افضل الصلاة والسلام





بسم الله الرحمن الرحيم

هذه صورة ما [illegible] فضيلة [illegible] العلامة بقية السلف الصالحين وبركة أهل الله والدين السيد [illegible] نسبا [illegible] السعدي طريقة القادري [illegible] اجازة

[illegible] الحديث [illegible]

[illegible] الحديث [illegible]

[illegible] الربانية [illegible]

[illegible]

[illegible] السعادة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] الاسلام [illegible]

[illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده

نحمدك يا من ازلت بنور فكر العلماء دياجي الضلال ونشكرك على تسديدك الافاضل بنصرة هذا الدين الحنيفي والناضلين عنه اشد النضال ونصلي ونسلم على اول المخلوقات المطلع على المغيبات وكان بها عليما المنشور عليه راية قوله عز وجل وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما وعلى آله الاطهار واصحابه الاخيار

وبعد فلما زرت المدينة المنورة مهبط الامين وتشرفت بزيارة اعتاب سيد المرسلين عليه افضل الصلاة وازكى التسليم كلفني بعض الاخوان اصلح الله لي ولهم الحال والشان ان اسرح النظر في رياض المؤلف الجليل المستغني عن الاطراء والتطويل الموسوم (بالدولة المكية في المادة الغيبية) من تصانيف علامة الهند بل الاوان مولانا الشيخ احمد رضا خان فلم تسعني الا اجابة سؤالهم وقبول ملتمسهم فنظرت بها نظر مستعجل السير الى الوطن صين عن النوازل والفتن فوجدت التحقيق يتلألأ من غضونه وينبوع التدقيق يتدفق من عيونه ولا غرو فالمؤلف المفضال ذو الباع وفي سائر العلوم له اتساع اي اتساع فيا له من مؤلف اجناسه جامعة وفصوله مانعة ذو حجج قاطعة وبراهين ساطعة لا زال ملجأ للمستفيدين وكهفا يلجأ اليه طلاب اليقين بقي علينا شيء وهو ما ينسب لهذا المفضال من القول بالمساواة بين العلمين فهو محض افتراء واختلاق وكذب وبهتان اذ شاهدنا في اثناء المطالعة ما يكذب هذه الضلالة ولا دليل بعد المشاهدة وبالاخير نلتجئ الى الله عز وجل ان يحفظ المؤلف المفضال من الفاجرين لهذا الدين والمتمسكين باذيال سيد المرسلين اللهم وتفضل على العلماء بالمثابرة على الارشاد الى طريق الرشد والسداد وعلى تلامذتهم بالجد والاجتهاد وعلى جماعة المسلمين بالرجوع الى رب العباد وامدنا جميعا بالمدد الالهي وختم لنا بالحسنى

كتبه عبد القادر ... الخطيب

بسم الله الرحمن الرحيم   صلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم   [illegible]

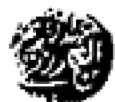
نحمدك اللهم يا كريم يا وهاب يا ذا الطول، يا من لا يظهر على غيبه أحدا إلا من ارتضى من رسول، ونصلي ونسلم على سيدنا محمد سيد ولد عدنان، المؤيد منك بأوضح حجة وأتم برهان، الذي أطلعته على سر غيبك المكنون، وارتضيته وعلمته علم ما كان وما يكون، وعلى آله وأصحابه الذين قدروه حق قدره، وعظموه [illegible]

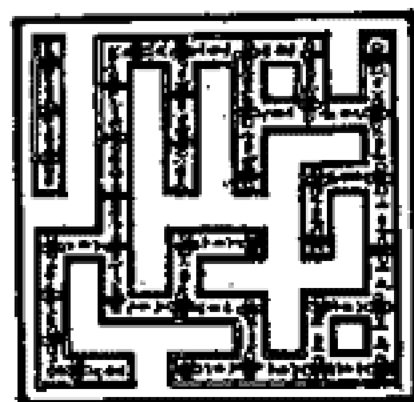
أما بعد فقد تشرفت بالاطلاع على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية التي ألفها الأستاذ الإمام والنحرير الفاضل فريد العصر والزمان، وتتمة الدهر والأوان، الشيخ سيدي أحمد رضا خان، وسرحت النظر بالإمعان فيما احتوت عليه، وجدت من جواهر معانيها ما يجب الركون إليه، فألفيتها في الحقيقة من الإلهامات الربانية، والفتوحات السابغة النورانية، وأفتابك كلها بجول وتصول، مناضلة عن حقوق سيدنا ومولانا الرسول، أعربت عن سبيل الرشد بأصدق مقال، وماذا بعد الحق إلا الضلال، وأزاحت ظلمات الشك والترديد، لكل من له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد، فجزى الله مؤلفها عن الإسلام وأهله جزاء الإحسان، وكثر الله أمثاله في كل وقت ومكان، وعندما تلقيتها بالإذعان والقبول، جاد لي براعها أن يكتب وسمح لساني أن يقول

الناس بين مشاغب ومناضل ... والحق يحسم ترهات الباطل
وأخو التمائم [illegible] ... إن راسه سهم السداد الواصل
شتان بين [illegible] ... لا يقتفي نهج الطريق العادل
أنا في زمن تراكم زيغه ... وتشكلت صور الضلال الشاغل
لولا أسود [illegible] ... لتزلزل الدين القويم بما بلي
يا [illegible] الحبر حسبك نبغة ... [illegible] الغليل من الضلال الأول
فاصدع بأمرك [illegible] ... واجهر به في كل ناد حافل
أن الرسول [illegible] ... فقد قضى [illegible] المولى العلي
وأراه مكنون الغيوب تكرما ... رغما لأنف الجاحد المتشاحن
[illegible] ... [illegible] القريب العاجل
وأنا [illegible] ... [illegible]

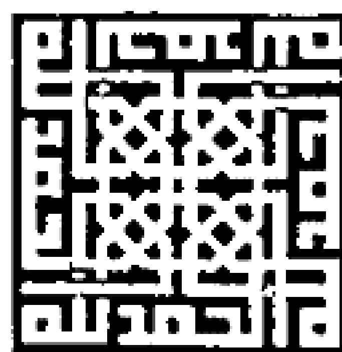
[illegible]

كتبه الفقير إلى ربه خادم العلم الشريف بالحرم النبوي عبد الكريم ابن [illegible] التونسي [illegible] أصلح الله حاله وبلغه في الدارين آماله آمين





بسم الله والحمد لله والصلاة والسلام على اشرف خلق الله وعلى آله وصحبه ومن والاه اما بعد فيقول العبد
لربه والفقير اليه الداعي الى سبيله والجامع عليه المكتبه السيد احمد بن سيدي ومولاي العالم الفاضل المرحوم المبرور
السيد الشريف الحاج محمد اسعد افندي بن المرحوم المبرور السيد الشريف محمد نعمان افندي بن المرحوم الشريف
السيد عبد الرزاق افندي الجيلاني نقيب السادة الاشراف ومفتي الاسلام وشيخ السجادة القادرية بمدينة
حماة الشام المتصل نسبه الشريف الطاهر بحضرة جده سلطان الاولياء سيدنا عبد القادر رضي الله عنه وارضاه
وجعله وسيلتنا لجده الحبيب الاعظم بانه بكونه وسيلتنا الى الله تعالى قد كملت الطرف وسرحت النظر . وطالعت
بهذه الرسالة الحاوية على نفائس الدرر المباركة البهية المسماة بالدولة المكية فحصل لي تمام السرور ودعوت
للمؤلف بعظيم الاجور وشفاعة الحبيب يوم النشور وبان يتغمده الله عز وجل برحمته ويديم عليه سابغ نعمته
ويجعل جائزته الرضا والقبول ويهدي اليه الهدى والوصول آمين اما وصف تلك الرسالة المعتبرة فانها بحسنها
مستغنية عن المدح والتقاريظ الجمة ولذلك اضربت عن الاطناب صفحا وطويت دونه كشحا اذ ان تقاريظ
الفضلاء البليغة كثيرة وانها بانية منزلة حقيقية وجديرة بقي علينا شيء وهو ذكر فضل المؤلف سلمه الله وانا له
حبه ورضاه فهذا ايضا ما هو مشهور بالعيان من منشور من اهل الفضل به فاهم ردانه وقد تلاقيت في مدينة الله
طيبة الطيبة بالرحلة العالية الصالحية التجارية العدلية ولها بالطرق اليه اجتماع وعرف من صفاه لي باحسن خلقه
واكمل وصف ولما شرح لي حاله من صدق محبته لسيد الانبياء واخلاص مودته لدينه سلطان الاولياء لم يسعني الا
محبته لله الغريب الحبيب (لانه لا بد من محب الحبيب من حبيب) وهذا حب خالص لوجه الله الكريم حصل بالسماع
قبل حصول الاجتماع وقد تقوم مقام العيون اعيان الآذان والاذن تعشق قبل العين في بعض الاحيان
ولا ريب بما اخبرني هذان الخيران النيران الفاضلان اعني السيد محمد علي والشيخ كريم الله ونفعنا
المولى لما فيه صلاح الدين والدنيا وما يزيد خبرهما تصديقا ويؤيد شهادتهما تحقيقا انه اثر كل سير
يدل على المسير وآثار هذا المؤلف المحترم تدل على علمه الغزير وفضله الكثير ولو ان اخصامه عدلوا
وانصفوا ولفقد بمحبته للحبيب الشفيع عرفوا لما وسعهم الا التسليم له والانقياد والاقرار باعلا
علمه ولا انتقاد لكن ما الذي يرجى من قوم اخطأوا محبة سيدهم ونبيهم وغلطوا ولمقامه العظيم جهلوا وبحقه
العظيم فرطوا بل هو عليه وآله افضل الصلوات وازكى التسليمات لديه اخذا بي هل يجهله ويخاطب كما يجب
(جهلت فرس عليه فاعمى واغمر الحلم دأب الاغبياء) ولعمري لم يخرج عن هاوية الاقوام حلول البأس والانتقام
الالهية عليه وآله اكمل صلاة وسلام صفوح عن الزلل مقيل للعثرات كريم حليم بالمؤمنين رؤوف رحيم
امين على خلق الله وما لمن آذاه بقوله اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون فنرجو من الله لهؤلاء الاقوام
بحكم رأفته ورحمته عليه وآله اجزل الصلاة والسلام التوبة والرجوع على الديانة ولزوم الادب مع من هو السبب الاول
في انقاذهم من الشقاوة الى السعادة ومن الجحيم الى الجنان واما انت ايها العالم الفاضل فلا تاعجب قوم ادرك



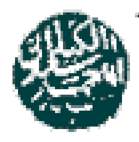
الحمد لله

بالفطنة واللوم منه لقد كذبهم بحسهم مخبر النظر والعيان. وشاهد المراجعة والامتحان. وحيثما أوكل
عار يأمن العيب والشين. مالؤا للبهت والمين. فحصلت على رفعة القدر في الدنيا وزيادة الأجر في العقبى
وعلو المنزلة والدرجة عند المولى وكان ما فعلوه على نصرتك أقوى دليل. وكرامة لك من مولاك حيث قيل
(وإذا أراد الله نصرة عبده كانت له أعداؤه أنصارا) وكيف لا (ومن تكن برسول الله نصرته إن تلقه
الأسد في آجامها تجم) لا جرم أن تكون مظهرا لسر قوله صلى الله عليه وآله وسلم (روح القدس مع حسان
ما نافح عن رسول الله) وأنه يؤيدك الله تعالى بروح القدس أيضا ما نافحت عن [illegible] الله و
عن أولياء الله ومن نصرت على الأضداد منصورا وبعين العناية منظورا. وبسيف القدرة بيدك
مشحونا مشهورا وعلم الهداية على رأسك منشورا بجاه صاحب الرسالة [illegible] ابنه معدن الرزانة
والكرامة والفائزين بالوصالة [illegible] نظرها الشريف وعلى ذريتك جميعهم تحياتهم والتعريف
واهنيك بالترحيب لحسن هذا المقام الرفيع العالي وأقول هذا يكفيك عن [illegible] قائله
ما قال (محمد رحمة أجرت نوالها بمحبة كل الكمال فيستغني بمن له كل شيء وهل من بعد [illegible] نوال)
هنا ولعلك تتفضل أيها الفاضل من شيء نسبته إليك وأنت بريء منه وهو القول بتساوي
علم الخالق مع علم المخلوق فمن المقرر الثابت في محله البديهي المعلوم ضرورة لكل من له أدنى شعور
بالنسبة لكلامنا وكلام من تلك لا يخطر ببال فضلا عن التلفظ به في المقال فكيف يأتي أنه [illegible]
أن يكتبه بكتاب أو يحريره في جواب أو يرتضيه في خطاب فما هذا منه بحت فرية [illegible]
حسابي والله من قال (أبدا الباطل لبلائكم [illegible] جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا)
ومهما أراد أهل الباطل إخفاء الحق وإضعافه فإن الحق عز وجل له [illegible] وناصر [illegible] كلامنا بقول الحكيم

(للحق نور ليس تخفى ضوؤه عنا ولا يطوي هداه ساتر تخفيه أوهام الحواسد وصوفي)
(أفهامهم بيننا الحقيقة ظاهر تترادف الأنصار دونه الحق وإن جبار ينصره ونعم الناصر)
(ويقول راعي حضرة الجبار لله أبدا لا [illegible] صابر وأفدى القلوب الحق غير منكر)
(ويضيء محوا وربك قادر) والحمد لله رب العالمين

كتبه على بركة الله تعالى بطيبة الطيبة [illegible]
مدة زيارة الجد الأعظم [illegible]
الفقير عبد [illegible] أحمد أسعد الكيلاني الحسني الحسيني [illegible]

قاله بفمه ورقمه بقلمه وختمه بختمه





بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لمن أظهر شموس العرفان في بصائر أهل الإيمان وصلي وأسلم على سيد الجامع
ودوره اللائح وآله والأصحاب إلى يوم الرجوع والمآب وبعد فقد من الله سبحانه وتعالى
علي بالاطلاع على الرسالة الغريبة والتحفة المفيدة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية
في الرد على الوهابية والفرق المارقة في الإسلام المنكرين سعة علمه عليه الصلاة والسلام
العالم العلامة والحبر الفهامة معدن الفصاحة والبراعة أجل علماء أهل السنة والجماعة
[illegible] الإرشاد والسياسات مولانا أستاذنا الشيخ أحمد رضا خان أدام الله النفع به
وبعلومه مدى الأيام بحرمة طه عليه الصلاة والسلام فوجدتها شافية كافية جامعة
وافية تدل على غزارة علم مؤلفها الإمام وأنه من أكابر علماء السنة الأعلام
نفعنا الله به وبعلومه وأفاض علينا وعلى المسلمين من نفحاته وبركاته ما
[illegible] قول القائل والمعول [illegible] [illegible] وجعلت [illegible] مطالعتي إياها المؤلف الشريف
ذي القدر المنيف

ماذا أقول وأبتدي في وصف ذا الروض النضير ... يشتم للنظور به فلا [illegible]
يحكي للدجى المطيب أسرت به كل العلوم ... فقلبنا اليوم الأسير
ينشأ له بين الكرام روضة [illegible] ... هذا المؤلف
من كل فائدة عجيب ... ولقد أجلت قداح فكري في الطروس ليستنير
وجه [illegible] الأدب فهو مفقود النظير ... يحكيك عن كتب الحقائق [illegible]
لله مؤلف وله النتائج الغفير ... سبق الأوائل [illegible] وما شق الأب الكبير
ولقد أبار جيوش تضليل برهان منير ... فغدت الباحث منه وما لهم نصير
لا ريب في أن الإمام لنصرة الحق النصير ... هذا العزيز منحة من سيد الرسل البشير
صلى عليه وسلما والآل والصحب القدير ... وانظر مطالعتي له تاريخها حسن لا نظير

١٤٠ ٣١ ١١٦٠
١٣٢٤

كتبه للمهاجر إلى الديار المصرية المحرم خير البرية الشيخ [illegible] الرحمن
خادم [illegible]
بالحرم الشريف

قطعۂ تاریخ انطباع کتاب مستطاب (دولت مکیہ) مؤلفہ جناب

مجدد مائۃ حاضرہ مولوی احمد رضا خان صاحب دام ظلہ یافتہ در صنعت توشیح که از دو حرف اول و آخر
ہر مصرع سنتین می برآید و مصرع آخر سنہ تحریریہ - از فقیر احقر سید محمد عبد الغفور

(رحمت شامل بسم اللہ) روضۂ مطہر حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مولوی احمد رضا آں قبلۂ ارباب علم — عاشق ذات نبی عارف نور خدا

شاہ اقلیم کمال و ماہ گردون جلال — مظہر نور شریعت قطب اوج صفا

مظہر سلم رسول و مخزن فیض ولی — خسرو ملک جہت ہا سالک راہ وفا

آفتاب دین و ملت ماہ اوج عزت — کامیاب از فیض محمد مصطفیٰ

مرجع اہل سنت منبع جود و سخا — خود رو در عز مولا مخزن نقش وفا

از ثبات علم غیب مصطفیٰ ذکر — غالب آمد بر گروہ منکر خیر الوریٰ

در دل اہل سنت حق را تیغ عشق مرتضیٰ — زہد او در دین و دنیا فیض بخش آمدہ

دیدہ ای این رسالہ دیدم و گفتم بہ — مزد چون خواہی تو سال عیسوی از تو

گفت ہاتف سال بنیاد حید قران — دولت مکیہ ساز دولت ایمان ما

سنہ ۱۹۰۰ ع — ۱۳۲۹ — ۱۳۱۹ ہجری

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا الله يا من علم الانسان ما لم يعلم تعليما ويا من خاطب حبيبه بقوله وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما اللهم صل وسلم على سيدنا محمد الذي جعلته سيد من اطلعته على غيبك وامامه وعلى آله وصحبه قادة اهل السنة والجماعة والتابعين لهم باحسان الى قيام الساعة

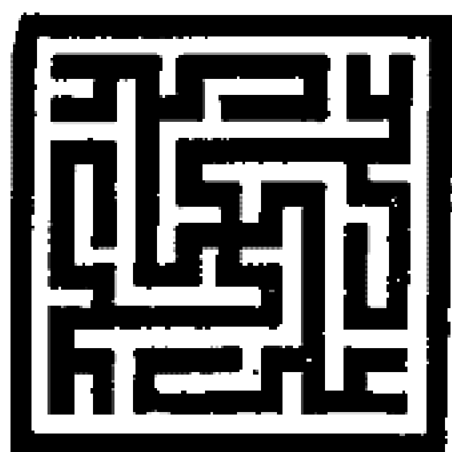
اما بعد فقد اطلعت على الرسالة المسماة بالدولة المكية للعالم العلامة الشيخ احمد رضا خان من علماء الديار الهندية وقد الفها عند مجاورته في مدينة سيد البرية سنة ١٣٢٣ من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلاة واتم التحية فاعجبتني تلك الرسالة اعجابا لا مزيد عليه من مزيد فسبحان الله الذي يؤتي الحكمة من يشاء ويريد ولا غرو فكم لله من عباد يصلحون في الارض ويزيلون عنها الفساد فحفظ الله مؤلفها الشيخ العير النقاد وجزاه احسن الجزاء حيث افاد واجاد واتى بالمراد وفرح بذلك لاهل السنة الفؤاد وكدر بذلك قلوب اهل الضلالة والحساد

وبالجملة فالقول بما دلت عليه النقول من الاخبار بجميع المغيبات قد وقع كثيرا لبعض الاولياء والمقربين فما بالك بسيد الانبياء والمرسلين فقد اخبر ببعض المغيبات سيدي الوالد السيد وطيع الولي الشهير الذي كراماته قبل انتقاله وبعده عندنا مشهورة اغنت شهرتها عن التعبير موقع الامر كما قال رحمه الله تعالى ومن جملة ذلك انه اخبر وهو صحيح البدن انه يموت بعد ايام قليلة وان زوجته حملت بانثى وقد كان له منها اربعة ذكور ولم تلد له انثى قط فمات بصحة ذلك الاخبار قبل ولادتها عقب ان تطهر وذكر انه كان الحمل اذ ذاك نحو شهرين فبعد نحو سبعة اشهر من موته وضعت انثى كما قال رحمه الله رحمة واسعة وقبره في الجاوة يزار من سائر الاقطار وله الى اليوم كرامات ظاهرة فمثل ذلك وقع كثير للاولياء فما ظنك بسيد الاولين والآخرين صلى الله عليه وسلم لم ينتقل من هذه الدار الا بعد ان اطلعه الله حتى على الخمسة قال ابراهيم البيجوري في شرح البردة انه لم يخرج صلى الله عليه وسلم من الدنيا الا بعد ان اعلمه الله تعالى بهذه الامور الخمسة

[illegible]

قاله بفمه وكتبه بقلمه خادم العلم الشريف بالحرم المكي المنيف السيد محمد ابن السيد وطيع الحسني الادريسي

تحريرا بالمدينة المنورة في شهر جمادى الثانية سنة ١٣٢٣



علي جابر [illegible]

[illegible] (وعلمت [illegible]) [illegible] ان [illegible]

[illegible] [illegible] فضل اتاه [illegible] [illegible] [illegible] الكلام [illegible]

[illegible] [illegible] وما [illegible] [illegible]

[illegible] انبياء [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] يا ايها النبي [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] اعلى ما كان [illegible] [illegible]

[illegible] الى [illegible] [illegible] [illegible] اعينا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] التوحيد [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] الباب [illegible] [illegible] على الام باب [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] الخير والبر [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] البقاء [illegible] عليهم على [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] فاذلك [illegible]

[illegible] [illegible] صلى الله عليه وسلم [illegible] السابق [illegible]

[illegible] الابواب دين الله [illegible] العالي [illegible] [illegible]

لا يجعل دينه الذي [illegible] لنفسه وارسل به انبياءه [illegible] [illegible]

[illegible] وانصار [illegible] العالية كذلك مذهب اهل [illegible]

هذا وان [illegible]

[illegible] [illegible] معتقدا [illegible] بكل [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] الجحود والوهية والالوهية [illegible] هي عين [illegible]

[illegible] [illegible] قولهم ان [illegible] [illegible] الله صلى الله عليه [illegible]

فقد اشركه مع الله تعالى في بعض صفاته ودعا غير الله والدعاء عبادة

مختص بالله تعالى فلا يصح صرفه لغيره تعالى فتصدوا أهل السنة والجماعة عدول علماء
هذا العلم فنفوا هذا التحريف والانتحال وانا حوا بضياء براهينهم
ظلمة الأشكال وبينوا ان استغاثة المؤمنين بالنبي صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه
محمول على طلب شفاعته العظمى والتوسل بجنابه الأعلى الأحمى والنداء له صلى الله
بعد وفاته كندائه في حال حياته وهو صلى الله عليه وسلم لم يزل
ملازما للتوجه الى الله تعالى من أوصافه وهباته اذ جعله وجيها لديه
مقبول الشفاعة مجاب السؤال فالله المعطي وهو صلى الله عليه وسلم
القاسم الذي يقسم ما يمنحه الله تعالى لعباده من النوال ولما من حملة
هذا العلم علينا في بعض الوجوه المذكورة صاحب هذه الرسالة التي صغرت
في الحجم وكبرت في العلم فجزى الله مؤلفها خير الجزاء وأسبغ له
العطايا في دار الجزاء فإنه أحيا البيان وأقام البرهان على ذلك ... وعلى هدي
المنتقم ييبه علم المخلوقين الخالدين ورمى شبههم فأصاب بسهامه أكبادهم
فأكثر الله أمثالهم ونفع بوجوده ومؤلفاته وبارك الله
لنا في أمثاله من العدول القائمين بذلك الذين يحلونه هذا العلم ينفون
عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين
وجعله تحت لواء محبوبه سيد المرسلين عليه وعلى آله وصحبه الأخيار
أفضل صلوات رب العالمين ٣٠ مارس

الفقير الى الله
محمد ... الأزهري

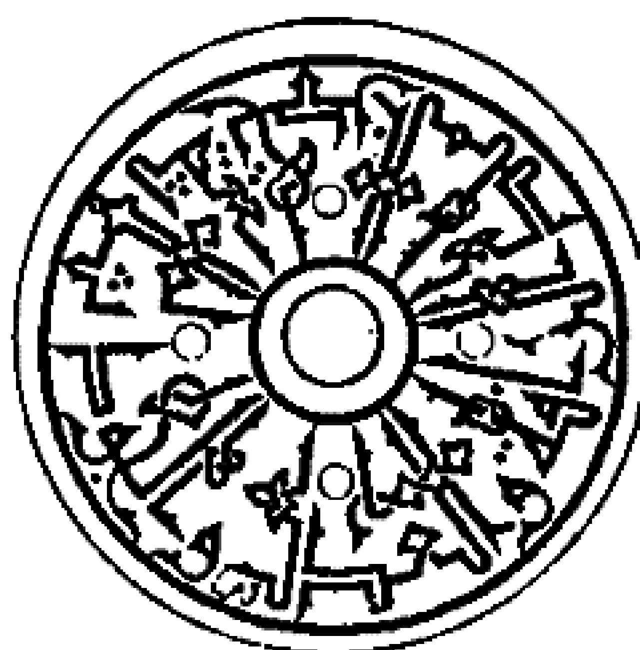
من تتمة سطر

(المسماة الدولة المكية بالمادة الغيبية)

هذا واسجو من جناب المؤلف الفاضل ان يشملني بصالح دعواته فانها مرجوة القبول اذ هو ابقاه الله من خلص المحبين لهذا الرسول (صلى الله عليه وسلم)



محمد توفيق الألوسي البغدادي الحسيني المجاور بالمدينة المنورة

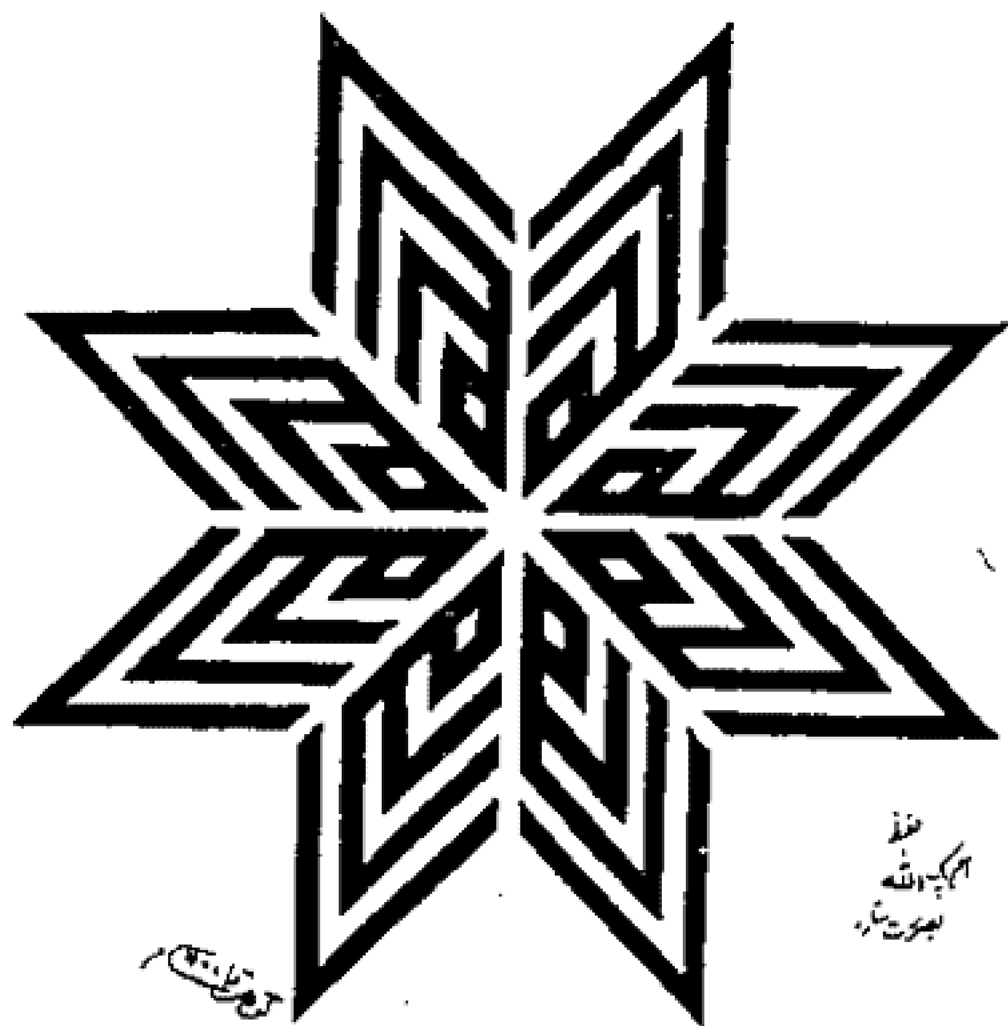


عتصم بالله الراجي الفضل والجود

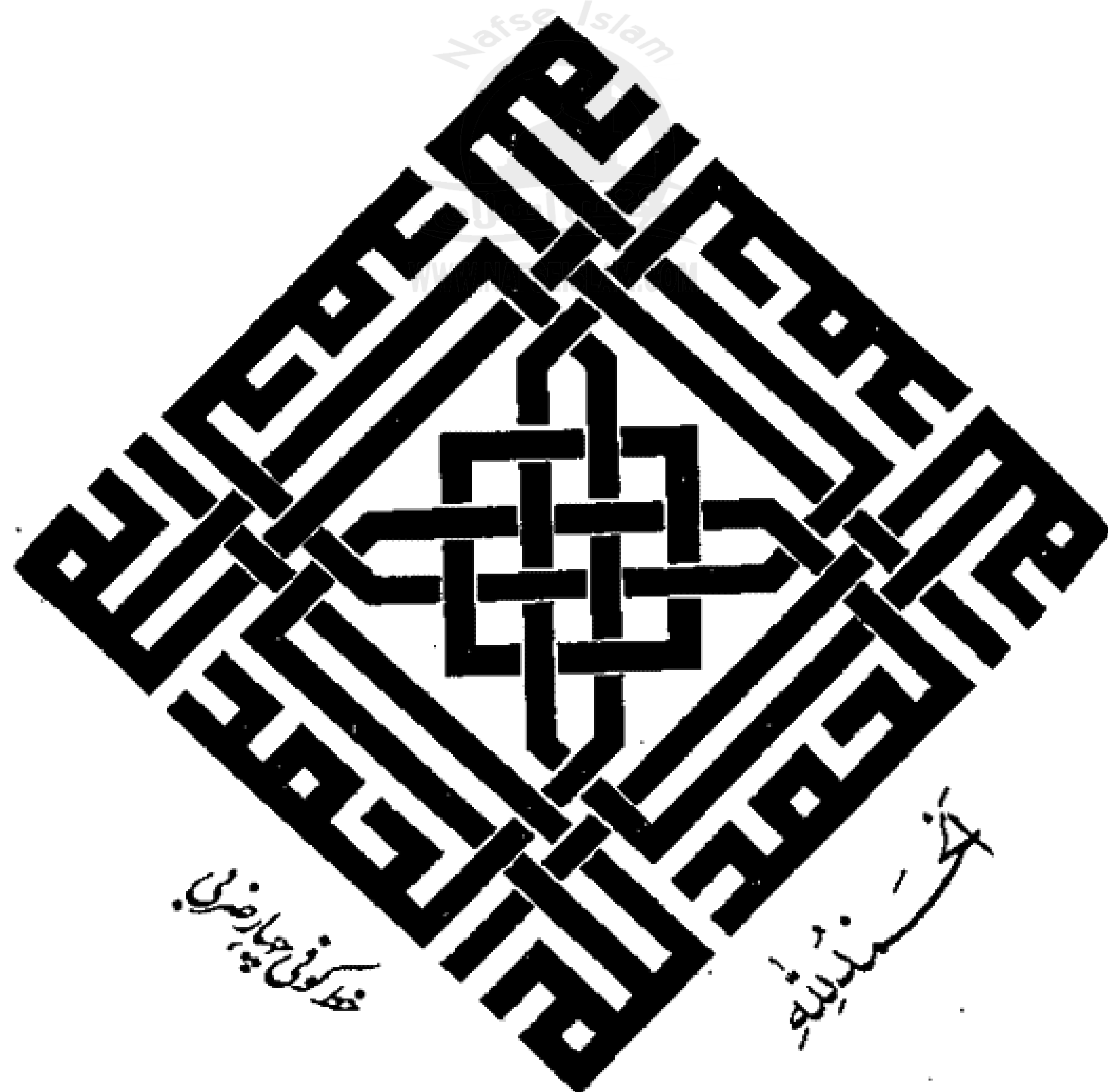
الحمد لله الذي خلق الخلق واصطفى من بينهم آدم وعلمه الاسماء ومدح العلماء بقوله تعالى
انما يخشى الله من عباده العلماء والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي علمه الله علم ما
كان وما يكون في الارض والسماء جزاه الله تعالى عنا احسن الجزاء فلقد مدح
علماء امته بقوله عليه الصلاة والسلام علماء امتي كانبياء بني اسرائيل وهو
غايت المدح والثناء اما بعد فلما طالعت هذا الكتاب المستطاب وجدته كتابا
جليل المقدار عظيم النفع لاهل السنة والجماعة الذين يقتدون بسيدنا محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم في الافعال والاقوال والاحوال والآراء فسبحان من ايد علماء
السنة الذين قاموا بحمايت دين الاسلام واهله من التعرض والطعن من
جهة المبتدعين الضالين المضلين الرجعين القهقرى من التمسك بعرى
الدين والشرع المتين ولله در اسيادنا العلماء الكاملين واصل
درجة حق اليقين واصلين كيف لا وهم نجوم اهل الهدى والدين
اعني بهم المقرظين لهذا المؤلف المبين فلقد اصابوا الحق والصواب
في الدنيا والدين جمعنا الله واياهم في جنة الفردوس مع الرضى من الله
والقبول بجاه سيدنا ومولانا الرسول صلى الله تعالى وسلم عليه
وعلى آله وصحبه وجميع من انتمى اليه كتبه خادم نعال العلماء
بالمدينة المنورة المدرس بالمسجد النبوي محمد [illegible]
بن [illegible] ذي القعدة ١٣٢٩

الدولة المكية في المادة الغيبية للعلامة
محقق المدققة بحر العلوم والعرفان قامع اهل البدع والزيغ

يقول الفقير إلى مولاه يعقوب بن رجب الخادم العلم الشريف بالحرم الشريف النبوي
هذا بيان رؤية منامية رأيتها ليلة اطلاعي على كتاب الدولة المكية والمادة الغيبية
هو أني بعد قراءتي لخطبة الكتاب المذكور نمت فرأيت السماء قد انفتحت ورأيت في السماء
كتابة من نور وحروف الكتابة في غاية العظم فحصل لي انشراح عظيم وكنت حينئذ لم
استحضر أن ذلك ببركة مطالعتي لهذا الكتاب ثم بعد تمام المطالعة شرعت في كتب
بعض كلمات مدحا لبعض ما يجب لمؤلف هذا الكتاب فرأيت في تلك الليلة أن أحد
أبواب الحجرة المطهرة المسمى بباب التوبة قد فتحه خدام الحجرة فدخل بعض الناس منه
ودخلت معهم وأنا قاصد لزيارة عم الحبيب سيدنا حمزة رضي الله عنه وعم رسول الله ثم إني
رأيت قصعة فوق الجدار فظننتها ماء فاشتقت للشرب منها ثم توقفت عنها حتى
استأذن ثم تذكرت شرب النبي صلى الله عليه وسلم من القصعة التي رآها على البعير
حين رجوعه من المعراج بغير إذن فتناولتها فوجدتها مملوءة لبنا خالصا فشربت
حتى رويت وأبقيت لها ما فضل مني وإذا بي واقف عند باب التوبة المتقدم
ذكره وكتاب الدولة المكية فوق صدري ضاما عليه يدي ثم أفقت من
النوم وجزمت بأن هذا الكتاب له شأن عظيم ومحبوب عند رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم



بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله والصلاة والسلام
على رسول الله وعلى آله وأصحابه وأتباعه وأحزابه
أما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة السنية المسماة
بالدولة المكية في الرد على الوهابية لمؤلفها الأذكى
الفطين اللبيب الشيخ أحمد رضا خان فوجدتها حرية
بالقبول لتعلقها بتنزيه الله تعالى عما لا يليق
وسيدنا الرسول، منح الله مؤلفها القبول والإقبال
وبلغه المنى والآمال بجاه سيدنا محمد والصحب والآل
كتبه أفقر الورى إلى الله تعالى الراجي عفو ربه الحميد
خادم العلم بالحرم النبوي محمد حسن بن عبيد
في أواخر رمضان تاريخ سنة ١٣٢٩ه



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی علم نبینا ما لم یعلم فصار من علومہ علم اللوح

والقلم فصلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم وبعد فقد طالعت

الرسالۃ الرائقۃ والعجالۃ الفائقۃ اعنی بہا الدولۃ

المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ لوحید دہرہ وفرید عصرہ

علامۃ الزمان مولانا الحاج احمد رضا خان ادام اللہ

فیوضہ علی الراغبین ونفع بعلومہ الطالبین عند الفاضل

المحترم الماجد المکرم محبی فی اللہ محمد کریم اللہ بلغہ اللہ الی

نہایۃ ما یتمناہ فقد اتی فیہا بما یشفی العلیل ویروی الغلیل

ودقق فیہا مسئلۃ علم الغیب وحقق بلا شک فیہ ولا ریب

واستبان منہا ان ما نسب الیہ من القول بتساوی علم سید الخلق

صلوات الله عليه بعلم الخالق لعليم فهو كذب وبهتان

عظيم فاحسن الله سبحانه جزاءه في الدارين ورفع

مدارجه في الكونين ٥ كتبه محمد صبغة الله الدراسي كان الله له [illegible]

في المدينة المنورة على صاحبها الف الف صلاة وسلام

في ١٥ ربيع الاول ١٣٢٤



[illegible] الحمد لله [illegible]

[illegible] الكامل [illegible]

[illegible] المشكلات والدقائق [illegible] أما بعد [illegible]

[illegible]

[illegible] والتابعين العرب [illegible]

[illegible] الشهير [illegible]

[illegible] رضي الله عنه [illegible]

[illegible] فالتبيه [illegible]

ما يختلف [illegible] الأكبر [illegible] الأنبياء و[illegible]

الأصفياء صلى الله عليه وسلم [illegible] رحمة للعالمين

[illegible] خلق عظيم [illegible]

[illegible] التأليف [illegible] القلوب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين سيدنا محمد وآله وصحبه اجمعين والعاقبة للمتقين ولا عدوان الا على الظالمين وبعد فلما تشرفت بالرسالة المسماة بالدولة المكية فى العلوم الغيبية لمؤلفها القدوة العلامة الاكبر والعمدة الفهامة الاشهر من ذاع علمه وفضله وشاع وتشنفت باقراطها جواهر نظمه ونثره الاذهان والاسماع العارف بربه الدال عليه فى كل زمان ومكان الشيخ سيدى احمد رضا خان حمدت مساعيه ودامت محفوظة باللطف والرعاية والعناية معاليه وسرحت الطرف فى جواهر الفاظها ومبانيها واجلت الفكر فى ازهار رياض معانيها فوجدتها غمام الغيث درر فرائدها رائقة البيان فائقة الاتقان وغرر فوائدها فى سرادق الاذهان يانعة الاصول والفروع جليلة متوجة بالادلة القرآنية الصريحة القاطعة والاحاديث النبوية الصحيحة الساطعة والبراهين العقلية الجلية الواضحة حاسمة لشبه اهل الغواية الفاسدة الباطلة وادمغة لصفقتهم البائرة الخاسرة الكاسدة العاطلة ذابة عن كمالات علوم خير البرية عليه افضل الصلاة وازكى التحية متمسكة بعقيدة اهل السنة السنية التى من استمسك به فقد استمسك بالعروة الوثقى والسعادة الابدية وفاز بالمنهج القويم الذى لا اعوجاج فيه واعتصم بحبل الله القوى المتين الذى لا تشبه شبهة تمويه ولا يخفى على كل ذى بصيرة حميد السيرة منور السريرة ان الله سبحانه جل جلاله اختار وفضل حبيبه الاعظم على سائر انبيائه ورسله وملائكته وجميع خلقه جملة وتفصيلا فافرغ عليه الكمالات العظمى التى لا غاية لها وطلع به الى انوار التجليات والمشاهدات العليا التى لا يمكن التعبير عنها فجمع بكل الانس الكمال والجمال وتوجه بتاج الهيبة والوقار والاجلال حتى شاهد سناء الجبروت وعجائب الملك والملكوت وخلع عليه خلع الانوار والاسرار والرضى وزاده شرفا بقوله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى وكشف له خفايا الرموز وخبايا الكنوز من العلوم الالهية الالهية والاسرار الغيبية اللدنية [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العليم بما ظهر وما بطن علام الغيوب العلي المتمكن
والوطن المنزه عن العجز والسهو ناصر من عليه توكل وخاذل من عصى
وتجبر وناصب لواء الغدر عن عدم والصلاة والسلام على سيدنا محمد منبع
أسرار الغيبية ومظهر الحقائق الإيمانية والأسرار الربانية ومعدن العلوم الغيبية
وينبوع التجليات الرحمانية سيد المصطفين من الأنبياء والملائكة المقربين الذي
ختم الله به النبيين والمرسلين وأرسله بالهدى ودين الحق إلى كافة الخلق إلى يوم الدين
وأطلعه على مكنونات الغيوب ومخبآت القلوب وزويت له الأرض فرأى مشارقها
ومغاربها وأراه ملكوت السموات والأرض فعلم ما كان وما يكون حتى عرف أهل
الجنة وأهل النار وعرضت عليه ذوات أمته [illegible] حتى القذاة
يخرجها الرجل من المسجد [illegible] الوسيلة [illegible] فهو صلى الله عليه وسلم أعلم
الأولين والآخرين فاض بحر علومه ومعارفه على العالمين فقد قال تعالى يؤتي
الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد أوتي خيرا كثيرا وما يذكر إلا أولوا الألباب
وقال صلى الله عليه وسلم أنا دار الحكمة وعلي بابها وقال [illegible]
وقال [illegible] العلم وعلي الباب وقال بعض [illegible]
يا أيها من أراد العلم [illegible] وبابه [illegible]
[illegible] الله [illegible]
[illegible] بعلم [illegible] الفضل [illegible] هذا وقد قال تعالى
تمسك [illegible] بحبل الفضل [illegible]
وما أوتيتم من العلم إلا قليلا فصلى الله وسلم عليه وعلى آله وأصوله وأصحابه
نجوم الهدى وعلى ورثته القائمين بنصر دينه وشريعته المزيلين لغياهب
الضلال والردى أما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة المسماة بالأدلة الجلية
بالمادة الغيبية فوجدتها شفاء ودواء للقلوب لأهل الحق والسنة والجماعة حاسمة
لمادة قول الشيطان الرجيم [illegible] جزى الله مؤلفها عن الإسلام
والمسلمين أحسن الجزاء [illegible] الأنبياء لأنه قام [illegible]
[illegible] اطلاعه صلى الله عليه وسلم على الغيوب التي [illegible] العزيز [illegible]
[illegible] حتى [illegible] الأئمة المجددين [illegible]
[illegible] بنور علومه [illegible] بلغه الله في الدارين
القبول والرضوان ومما [illegible] هذا النظم

إن الرسول المجتبى ذا المرتقى ... بالغيب نبأه العليم الأعظم
معجزات الأنبيا علومهم ... بالغيب أنبأنا الكتاب المحكم
وعلى الغيوب الأنبيا قد أطلعوا ... لا سيما طه الرسول الأكرم
قد فضل الله الرسول محمدا ... وبمحكم التنزيل فهو المكرم
بفضيلة الإسراء والمعراج قد ... خص الحبيب هو الإمام الأقدم
بالتاج علم الغيب المحكم أحمد ... وبذلك أفرده الخبير الأعلم
قد أكرم الله الحبيب بخمسة ... وكذاك الروح الخفي الأبهم
علم الغيوب [illegible] منه الإله ... وله الإحاطة والكمال الأتمم

بالواجبات وبالمحال وممكن — متعلق علم الإله الأعظم

وعلومهم كل العالمين إذا انتسقا — لا ينتهي العلم القديم الأحكم

وعلوم من اجتباه شرائع — ومعارف فيض الإله الأرحم

بعض من علم الغيب خص المرتضى — ملك السماء كذا النبي الأعصم

وعلوم جمع العالمين كنقطة — من بحر علم الله فهو الأعلم

فضل النبوة منصب لا يكتسب — بل ذاك فضل الله ربي الأكرم

فضل الولاية منعم للمتقي — صدق بذا فهو الطريق الأسلم

قد فتنت قوم بتلك المعجزة — تبعوا الهوى [illegible] الضلال الأظلم

إذا انتهى علم الغيوب لمصطفى — ولمرتضى خير لجود ذا الأكرم

ورد الكتاب به فآمنت تسلم — فهو الصراط المستقيم الأقوم

واضح بذا كتب الحديث لمسلم — وكذا الشفاعة للبخاري [illegible]

منعوا التوسل بالمشفع في الورى — ضل الجهول هو الغوي [illegible]

قد حقروا رسل الإله بمنعهم — ويظلمهم حق العذاب الأليم

قد عظم السلطان أجهل ما [illegible] — قرب الرجيم هو اللعين الألأم

بالحفظ والإيمان [illegible] سيدنا — ويسادة الأولياء أنت الأكرم

والعفو والغفران والأنس تجلي — للمذنب الشاكي أنت الأرحم

[illegible] الأردن [illegible] على — والمؤمنين فأنت [illegible] الأعلم

ثم الصلاة على الرسول المجتبى — والأنبياء ثم السلام الأدوم

[illegible] بحق العترة وآله — والصحب [illegible]

كتبه بخطه موسى بن القشاشي [illegible] الأزهري الأحمدي الأردبيلي

[illegible] سنة ١٣٣١ من الهجرة النبوية الشريفة



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله واسع العطاء مسبغ النعماء عالم الغيب فلا يظهر على غيبه
احدًا الا من ارتضى من رسولٍ منه بما شاء فقال وما كان الله
ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء
احمده واشكره على ان علّم ادم الاسماء وخصّ بذات العلوم
كلها امام الرسل والانبياء واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
المخاطب حبيبه بقوله ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك فما اجلّ الانباء
واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الذي تجلّى له علم
الغيب وغيب الغيب فاطلع على حقائق الاشياء واوتي علم الاولين
والاخرين والغابرين وظهر لمستوى سمع فيه صريف الاقلام
واحاط علمًا بما في اللوح المبين ونزل عليه الكتاب تبيانا لكل شيء
وهدًى ورحمة وبشرى للمسلمين وعلم علم اليقين وعين اليقين
وحق اليقين جميع ما كان وما يكون الى يوم الدين فانبأ بما امر
بانبائه من حضرة رب العالمين وشهد لجوده فيه قوله تعالى وما هو
على الغيب بضنين وقال سبحانه وتعالى تشريفا لقدر علومه وتعظيما
وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما فعلم اللوح والقلم
من علومه ذرة كما ان علومه في جنب بحار علم الله تعالى كقطرة
صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى اله كنوز جواهر الحقائق والاسرار
وعلى اصحابه بحور لآلي العلوم والانوار واتباعهم الابرار واوليا امته الاخيار
لا سيما وارث علوم النبيين ظاهرا وباطنا وواقف مقامات المرسلين
سرًا وعلنا غوث الثقلين وقطب الكونين كريم الطرفين وشريف النسبين

القطب الرباني والغوث الصمداني والمحبوب السبحاني والهيكل النوراني
صاحب الاشارات والمعاني سيدنا وسندنا وهادينا ومرشدنا
السيد الشيخ محيي الدين ابي محمد عبد القادر الجيلاني وعلى
ذريته الأطيبين والمريدين والمحبين ومن انتسب اليه
اجمعين الى يوم الدين امّا بعد فلما منّ الكريم المتعال
ذو المن والافضال على هذا العبد ضعيف الحال وخفيف البال
بشد الرحال مرة سادسة الى زيارة قبر حبيبه الاعظم وصفيه
الاكرم والملاذ الاتم لكل من في العالم ووسيلة ابينا آدم وواسطة
فيضان العلوم والاسرار على اهلها ممن تاخر من زمانه ومن تقدم
سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه بارك وسلم
وتشرفت بالحلول في المدينة المنورة والزيارة في المواجهة المعطرة
في تاسع محرم الحرام من هذا العام لقيني بعد زيارتي للمرقد
المصطفوي قبل انصرافي من المسجد الشريف النبوي العالم الفاضل
جامع الفضائل والفواضل كريم الشمائل حميد الخصائل مولانا
المولوي محمد كريم الله سلمه الله وابقاه ووفقه لما يحبه ويرضاه
واوصله الى غاية ما يتمناه فسررت بلقياه وحبته من نعم الله
فجرى ذكر الرسالة المرضيه والعجالة البهيه ذات التحقيقات الفائقه
والتدقيقات الرائقه والمحاسن الجليه والمعارف العليه المسماة
بالدولة المكيه بالمادة الغيبيه لأعلم علماء الزمان وافقه
فقهاء الدوران عالم السنة وحاميها وقامع البدعة
ومبتدعيها مجدد المائة الحاضرة ومؤيد الملة الزاهرة

محمد

محمود الفضائل ومحسود الأفاضل مَن بذل نفسه فی نصرة
الدین المتین وحمی حوزة شریعة سید المرسلین ولم یخف
فی الله لومة لائم وارتقی فی مدح الحبیب المصطفی کل صبٍّ
بحبه وهائم واخرج من بحار نعوته دررا لایساوی قیمتها
الدنیا ولا الاخری فکان بکل فضل جائز الیق واولی واحری
مولانا عبد المصطفی الشیخ احمد رضا خان الحنفی القادری
الممنوح من الله بالعلم الباطني والظاهري ادام الله تعالی
وُجودَه واتم علینا وعلی سائر المستفیدین والمستفیضین
فیضه وجوده الی یوم الدین آمین بجاه طه الامین
صلی الله وسلم علیه وعلی آله واصحابه اجمعین وکنت کثیر الشوق
والغرام الی مطالعة تلك الرسالة منذ شهور واعوام ففزت بمرامی
ذلك بواسطة المولوی المذکور ضاعف الله لمؤلفها وله ولنا الاجر
وحظیت بمطالعتها حظا لایقدر ان یعبر عنه ویفصح بالبیان
لسانُ القلم اوقلم اللسان والفیتها زبدة المحاسن بتحقیق
وامعان فوق ما تتشنف بسماعها الآذان فانشرح بها الصدرُ
وتنوّر الجنان وحققت انه لیس الخبر کالعیان وتیقّنتُ
انّ ما اشاعه بعض العصریین ان مؤلفها معتقد وقائل بمساواة
علم سید المرسلین بعلم رب العالمین هو ناشئ عن حسدهم
وعداوتهم بل مشعر بجهلهم المرکب وغباوتهم اما علموا
ان الحسد اهلك للجسد والحسود لایسود ولله در القائل

وإذا اراد الله نشر فضیلة ... طویت اتاح لها لسان حسود

والى الله المشتكى من قبائح احوال قوم يفترون الكذب ويرتجزون غافلين عن قوله تعالى انما يفترى الكذب الذين لا يؤمنون ومن رذائل افعال رجالٍ يتخذون اشاعة ما زوروه من الافتراءات دينا ذاهلين عما قال الله سبحانه وتعالى ان الذين يؤذون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا فقد احتملوا بهتانًا واثمًا مبينًا ولولا على ابصارهم غشاوة من الحسد والبغضاء والعداوة لابصروا ما ذكره المؤلف العلامة في غير موضع من رسالته الشريفة ما يبطل دعويهم الباطلة السخيفة ونصه في النظر الاول العلم الذاتي مختص بالمولى سبحانه وتعالى لا يمكن لغيره ومن اثبت شيئًا منه ولو ادنى من ادنى من ذرة لاحدٍ من العالمين فقد كفر واشرك وفيه ايضًا اللاتناهي الكمي مخصوص بعلم الله تعالى وفيه ايضًا احاطة احدٍ من الخلق بمعلومات الله تعالى على جهة التفصيل التام محال شرعًا وعقلا بل لو جمع علوم جميع العالمين اولا وآخرا لما كان له نسبة ما اصلاً الى علوم الله سبحانه وتعالى حتى كنسبة حصة من الف الف حصص قطرة الى الف الف بحر ونصه في النظر الثاني زهوقهم بما تقرر ان شبهة مساواة علم المخلوقين طرًا اجمعين بعلم ربنا اله العالمين ما كانت لتخطر ببال المسلمين وفيه ايضًا قد اقمنا الدلائل القاهرة على ان احاطة علم المخلوقين بجميع المعلومات الالهية محال قطعا عقلا وسمعا ونصه في النظر الثالث العلم الذاتي والمطلق المحيط التفصيلي مختص بالله تعالى

وما للعباد الا مطلق العلم الوطائى ونصه فى النظر الخامس

لانقول بمساواة علم الله تعالى ولا بحصوله بالاستقلال

ولا نثبت بعطاء الله تعالى ايضا الا البعض اهـ

فاين دعوى المساواة كما يقولون قاتلهم الله انى يؤفكون

وليتأمل المنكرون علم ما كان وما يكون لنبى الله الامين ما ذكر

فى تحقيق الشيخ الامام علامة الاعلام قدوة اهل التحقيق

وعمدة ذوى النظر والتدقيق الفقيه المحدث الصوفى مولاى الشريف

ابى عبد الله محمد بن جعفر الحسنى الادريسى الشهير بالكتانى المغربى نزيل المدينة المنورة هـ

المالكى متعنا الله بطول حياته وافاض علينا وعلى اهل الدين من

فيوضاته فى كتابه نظم المتناثر من الحديث المتواتر ما نصه

احاديث اطلاعه صلى الله عليه وسلم على الغيبات وانبائه عنها

ذكر تواترها ايضا عياض فى الشفاء وغيره ونص عياض وكذلك

اخباره عن الغيوب وانباؤه بما يكون وكان معلوم من آياته على الجملة

بالضرورة اهـ وقال بعده فى فصل ما اطلع عليه من الغيوب وما يكون ما نصه

والاحاديث فى هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف غمره وهذه المعجزة

من معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا خبرها على التواتر لكثرة رواتها

واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب اهـ وفى جواهر المعانى نقلا عن

جواب لابى العباس التجانى رضى الله عنه فى معنى قوله تعالى فى حقه

صلى الله عليه وسلم ما كنت تدرى ما الكتاب ولا الايمان ما نصه

والاخبار والآثار وكتب الحديث كلها مشحونة باخباراته بالغيوب

التى تأدى من بعده استقرارها وانتباعها حتى قال بعض الصحابة رضى الله

ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم امراً يكون في امته من بعده الا ذكره الى قيام الساعة وقال صلى الله عليه وسلم ما من شيء لم اكن اريته الا رايته في مقامي هذا حتى الجنة والنار والاخبار كثيرة متواترة حتى لا يكاد ان يرتاب فيهما احد من المسلمين والسلام انتهى نقلاً من نظم الهناخر وشواهد هذا المعنى كثيرة في تصانيف اكابر الامة وعظماء الملة ولو جمعنا ما اورده العالم الكبير العارف الشهير جامع الصفات السنية والفضائل البهية والخصائل الملكية والشمائل المرضية مولانا الشيخ يوسف بن اسمعيل النبهاني البيروتي فسح الله في مدته وبارك في عمره الشريف وضاعف فضله بتضعيف في تضعيف في تضعيف في غير واحد من تأليفاته في مواضع كثيرة لبلغ مجلداً كبيراً ولنكتف هنا على ما نقله من جواهر السيد عبد الله الميرغني الحنفي الطائفي قدس سره في شرح الصلوة المشيشية في شرح قول المصنف وتنزلت علوم آدم فاعجز الخلائق ما لفظه اي وفيه صلى الله عليه وسلم تنزلت من عند الله تعالى علوم ابينا آدم يعني حقائق العلوم التي علم آدم اسمائها الثابتة بقوله تعالى وعلم آدم الاسماء كلها وهذه العلوم هي علوم القرآن كما قال تعالى ما فرطنا في الكتاب من شيء وقال تعالى ونزلنا عليك الكتاب تبياناً لكل شيء وذكر في ذلك كثيراً من الاحاديث والآثار ثم قال وقد قال العلماء المحققون ان الله تعالى اعلم نبيه صلى الله عليه وسلم الغيب كله حتى الخمس المستثناة في آخر عمره صلى الله عليه وسلم

في جواهر البحار في فضل النبي المختار ص

لكن اربكتم البعض وافشاء البعض وشتان بين العلم بحقائق
الاشياء وبين العلم باسمائها وبين ادراك المقصود وادراك
وسائله ولكن لما كان صلى الله عليه وسلم هو المقصود من حقائق
الوجود ولما كان آدم عليه السلام هو الوسيلة ارتفع الى الوسيلة
فسبحان من حكمة تبهر العقول واسرار عجائبه تطول
ولله در الشرف الابوصيري حيث يقول
لك ذات العلوم من عالم الغيب ومنها لآدم الاسماء
ولهذا قال بعض المحققين انما سجدت الملائكة لآدم لاجل
نور محمد صلى الله عليه وسلم الذي في جبينه انتهى
والمسئول من الله فضله العظيم بجاه نبيه الكريم وآله
واصحابه واوليائه واحبابه لاسيما ولي وابيه حسبا ومعنى
ظاهرا وباطنا سرا وعلنا حسبا ونسبا واصلا وسببا
الغوث الاعظم القطب الاكرم السيد الشيخ محيي الدين عبد القادر
الجيلاني قدس سره النوراني في حق هذا المؤلف الجليل الشان
ومن احبه ونصره من اهل الايمان وان يجعله وايانا
من المقربين لديه والدالين عليه وان يرزقنا حسن الختام
في جوار خير الانام عليه وعلى آله وصحبه وتابعيه وحزبه افضل الصلوة واشرف السلام
فانه على ذلك قدير وبالاجابة جدير كتبه على عجل بالف خجل
العبد المفتقر الى رحمة ربه المعيد المبدي هداية الله بن
محمود بن محمد سعيد السندي البكري نسبا والحنفي
مذهبا والقادري مشربا بالمدينة المنورة في رابع عشر

وبين العلم باسمائها

من شهر مولد سيد البشر سنة ثلاثين بعد ثلاثمائة والالف
من هجرة من خلقه الله تعالى على اكمل خلق واجمل وصف
صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله واصحابه واتباعه واحبابه اجمعين
والحمد لله رب العالمين



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدك يا من افردت من اجتبيت لنصر دينك المتين ووفقت من اصطفيت لنشر شرعك المبين

ونصلي ونسلم على من اطلعته على مصون علم الغيب واريته مكنون خزائنك بلا ريب

وعلى آله وصحبه حملة احكام نورك وعلى التابعين وتابعيهم الفائزين بمعرفة بطونك وظهورك

اما بعد فقد اطلعت على هذا السفر العظيم والبحر الخضم الجسيم المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية

فالفيته قاموسا لتحقيق مسائل شريفة وناموسا لتدقيق لطائف منيفة

اظهر فيه مؤلفه حفظه الله تعالى بثاقب فهمه فرائد العبارات وابرز فيه بصائب ذهنه فوائد

ارباب الاشارات وادحض به حجج اهل الغواية والضلالات واقام عليهم واضح الدلائل والبينات

كيف لا وهو امام المحدثين وحسام في رقاب الملحدين وحيد الزمان وفريد الاوان مولانا الكامل

السيد احمد رضا خان لا زال راقيا في حلل العرفان بسيادة منبع الحقائق ومجمع الرقائق

والدقائق صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى آله وكل من انتمى بالقرب اليه

حرره في ١٩ ذي القعدة ١٣٢٤

كتبه المحتقر
بكر احمد الحبشي
خادم العلم والطريقة
بحرم سيد الخليقة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين والتابعين لهم
بإحسان إلى يوم الدين أما بعد فإني لما تشرفت بالمجاورة في أعتاب سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم في
بلده الطاهرة ومدينته المنورة في هذا العام ١٣٣١ سنة هجرية طلب مني
بعض العلماء الأفاضل من أهل السنة والعقيدة الطاهرة أهل المدينة المنورة
وهو السيد عبد الباري ابن العلامة السيد ... رضوان نفعنا الله ببركاته
وبركات أسلافه الطيبين الطاهرين أن أقرظ هذا الكتاب المسمى الدولة المكية
بالمادة الغيبية تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد رضا خان الهندي وكان قد أرسله
كاتبني إلى بيروت في هذا المعنى الشيخ الفاضل العالم الكامل العامل الشيخ كريم الله
الهندي فلما أرسله إلي هذه المرة السيد عبد الباري حفظه الله قرأته من أوله
إلى آخره فوجدته من أنفع الكتب الدينية وأصدقها لهجة وأقواها حجة
ولا يصدر مثله إلا عن إمام كبير علامة نحرير فرضي الله عن مؤلفه وأرضاه
وبلغه من كل خير مناه أما ما يتعلق بالرد على الوهابية ومن نحا نحوهم من الاجتهاد والإطلاق
في هذا الزمان فقد استوفيته في كتابي شواهد الحق في الاستغاثة بسيد الخلق
صلى الله عليه وسلم وأما ما يتعلق في علم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغيب
بتعليم الله تعالى فقد استوفيت الكلام عليه في كتابي المذكور وكتابي حجة الله على العالمين
في معجزات سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وأختم كلامي بسؤال الحق تعالى
بجاه هذا النبي الكريم عليه أفضل الصلاة والتسليم أن يكثر من أمثال
مؤلف هذا الكتاب الأئمة الأعلام حماة الإسلام المتصدين للرد على الكفرة
والمبتدعين اللئام فإنهم من أفضل المجاهدين الذابين عن حوزة الدين والحمد لله رب العالمين
وكتب ذلك بقلمه الفقير يوسف بن إسماعيل النبهاني في المدينة المنورة في صفر الخير

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي تفرد بالوحدانية وعلم رسوله ما لم يعلم وذلك فضل
الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم والصلاة والسلام على سيدنا وشفيعنا نبينا
الذي أرسل رحمة للعالمين محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم أما بعد فإني لما تشرفت
بالزيارة في أعتاب سيد الوجود والحظوة في قربه برد السلام على من يسلم عليه صلى الله عليه وسلم
في هذا العام سنة ثلاثين وبعد ثلثمائة وألف هجرية (?) والتوسل بجنابه الأعلى الأكرم والاستمداد له صلى الله
عليه وسلم بعد وفاته كما كان في حال حياته صلى الله عليه وسلم ولله در الإمام البوصيري رضي الله عنه
« ومن تكن برسول الله نصرته إن تلقه الأسد في آجامها تجم » « ولن ترى من ولي
غير منتصر به ولا من عدو غير منقصم » ولما أطلعني بعض أفاضل المدينة المنورة
على هذه الرسالة المحررة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف الإمام العلامة الشيخ أحمد
رضا خان الهندي فوجدتها من أحسن البيان وأدق ما بين برهان ففرق بين علم المخلوق
والخالق وجاء بسديد حجج فاصلة بكلمة الحقائق وهذه كالشمس لعلها لم تخفى على أرباب البصائر
والقلوب والتقوى ويكفي لذلك قوله صلى الله عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى
ما تقرب إلي المتقربون بمثل أداء ما افترضت عليهم ولا يزال العبد يتقرب إلي بالنوافل حتى
أحبه فإذا أحببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ولسانه الذي ينطق به ويده
التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها فإذا كان العبد بهذه الصفة لا يعزب عنه [illegible] جزاه الله
مؤلف هذه الرسالة خيرا وبارك الله لنا في حياته [illegible] نسأله تعالى أن [illegible] وبجل
[illegible]

[illegible]

من ترك الصلوة متعمدا فقد كفر

بسم الله الرحمن الرحيم نقل نسخه

الحمد لله الذي انار الوجود بشموس العلماء وجعلهم بدور الضياء ومحجة الاهتداء فالتابع لهديهم لا يضل ولا يشقى والمتمسك بقويم عهدهم لا شك متمسك بالعروة الوثقى واشهد ان لا اله الا الله الاول بلا بداية الآخر بلا نهاية المحصي كل شيء عددا العالم بما خفي من خلقه وما بدا واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المرسل معلما ومرشدا صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم عدد ما احاط به علمه وجرى به القلم ورضي الله عنهم ائمة النهج القويم والصراط المستقيم وعن مقلديهم وتابعيهم باحسان الى يوم الدين وغفر الله لنا ولوالدينا ولنا ولجميع المسلمين امين

وبعد اني لما كنت متشرفا بزيارة سيد الموجودات واشرف مخلوقات الارضين والسموات في شهر ربيع الاول عام احدى وثلاثين وثلثمائة بعد الالف وبقيت مدة منتهى الانس والحظ والشرف وفي اثناء هذه المدة الوجيزة قد لاحظني دفتر الاديب الفاضل العالم الكامل (الحافظ المتقن الامام المفتي) الشيخ احمد ... الخطيب ... بلسي المواظب على اشرف خدمة في حرم الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم على الرسالة المسماة بالدولة المكية بالمادة الغيبية تأليف حضرة العلامة المدقق الدراكة المحقق المولوي الامام احمد رضا خان احد حسنة عيون علماء الهند الاعلام وقد اوضح فيها بعض مزايا سيد الانام ومصباح الظلام المظلل بالغمام عليه افضل الصلاة وازكى التحيات والسلام من ... ولا ... فيما ذكر بها ولا اختلاف ما جمع اليه ... رأيه ... والجماعة كل ... واستندوا ... ...

تعالى عن الجناب الرفيع المصطفوي حيفاً وادام نفعه براً وبحراً وقمع بحجة المطالبة وضلالة المفسدين الضالين الخاطئين من قدره عليه الصلاة والسلام فنكلهم جزاءهم. الله الملك العلام المطلع على خائنة الأعين وما تخفي الصدور والى الله ترجع الأمور. وصلى الله تعالى على سيدنا محمد ﷺ وسائر الأنبياء الكرام وبحمدها في البداء والختام حرر في الروضة المطهرة بالمدينة المنورة على بانيها أفضل الصلاة والسلام في اليوم الحادي والعشرين من شهر ربيع الأنور

قاله بفمه وكتبه بقلمه
فقير رحمة ربه الغني الحميد
ابن محمد أديب تقي الشيخ البكري
العطار الشافعي الدمشقي
عفي عنهما



ایشبو تقریظ [illegible] تقریظ [illegible]
[illegible]
[illegible] روضه مطهره [illegible]
[illegible]
احمد [illegible]

تقريظ مولانا العلامة اللوذعي والحاذق اللبيب مدرس مدرسة سيدي
إخليل في دمشق الشام ومدرس قضاة قطنا سما الوستاذ الفاضل الشيخ محمد افندي
الحكيم اطال الله بقاه امين يحيى

بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لمن علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم وصلاة وسلاما على سيدنا ومولانا محمد
النبي الاكرم الذي من علومه علم اللوح والقلم وعلى آله وصحابته وشيعته المتبعين
آثاره والدالجين على مدحجته وعلى التابعين لهم والسالكين مسلكهم اما بعد
فقد جلت طرف الطرف في رياض هذه الرسالة الانيقة وتقطفت من يانع ثمارها
وانتشقت من اريج ازهارها العبقة والتقطت من باهر فوائدها ودرر فرائدها ما حليت
به جيد عرفاني وحليت به ميت جناني كيف لا وهي الحجة الدامغة والاية البالغة
التامة والبرهان القاطع والدليل الناصع على قول الزيغ ببيانه الساطع والسيف المسلول
لمن حاد الله والرسول تشهد لمؤلفها بطول الباع وسعة الاطلاع ورسوخ القدم
في العلوم والمعارف النقلية والعقلية مع غيرة دينية وحمية على الشريعة المحمدية
وبكثرة نقاده والمعية وقادة كثر الله امثاله في الاسلام من الجهابذة الاعلام
ليرجعوا بني الضلالة ويقذفوا بصلادم عزمهم وحرهم جيوش اهل الزيغ والجهالة ويعلو
عمومها الهدى والرشاد فتحيا بهم البلاد والعباد ولا زال مولانا المؤلف العلامة
احمد رضا خان مؤيد مسدد بعناية الرحمن قائما على قدم الصدق يفل
الباطل ويحق الحق بحرمة النبي الاكرم صلى الله تعالى عليه وسلم ما تلت
الاولاد انجح بحمد رضا الاماثل ولو في بلاغة كلامه ختامه

خادم العلماء
محمد الحكيم
في دمشق الشام

٧ صفر سنة ١٣٢٤

تقريظ شيخنا العلامة الكامل صاحب التصانيف العديدة مدرس جامع السنجقدار بدمشق الشام أدام الله نفعه آمين

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رافع منار أهل الشريعة والإيمان، وخافض شعار أهل البدع والبهتان، والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاء بالأحاديث والقرآن، وبعد فقد تصفحت هذا المؤلف الجليل المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية في الرد على الفرقة الوهابية ومن نحا نحوهم من المخالفين للشريعة الإسلامية فوجدتها مشتملة على قواعد عقائد أهل الإيمان، وبراهين [illegible] أهل البغي والخسران، وأدلة انتصار لأهل السنة والرجحان، شاهدة لمؤلفها العلامة الفاضل والمرشد الهمام الفاضل الكامل الشيخ أحمد رضا خان الهندي بأنها مستوفية في الرد حق الاستيفاء كما استوفيت ذلك في كتاب العقد الوحيد شرح النظم الفريد في علم التوحيد في الرد على الوهابية في إنكارهم التوسل والزيارة ومعجزات الأنبياء وكرامات الأولياء بعد الوفاة ونحو ذلك جمعته [illegible] [illegible] وصلى الله على النبي [illegible] وعلى آله الطاهرين وأصحابه [illegible]

كتبه الفقير محمد أمين السفرجلاني [illegible] المدرس بجامع السنجقدار بدمشق الشام

تحريرا في ١٢ صفر سنة ١٣٢[illegible]



تقريظ العلامة المحقق من ... مدقق مفتي قضاء الطفيلة سابقا واحد المدرسين في مدرسة
دار الحديث بدمشق الشام مولانا الاستاذ الفاضل الشيخ محمود افندي العطار حفظه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قد احاط بكل شيء علما وشهدت العوالم بكمال قدرته فعمهم رحما
فسبحانه من اله تفرد بالخلق والتقدير وخص من شاء بما شاء فلا مشارك له ولا نظير
والصلاة والسلام على اشرف المخلوقات بلا ريب سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم
الذي اعلى الله مقامه واطلعه على علم الغيب وخصه بكمال المحبة وجعله
بالمؤمنين رؤوفا رحيما وانزل عليه وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل
الله عليك عظيما وعلى اصحابه وآله والسالكين على منواله
اما بعد فاني قد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة وسرحت نظري
في صفائحها برهة قليلة فالفيتها تشهد لمؤلفها بالتحقيق والتدقيق
وانه من عصابة اهل السنة المتمسكين بالحبل الوثيق بين فيها ان علومه صلى
الله عليه وسلم الغيبية وان كان مخلوق لم يصل اليها فهي من مواهب الربوبية
وليس ببعيد ان يطلع الله نبيه عليه الصلاة والسلام على كل علم غيبي يمكن ان يصل اليه
مخلوق حيث انه صلى الله عليه وسلم في سائر الكمالات الانسانية غير مسبوق
دعاه الى تأليفها ما زعمته الفرقة الوهابية من الحط من مقاماته صلى الله عليه وسلم العلية
اكثر الله من امثاله الائمة الاعلام هداة الخلق الى مذهب اهل السنة والجماعة العظام

كتبه خادم العلم واهله
احد تلامذة الشيخ محمد بدر الدين
محمود بن سعيد
العطار الدمشقي
حسبه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى والصلاة والسلام على المصطفى رب اليك
المفزع وفيك الرجا فاجعلنا اللهم من عبادك المخلصين المتمسكين
بالعمل بسنة سيد المرسلين وبعد فلما بارحت وطني دمشق آتيا
المدينة المنورة تشرفت باعتاب سيدنا وسندنا ووسيلتنا سيد العالم صلى الله عليه
وسلم في عام ثلاثمائة واحدى وثلاثين بعد الالف سئلت ان اطلع لرسالة
موسومة بالدولة المكية في المادة الغيبية فنظرت اليها نظر الغريب يرى
مشابه الحبيب فوجدتها جديرة بالاهتمام عديمة المثال يتجلى عليها صدق
الابقا وآية الاستقامة وكيف لا والمؤلف المفضال هو مولانا الشيخ احمد
[illegible] العلامة الفاضل الكامل صاحب التقديس والاحترام جزاه الله تعالى افضل الجزا
وجعله تحت لواء سيد الانبياء وليعذرني مولانا المؤلف على قصوري
بتقريظ الرسالة لانشغال البال او حرجت في المقال اما اولا فلان مؤلفه
في غنية عن الاطراء والتطويل في نعته فضلا عن كليلي في هذه وثانيا كتبته وانا
اتجهز للسفر الى الشام ذات الثغر الباسم وانا مفارق مسكن سيد المرسلين
لا ادري أكتب هذا واذرف الدمع مدرارا وانت سواء الطالع واستغفر الله
نعلا فعفوا منك ايها السيد الكريم فانت رب السماح والتجاوز
اهل الوضاح متوسلا بصاحب هذا المقام الاعظم ان يجعلني من
محبيه من المتشرفين بزيارته في كل عام والصلاة والسلام عليه
الختام تحريرا في ٥ من ع ٢ سنة ١٣٢٤

كتبه الفقير اليه تعالى
محمد ادريس
الدمشقي

تقريظ العلامة الفاضل الحاوي لغنية الفضائل الوارث للعلوم كابرا عن كابر
مدرس جامع سيدنا محيي الدين ابن العربي رضي الله عنه حضرة مولانا الاستاذ
الشيخ الحاج الحافظ السيد محمد عارف الحلبي ادام نفعه امين المحيي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله ذي الشان عظيم البرهان شديد السلطان والصلاة والسلام على سيدنا محمد الذي جاءنا بصريح القرآن فأزاح به الشرك والبهتان وأظهر به التوحيد والإيمان وعلى آله وصحبه والتابعين بإحسان وبعد فإني وإن كنت لست من أهل العرفان ولا ممن يجري في هذا الميدان ولكن بطريق التطفل على أهل هذا الشان تصفحت بحسب الإمكان بعض عبارات هذه الرسالة المنسوبة للعلامة الشهير والحبر الكبير أعني به الشيخ احمد رضا خان صاحب الفضل والإتقان فوجدتها كافية في هذا الباب محتوية على لباب الألباب رادعة لأهل الزيغ والارتياب مؤيدة لما عليه أهل الحق من عقائد الإيمان جزاه الله تعالى عن سعيه أحسن الجزاء وأدام له الارتقاء لذرى المجد والعلياء فلقد أحسن أحسن الله تعالى إليه حيث دل على كمال علمه بأنه من فحول المتفضل عليه زاده الله تعالى من هباته ونفعنا بعلومه وأعاد علينا من بركاته والحمد لله تعالى على كل حال يكون به الاتمام والمآل

كتبه
خويدم أهل العلم
العبد الفقير إليه عز وجل
محمد عارف محيي الدين
ابن احمد الشهير بالحلبي
عفا الله تعالى
عنه
الدمشقي

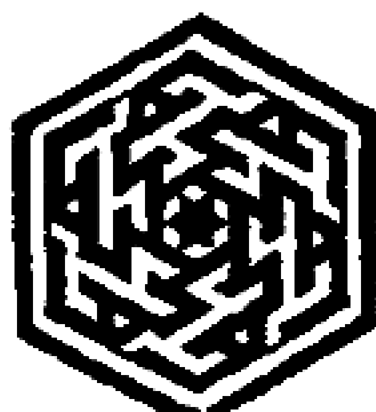
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل الينا نبي الرحمة الهداة لسائر المخلوقات واختصه من بين خلقه بافضل الشمائل واعظم المعجزات واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة تعظم لها في سكرات اهل العنايات واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المجتبى منه بخوارق العادات صلى الله وسلم عليه وعلى آله واصحابه حماة الدين القويم من زيغ اهل الضلالات اما بعد فقد اطلعت على هذا الكتاب المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية فوجدته ناطقا بالصواب مشتملا على النقول الصريحة والاقوال الصحيحة فلله در مؤلفه العالم العامل والفاضل الامجد الكامل الشيخ احمد رضا خان لا زال محله النفع العام بين الخاص والعام فانه قد اجاد وافاد جزاه الله خير الجزاء وامدنا واياه بمدد سيد الانبياء وختم لنا وله بحسن الختام بجاه النبي المظلل بالغمام عليه من الله افضل الصلاة واتم السلام قاله الفقير خادم العلم الشريف [illegible]

محمد عبد الله القسم

الوارد زائر المدينة المنورة

في ربيع الاول ١٣٢٣



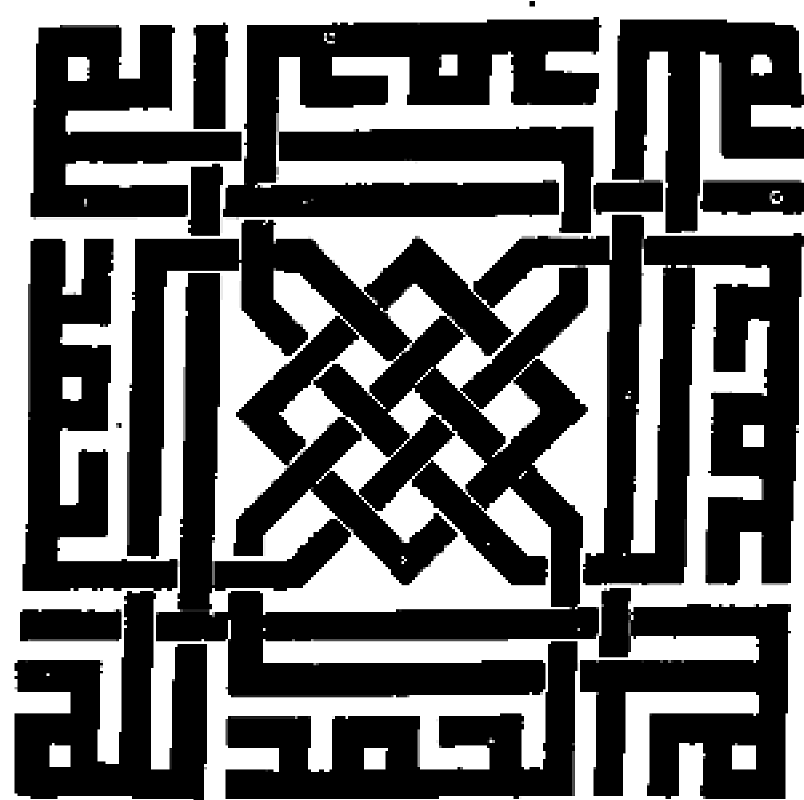
تقريظ العلامة العامل مدرس مدرسة ...
سليمان رضي الله تعالى في دمشق الشام سيد العلماء
والعلماء ومرشد الشيخ محمد القاسمي

بسم الله الرحمن الرحيم

اهل التقديس

نحمدك يا من أتقنت الكائنات دليلا على توحيدك ونشكرك يا من أيدت حملة شريعتك جهابذة قاموا بواجب تمجيدك ونصلي ونسلم على رسولك المبعوث من أكرم جيل والمنعوت في التوراة والإنجيل وعلى آله وأصحابه الذين أحقوا الحق وأبطلوا الأباطيل وبعد فقد اطلعت على ما حبره العالم العامل والهمام المجتهد الفاضل حضرة الشيخ أحمد رضا خان من مؤلفه المسمى بالدولة المكية بالمادة الغيبية دراية كتابا أي كتاب جامعا في باب الحكمة وفصل الخطاب فيا له من مؤلف جال الفكر في ميدان هذه المباحث ومزق ما جمعوه من المباحث كيف لا وجامعه جامع للكمالات والفضائل من الحط دون شرفه كل متطاول فإن ابن الفضل أبوه والمدعي لفضله أعداؤه ومحبوه مقداره في العلم جليل ومثله في الأنام قليل متع الله المسلمين بحياته وأفاض علينا وعليهم من بركاته آمين

بقلم العاجز محمد القاسمي
الحلاق الدمشقي
عفي عنه



خط كوفي چهار ضربي

[illegible] محمد يحيى افندي [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي جعل الحق على لسان كل عالم عامل والصلاة والسلام على سيدنا
ومولانا محمد المنزل عليه وقل جاء الحق وزهق الباطل وعلى آله الكرام واصحابه الفخام ما [illegible]
الظلام اما بعد فانه لا يخفى ان الله سبحانه وتعالى قد منح سيدنا ومولانا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم جميع العلوم
واطلعه على كل سر مكتوم كيف لا والحق تعالى هو معلمه ومكمله ورحم الله الامام البوصيري حيث قال
لك ذات العلوم من عالم الغيب ومنها لآدم الاسماء هذا والذي نعتقده وندين الله تعالى به
ان سيدنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم هو الواسطة العظمى في كل علم علمه الله تعالى لجميع المخلوقات
من اهل الارضين والسموات عرف ذلك من عرفه ومن حرم من بحر العرفان اغترفه وجهل ذلك من جهله
تحريرا فتعده فجزى الله تعالى هذا الحبر مؤلف هذا السفر خير الجزاء وحشرنا معه تحت لواء سيد الانبياء
وسند الاصفياء سيدنا ومولانا محمد صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم وشرف ومجد وبارك وكرم وعظم آمين

تحريرا [illegible] صفر الخير [illegible]

قال ذلك وكتبه الفقير الحقير
المعترف بالعجز والتقصير محمد يحيى
الحلبي النقشبندي
[illegible] عفى عنه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الذي احاط علما بكل قديم وحديث وتقاصرت الو الالباب عن ادراك كبريائه فوقها سجدت لجلال كبريائه غر الجباه فسبحانه من اله ارسل لنا الانبياء الكرام ليدلوا المخلوقات على وحدانيته وخصهم باوضح الايات واظهر على ايديهم ما حيرت به العقول من المعجزات والاخبار بالمغيبات احمده واشكره وهو الكريم الفتاح على ان جعل نبينا محمدا صلى الله عليه وسلم افضلهم واعلاهم منزلة وهم به في القيامة يتوسلون وخصه بما لم يخصهم به من الايات والمعجزات لاسيما المعراج وكلمه سماعا وشفاها وعلمه علم ما كان وما يكون واستغفره واتوب اليه توبة عبد لايشهد الها سواه واشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له شهادة مقرونة بالايمان والتصديق واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله المؤيد بخوارق العادات نبي اختاره الله فهو المختار المحبوب صلى الله عليه وعلى آله واصحابه والتابعين لهم وصدقهم بتشييد الدين واظهاره ... مما شيده اعداء ... من كل جور واجحاف صغيرة وكبيرة اما بعد فقد طلب الحق اهل التوحيد فاكتسبوا

الحسنات وسلم تسليما اما بعد فقد تشرفت بنظر هذه
الرسالة المسماة بالدولة المكية لمؤلفها العلامة المحقق
مولوي حضرت مولانا الحاج الشيخ احمد رضا خان
من فضل المولى الرحمن بواسطة الاستاذ المكرم مولوي صاحب
الشيخ محمد كريم الله المهاجر في بلدة سيد الانام عليه افضل صلاة
واتم سلام فوجدتها موافقة لما عليه السلف وتابعيهم من الخلف
العاكفين على الكتاب والسنة المطهرة وهي تخالف الادلة
النقلية والعقلية ذكر الشيخ تقي الدين ابن تيمية في كتابه الجواب
الصحيح ايات نبينا عليه الصلاة والسلام كثيرة المتعلقة بالقدرة
والفعل والتأثير انواع (منها) ما هو في العالم العلوي كانشقاق
القمر وحراسة السماء بالشهب الحراسة التامة ومعراجه الى
السماء وفيه دليل واضح على ما اخبرت به الرسل لا الفلاسفة
(ومنها) تأييده بملائكة السماء (ومنها) تصرفه في الحيوانات
الانس والجن والبهائم (ومنها) تصرفه في الاشجار والخشب
والاحجار (ومنها) اجابة دعائه صلى الله عليه وسلم (ومنها)
اعلامه بالمغيبات الماضية والمستقبلة (ومنها) تأثيره
في تكثير الماء والشراب والطعام والثمار وغير ذلك من دلائل
نبوته واعلام رسالته ومعجزاته الظاهرة واياته الباهرة انتهى
هذا كلام ابن تيمية وهو لا ينكر الا ما كان عليه السلف ووافق عليه

الخلق ولهذا لا ينكر احد بان الله تعالى لم يطلع احدا من انبيائه
واصفيائه على مغيباته حيث ان القرآن الكريم مشحونا من
قصص الانبياء باخبارهم بالمغيبات منها قصة سيدنا موسى
مع الخضر عليهما السلام والاحاديث النبوية والاثار المنيفة
تدل على ذلك فلو اردنا نكتب بعضا من اخبار نبينا عليه
الصلاة والسلام والصحابة والتابعين لخرجنا عن المقصود
هذا ابو بكر الصديق رضي الله عنه اخبر السيدة عائشة بما تلده
زوجته من بعده وعمر رضي الله عنه وهو على المنبر ناديه
يا سارية الجبل الجبل ولا يخلوا في كل زمان ممن يكون على قدم
الانبياء ويعمل بما علم يطلعه الله تعالى على مغيباته ارثا لهم
من الانبياء لا سيما خير امة اخرجت للناس لهم الارث من
خير نبي قال تعالى واتقوا الله ويعلمكم الله وقال تعالى الا
من ارتضى من رسول فاعلامه صلى الله عليه وسلم بالمغيبات
من جملة الايات والمعجزات الدالة على رسالته كما ان الولي الصالح
اذا ظهر منه شئ من الكرامة وخوارق العادات يكون
بالارث منه ولله الحمد فقد اجتمعت بكثير منهم من علماء الظاهر
والعجم ومنهم من كان يخبر في بشئ كان او يكون ومن اجلهم شيخي
وسيدي وسندي وقدوتي العالم الرباني والغوث الصمداني مجدد

[illegible]

٩٤ [illegible] ١٢

المائة الرابعة عشر الى حافظ كتب الحديث والاثر محيي
السنة ومميت البدعة اعني به الشيخ محمد بدر الدين المحدث
الشهير فانه كان يدرس يوم الجمعة من بعد الصلاة الى اذان
العصر غيبا من سائر كتب الحديث مع الاسانيد ثم
كل ما حضر انسان ينتقل ويتكلم على ما في ضمير هذا
الانسان مع كونه ربما ما حضر درسه قبل هذه المرة
وكثيرا ما يختلفون جماعة في مسئلة ثم يحضرون درسه
فينحل اشكالهم نور الله تعالى قلوبنا وقلوب المسلمين
ووفقنا الله تعالى لما فيه رضاه ورضاء نبيه الكريم عليه
افضل الصلاة واتم التسليم قال تعالى ومن يطع الرسول فقد اطاع
الله والحمد لله اوله وآخره وسلام على المرسلين والحمد لله رب
العالمين حرر يوم الاحد الواقع ٢٢ [illegible] سنة ١٣٤٤

كتبه الفقير الى الله تعالى
محمد [illegible] المكتبي الحسيني
[illegible] بدمشق
الشام

تقريظ العلامة والمرشد الفاضل الشيخ محمد سعيد
البيطار نائب مفتي الشام ومحقق دمشق وخطيبها ومدرسها
وهو ابن الأستاذ الشيخ مصطفى أحمد الفاضل
العلامة الشيخي

٤٧

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وأفضل العالمين سيدنا محمد الحائز من الله تعالى
أفضل الفضائل والفائز منه بأشرف العلوم والوسائل من علم بكل المعلومات واشهده بغاية ما
يمكن من [illegible] حيث قال تعالى يا أيها النبي إنا أرسلناك شاهداً ومبشراً ونذيراً وقد ثبت
أنه تدلى على لسانه قطرة من العرش المجيد ليلة الإسراء والمعراج فعلم علم كل شيء بطريق الفيض
والتجلي من العليم الحكيم وإنا نقول تبعاً للقول أن محمداً عليه السلام يتناهى وعلمه تعالى
لا يتناهى والله أعلم بحقائق الأمور وقد طلب مني بعض من لا يسعني مخالفته أن أطلع على
الفاضل من الفضائل والفضلاء من قرظ وكتب على هذه الرسالة المسماة الموضحة بتحقيق ما لم
[illegible] الرسالة من المقامات الشريفة التي من أجلها مقام علم الغيوب من الكواهن
والغيوب واستدل على ذلك بالأدلة المسلمة الموجودة في هذه الرسالة على هذا المطلوب
فاستنبط الأمر الطالع من أن [illegible] ضعيف والذي ظهر لي أحقية ما قال هذا الهمام
وهذا دال على كثرة فضله وسعة اطلاعه وسيره فجزاه الله تعالى خير الجزاء وضاعف أجوره
يوم لقائه [illegible] والحمد لله تعالى على وجود أمثاله في هذه الأمة التي هي خير أمة
أخرجت للناس ونرجو دوام ذلك ونختم بالصلاة والسلام على من ينتهي إليه مقصود
كل سالك وعلى آله وصحبه نجوم الهدى وبدور الدياجي الحوالك

قاله وكتبه خادم [illegible] العلماء محمد [illegible]
البيطار الحسني [illegible] الدمشقي

تقريظ لعلماء الأزهر

بسم الله الرحمن الرحيم ربنا لا تزغ قلوبنا بعد إذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة إنك أنت الوهاب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على صاحب الرسالة سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وبعد فهذه رسالة

جليلة المقدار عالية المنار جزى مؤلفها عن الدين الحق والمشرب الصحيح خير الجزاء ونفع بها كل من تلقاها

بالقبول وجعل مؤلفها على الدوام سيفا مسلولا في رقاب أعداء الدين

كتبه الفقير إلى ربه
[illegible]
خادم العلم
العلامة السقا
المدرس بالأزهر

بسم الله الرحمن الرحيم

حمدا لمن أرشد من استرشد والصلاة والسلام على من أيده الله بالمعجزات وأيد به

[illegible] فلما منّ الله علينا بزيارة قبر سيد الوجود صلى الله عليه وسلم وذلك في شهر [illegible]

المعظم سنة ١٣٥٢ هجرية على صاحبها أفضل الصلاة وأزكى التحية أطلعني بعض أفاضل

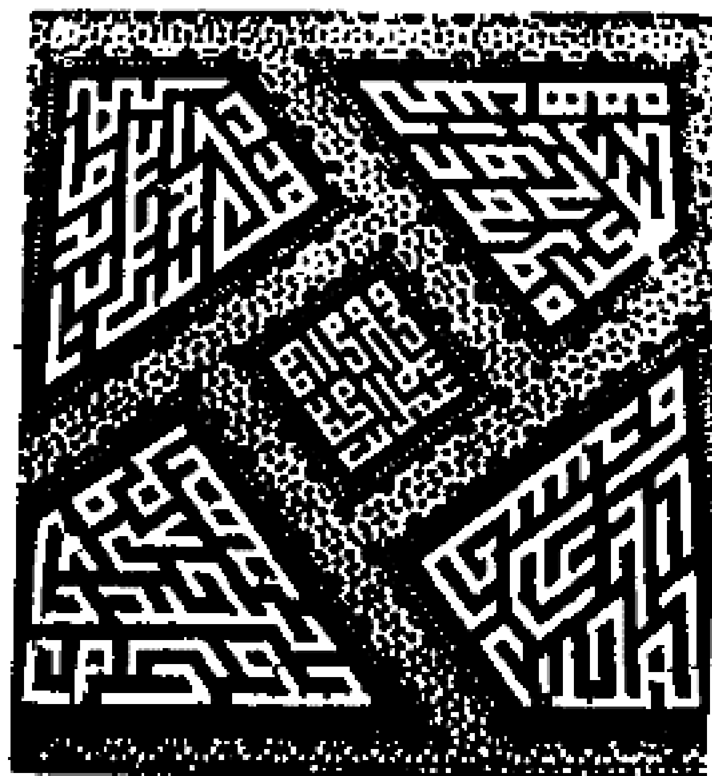
المدينة المنورة على هذه الرسالة المحررة المسماة بالدولة المكية في الرد على الوهابية

لمؤلفها الفاضل المدرس رضا جزاه الله أحسن الجزاء [illegible] بالأدلة

[illegible] الكفاية [illegible] أيد الله علماء السنة والجماعة وخذل أهل

البدع والضلال وجعلنا من الذين يستمعون القول فيتبعون أحسنه والله [illegible]

كتبه [illegible]
المدرس [illegible]
الحسيني [illegible]
بالأزهر
الشريف



بسم الله الرحمن الرحيم

قد تبين الرشد من الغي وحصحص الحق وزال
الضلال والعمى وظهر الحق لظهور الصباح ونادى
منادي الحق حي على الفلاح وتجلى وتجدد
الغين عن العين وانقشعت زجاجة الشك
والريب والصلوة والسلام على من قصم لظهور حجته ظهور
المعاندين وعلى آله وأصحابه الذين نجوم دلائلهم رجوم
للشياطين اما بعد فقد سرحت طرف الطرف فيما
حرره الفاضل الامام وفخر الانام والذاب
الصارم عن الملة الاحمدية والعاض بالنواجذ
على التمسك بالسنة المحمدية نخبة اهل العلم والعرفان
مولانا المولوي الشيخ احمد رضا خان لا زال قائما
على نصرة الدين وماحيا بدلائله شبه الطاغين

فوجدته قد جمع من الدلائل اقواها ومن البراهين
اعلاها وان ما حرره عليه الحق والتقوى ولكن
ما ادعاه من النصوص هو الاحكم والاولى وان
ما نبذه هو كلام اهل الايمان وان من خالفه في هذه
الاقوال هو من اهل الكفر والطغيان وذلك معلوم
من الدين بالضرورة غني عن ايراد برهان ولا شك
في كفرهم بل في كفر من لم يكفرهم بعد سطوع البرهان
والحمد لله وكفى وسلام على عباده
الذين اصطفى

كتبه بقلمه وقاله بفمه المرتجي عفو مولاه
العلي المدرس الاول في حضرة الامام الاعظم
والمجتهد الاقدم محمد سعيد بن عبد القادر
القادري النقشبندي
عفي عنهما



تلخیص و ترجمۂ تقاریظ

از

مولانا عبدالرحمٰن بستوی



۱

احمد الجزائری بن السیّد احمد المدنی

(مفتی مالکیہ، مکہ معظمہ)

علامہ زماں، یکتائے روزگار، منظورِ انظار، سیّدِ عدنان، منبعِ عرفان، حضرت مولانا شیخ احمد رضا خان کا رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ کا مطالعہ کیا، یہ ایسی تالیف ہے جس سے ہر صاحبِ توفیق سمجھدار انسان نفع حاصل کرے گا، مصنف پر یہ الزام کہ علمِ الٰہی اور علمِ مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مساوات کے قائل ہیں، اس رسالے کے مطالعے سے غلط ثابت ہوتا ہے، رسالے میں ایسی کوئی بات نہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو اپنے افضال سے نوازے اور مسلمانوں میں ان جیسے بہت سے علماء پیدا کرے۔ آمین!

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء

۲

شیخ اسمٰعیل بن خلیل

(حافظ کتب الحرم ، مکہ معظمہ)

حضرت جناب سیدی خاتمۃ الفقہاء والمحدثین اطال اللہ بقاء کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل آپ کو ... سے محفوظ رکھے ، آمین !

آپ سے جدا ہو گیا مگر دل نہ چاہتا تھا ، کیا کریں دستورِ زمانہ یہی ہے کئی بار سوچا کہ پھر حاضرِ خدمت ہوں لیکن ماں اور بھائی ضعیف ہو گئے ہیں جن کی خدمت کے لئے مجبوراً جانا پڑ رہا ہے ورنہ دل تو یہ چاہتا ہے کہ مرتے دم تک آپ کی چوکھٹ پر پڑا رہوں اور آپ کے حضور حاضر رہوں۔

میں جمعہ کے روز نماز کے وقت بمبئی پہنچا ، حاجی محمد قاسم صاحب میرے ٹیلی گرام کے مطابق اسٹیشن پر انتظار میں تھے ، وہ اپنے گھر لے گئے ، میں نے خیال کیا شاید ان کے بال بچے یہیں ہوں گے لیکن رات کو معلوم ہوا کہ میری وجہ سے پورا گھر خالی کرا دیا ہے ۔ اس پر مجھے خوشی تو ہوئی مگر ساتھ ہی اپنے نفس پر ملامت کرتے ہوئے میں نے کہا کہ تو لوگوں پر کیسا بوجھ ہے ، کیا ہر جگہ ایسا ہی کریگا ؟

حاجی صاحب اپنے لڑکوں کے ساتھ ہمارے پاس رہتے ہیں

اور بے حد خدمت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں صلہ عطا فرمائے۔ آمین!

حضور! حاجی صاحب نہایت ہی عبادت گزار ہیں رات کو صرف دو گھنٹے سوتے ہیں، باقی رات نماز اور تلاوت قرآن میں گزار دیتے ہیں، کاروباری انہماک کے باوجود اتنی محنت و ریاضت کرتے ہیں۔

میری طرف سے حضرت مولانا حامد رضا صاحب، حضرت مولانا مصطفےٰ رضا صاحب اور حاجی کفایت اللہ صاحب کو تحفہ سلام قبول ہو۔ ان حضرات نے میرے ساتھ جو احسان کیا ہے اس کا بدلہ میں نہیں دے سکتا، اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ عطا فرمائے۔ میری جانب سے میری والدہ یعنی مولانا حامد رضا خاں اور مولانا مصطفےٰ رضا صاحب کی والدہ سلام قبول فرمائیں۔ ان کا ذکر مناسب تو نہیں لیکن میں اپنے آپ کو آپ کا تیسرا فرزند شمار کرتا ہوں ——— ان سے فرمائیں کہ اس سعادت سے مجھے نوازیں۔ میں آپ کے احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالےٰ آپ کو خوب خوب نوازے اور روزِ محشر میرا دستگیر بنائے۔ آمین!

آپ کا بیٹا

حافظ کتب

اسمٰعیل

سنہ ۱۳۳۰ھ / سنہ ۱۹۱۲ء

۳

حسین بن محمد

(مدرس حرم نبوی، مکہ معظمہ)

عالم و عامل، سنی کامل شیخ احمد رضا خاں بریلوی کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں ایسی قوی دلیلیں ہیں جو مخالفین کو خاموش کر دیتی ہیں، جو شخص بھی اس کتاب کے مقابلے پر کوئی نظریہ پیش کرے گا، مغلوب ہو گا۔

(صفر ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء)



عمص اللہ الرافۃ والعدل والجود

٤

محمد یحییٰ

(مدینہ منورہ)

حضرت استاذِ مکرم شیخ محمد کریم اللہ صاحب کی طرف سے سلام پیش خدمت ہے۔

گزارش ہے کہ الدولۃ المکیہ سے متعلق پہلا اور دوسرا ٹیلیگرام موصول ہوا، اس سلسلے میں حضرت استاذ شیخ عبدالحمید آفندی عطار نے فرمایا ہے کہ میں نے مفتی آفندی صاحب کو تقریظ کے لیے مذکورہ کتاب روانہ کردی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تقریظ جلد لکھ کر مجھے بھیج دیں گے پھر میں آپ کی خدمت میں روانہ کردوں گا۔

(۱۵ رجب ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

۵

احمد بن محمد بن محمد خیر السناری

(مدینہ منورہ)

حقیقتِ محمدیہ کو پرکھنے سے ساری کائنات عاجز ہے، خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابوبکر! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، میری حقیقت کو میرے مالک کے سوا کوئی نہیں جانتا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیاء، اولیاء، صلحاء اور علماء سب نے اپنے اپنے ادراک کے مطابق جانا پہچانا ہے، مقامِ قرب میں تفاوت ہے اس لئے مدرکین کے مقامات بھی مختلف ہیں، سب ہی نے روحِ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا ہے، آپ ابوالارواح ہیں۔

مخالفین جاہل قوم ہیں جو حق سے اس قدر غافل ہو گئے جس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت علامہ استاذ فاضل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ میں نے مطالعہ کی، اس میں مؤلف نے منکرین کا خوب رد کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

۵ رجمادی الاخریٰ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)

٦

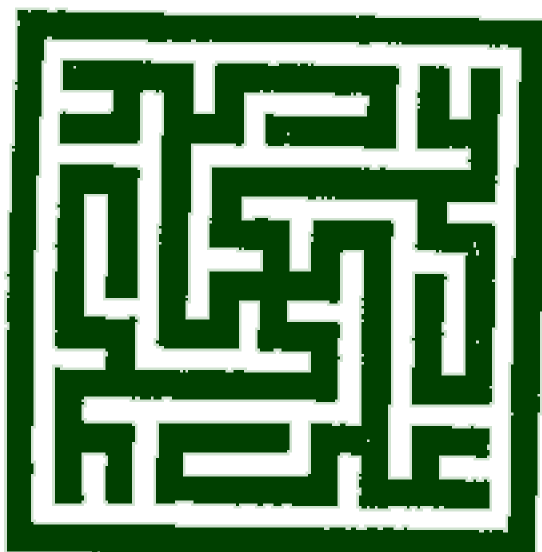
سید عمر بن سید مصطفیٰ غبطہ

(مدینہ منورہ)

سعادت ابدیہ کا امیدوار سید عمر بن مصطفیٰ غبطہ، خادم حدیث حرم نبوی عرض کرتا ہے کہ حضرت علامہ عارف ربانی، استاد کبیر، عالم بے نظیر حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مسجد نبوی میں مجھے سنائی گئی، میں نے اس کو مختصر مگر جامع و صحیح پایا، یہ وہم کی تاریکی سے نکال کر فہم کی روشنی کی طرف لے جاتی ہے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تعالیٰ اس کو مفید بنائے،

آمین!

(۲۴ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)



عکس جلد دفعہ مرتب

۷

عبد القادر حلمی الحسنی الخطیب

(مدینہ منورہ)

جب میں مدینہ منورہ میں زیارت روضہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا تو بعض احباب نے علامۃ الہند و علامۃ زمانہ حضرت مولانا شیخ احمد رضا خاں صاحب کی تالیف الدولۃ المکیہ کو دیکھنے کے لیے اصرار کیا، چونکہ وطن واپسی کا وقت قریب آچکا تھا اس لیے جلدی جلدی رسالہ مذکورہ کو پڑھا، میں نے اسے سرچشمۂ تحقیق پایا، اس سے واضح ہوا کہ مولف علامہ کے بارے میں جو یہ مشہور کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، سراسر جھوٹ و بہتان ہے، اس الزام کے خلاف یہ کتاب ایک واضح ثبوت ہے۔

(۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)



۸

عبدالکریم ابن التارزی بن عزوز التونسی

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

استاذِ کامل، فریدِ عصر، یگانۂ دہر حضرتِ علامہ
شیخ احمد رضا خان کی تالیف "الدولۃ المکیہ" دیکھنے
کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے مضامین قابلِ اتباع
ہیں جو حقیقت میں الہاماتِ ربانیہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ
مؤلفِ علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان جیسے
افراد بکثرت پیدا فرمائے۔ آمین!



۹

عبداللہ احمد اسعد گیلانی الحسنی الحموی

(مدینہ منورہ)

اس رسالہ معتبرہ کو کسی تعریف و توصیف کی حاجت نہیں اسلیے میں نے اس طرف سے پہلو تہی کیا، اس کے علاوہ بڑے بڑے علماء و فضلاء اس پر تقریظیں لکھ چکے ہیں، ہمیں صرف مؤلف سلمہ اللہ تعالے کے بارے میں لکھنا ہے۔

آپ کی ذات گرامی مشہور و معروف ہے، مدینہ پاک میں سید احمد علی اور شیخ کریم سے ملاقات ہوئی، دونوں نے آپ کی تعریف و توصیف کی۔ جب ان حضرات سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضور [illegible] علیہ وسلم سے کمال عشق اور حضرت غوث اعظم سے کمال محبت ہے [illegible] کے لیے مجھے ان سے محبت ہو گئی [illegible] کہ محبوب کا دوست محبوب ہوا کرتا ہے ——— ہر چیز [illegible] سے پرکھا جاتا ہے [illegible] ان حضرات کی گواہی کی تصدیق کرتے ہیں، کاش کہ آپ کے [illegible] سے ملاقات [illegible] اور آپ کی محبت [illegible] کی قدر کرتے تو [illegible]

[illegible] خدمت سے مشغول نہ ہوں، ان کا [illegible]

پھر آپ کو بے داغ پاکر بالکل بری ہوئے، آپ کو اجرِ عظیم ملا اور آپ کی رفعت اور قدر و منزلت میں اضافہ ہوا گویا کہ دشمنوں سے آپ کی عزت و حرمت بڑھانے میں سر توڑ کوشش کی چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد کرنا چاہتا ہے تو اس کے دشمنوں کو اس کے لئے مددگار بنا دیتا ہے، ایسا کیوں نہ ہو ———— آپ اس قول کے مصداق ہیں کہ جبریل اس شخص کے ساتھ ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا عہد کرتا ہے" اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے روح القدس کے ذریعہ آپ کی مدد فرماتا ہے، آپ غالب ہیں اور علم کا علم آپ کے سر پر بلند ہے ———— میں اس مقامِ رفیع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔



۱۰

علی بن علی الرحمانی ،

(مدرس حرم نبوی ، مدینہ منورہ)

یہ رسالہ عالم علامہ ، بحرِ فہامہ ، معدنِ فصاحت و براعت ، اجل علماء اہل السنۃ والجماعۃ ، مولانا و استاذنا شیخ احمد رضا خاں کی تالیف ہے ، میں نے اس رسالے کو شافی و کافی اور جامع و وافی پایا جو مؤلف بزرگ کے کمالِ علم پر دلالت کرتا ہے ، بیشک وہ اکابر علماء اہل سنت میں سے ہیں - اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی ذات اور ان کی تصانیف سے نفع پہنچاتے اور ان کے برکات و نفحات ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹاتا رہے ، آمین !

میں نے اس بزرگ اور بلند مرتبہ تالیف کے مطالعہ کی تاریخ لکھی ہے -

---

متع المسلمین بطول بقائہ آمین



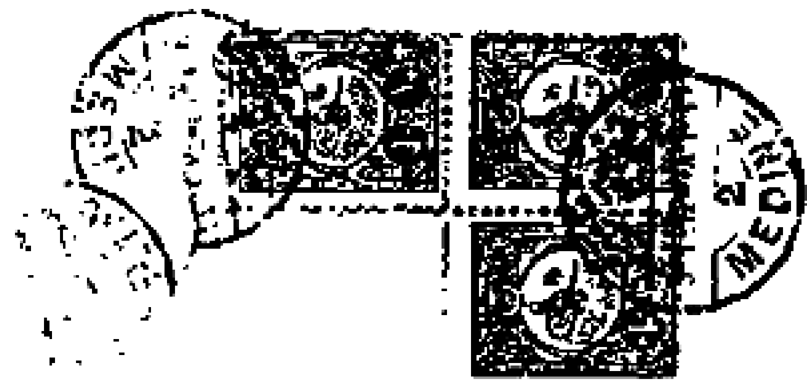
To Mo Ahmadraza Khan

Bansbareli

India









۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء میں جس لفافے میں مدینہ منورہ سے بریلی شریف تقریظ ارسال کی گئی اس نایاب لفافے کا عکس جمیل

۱۲

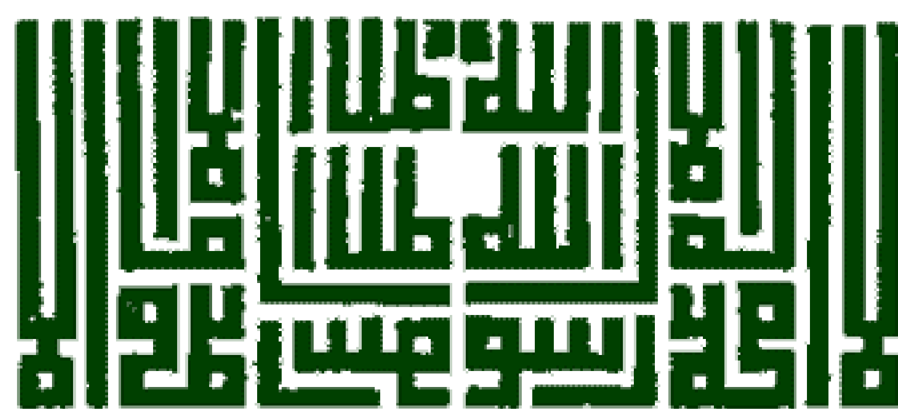
محمد بن سید الواسع حسینی الادریسی

(مدینہ منورہ)

۱۳۲۱ھ میں جبکہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوں، فخر ہند علامہ شیخ احمد رضا خاں کی تصنیف الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ کی خبر ملی، مجھے یہ رسالہ بہت پسند آیا، اللہ تعالیٰ اس رسالہ مبارکہ کے مصنف کو، جو صاحب نقد و نظر ہیں، بہترین جزا عطا فرمائے۔ اس مبارک تصنیف سے انہوں نے اہل سنت کے دلوں کو مسرور کیا۔

بعض غیب تو بعض اولیاء امت بھی جانتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد سید واسع سے زندگی میں اور انتقال کے بعد بہت سی ایسی کرامتیں ظہور میں آئیں جو علوم غیبیہ کی خبر دیتی ہیں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم غیبیہ کی کیا بات جو اولین و آخرین کے سردار ہیں۔

(۱۳ جمادی الثانیہ ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء)



کوفی بنائی متوسط

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
بطور منعکس دوات

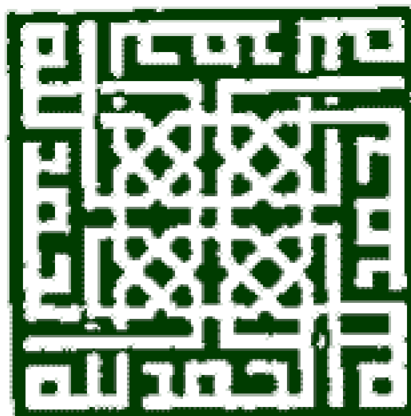
۱۳

محمد توفیق الایوبی الانصاری

(مدینہ منورہ)

رسالہ الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ جو حجم میں چھوٹا ہے معلومات کے لحاظ سے بڑا ہے، فاضل مصنف سے میری التجا ہے کہ اپنی دعاؤں میں مجھے شامل رکھیں، ان کی دعائیں قبولیت کے شایانِ شان ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخلصانہ محبت رکھتے ہیں، اللہ تعالےٰ مصنف کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور آخرت میں اپنی کامل نعمتوں سے سرفراز فرمائے، آمین!

بیشک مصنف پاکیزہ بیان والے ہیں، انہوں نے اپنے پاکیزہ دلائل بیان کرکے مخلوق وخالق کے علم میں فرق کر دیا ہے اور اپنے بے خطا تیر سے حقیقت کے جگر کو شکار کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان جیسی ہستیاں زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے اور اپنے جود وسخا کی بارشیں کرے، آمین!



۱۴

یعقوب بن رجب

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

مدرس حرم نبوی یعقوب بن رجب ایک خواب عرض کرتا ہے جو اس رات دیکھا جس رات کتاب الدولۃ المکیہ حاصل کی۔

ہوا کہ میں دولتِ مکیہ کا خطبہ پڑھ کر سو گیا، خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان کھل گیا ہے جس پر لکھا ہوا ہے:۔

"کتاب نور سے ہے اور کتاب کے حروف انتہائی تعظیم کے لائق ہیں۔"

اس سے مجھے انشراحِ صدر حاصل ہوا اور میں نے یقین کیا کہ یہ خواب کتاب کے مطالعہ کی برکت سے نصیب ہوا، پھر جب اس کتاب کو پورا پڑھ چکا تو حضرتِ مؤلف کی مدح میں چند کلمات لکھے اور سو گیا خواب میں دیکھا کہ حجرۂ مقدسہ کا دروازہ طبوبہ کسی خادم نے کھولا اور کچھ لوگ داخل ہوئے ہیں اور میں بھی حضرتِ حمزہ کی زیارت کے ارادہ سے داخل ہوا ہوں۔ دیوار پر میں نے ایک پیالہ دیکھا، میں سمجھا کہ اس میں پانی ہے، مجھے پینے کا اشتیاق ہوا لیکن اجازت لینے کے لئے توقف کیا ——— پھر مجھے معراج سے واپسی پر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا یہ قصہ یاد آ گیا کہ آپ جب معراج سے واپس تشریف لا رہے تھے

کسی اونٹ پر آپ نے پانی کا پیالہ دیکھا اور بلا اذن نوش فرمایا تو میں نے
بھی اس پیالے کو اٹھایا، اس میں خالص دودھ تھا، اس کو میں نے
سیر ہو کر پیا، پھر بھی باقی بچ گیا، دیکھتا ہوں کہ میں باب طوبہ کے پاس
کھڑا ہوں اور کتاب (الدولۃ المکیہ) میرے سینے پر ہے جس کو ہاتھوں
سے سمیٹے ہوئے ہوں، پھر آنکھ کھل گئی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب
بڑی شان والی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں مرغوب و
محبوب ہے۔

(ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

۱۵

محمد یٰسین بن سعید

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

ادیب لبیب شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی اور اس کو قابلِ قبول پایا کیونکہ بیان باتوں سے پاک ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس میں ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ جمیل ہے اللہ تعالیٰ اس کے مصنف کو آپ کے طفیل مقبولیت و سعادت عطا فرمائے اور ان کی تمام امیدیں و آرزوئیں بر لائے۔ آمین۔

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)



۱۸

مصطفیٰ ابن النامزی بن عزوز التونسی

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کا شرف حاصل کیا اس کے مؤلف رہبر و رہنما، علامہ اکبر اور عمدۃ الفہامہ ہیں، اپنے علم و کمال کی وجہ سے مشہور ہیں، عارف باللہ ہیں اور ہر حال و مقام میں اللہ ہی کی طرف جاتے ہیں یعنی ہمارے سردار احمد رضا خاں صاحب، ان کی مساعی مقبول و محمود ہوں، ان کی عنایات بلند اور لطف و کرم ہمیشہ ہمیشہ جاری رہیں ——— میں نے اس رسالے کی اصولی باتوں کے لفظی جواہر کی طرف توجہ اور اس کے باغ معانی کے پھولوں میں فکر کو جولاں کیا تو میں نے اس کے بے مثال موتیوں کو خوش بیان اور خوب مضبوط پایا، اس کے روشن فائدوں سے ذہنوں کے باغوں میں روشنیاں پھیل گئیں ——— اس کی شاخیں اور جڑیں فیصلہ کن اور واضح قرآنی آیتوں صحیح و مشہور حدیثوں اور اعلیٰ قسم کے عقلی روشن دلیلوں سے لدی ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کمالاتِ علمیہ کی پاسبان ہے اور عقائدِ اہلِ سنت و جماعت کے عین مطابق، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کی حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہے جس نے آپ کو یہ علوم عطا فرمائے، اس سے انکار ایک جاہل ہی کر سکتا ہے۔

اللہ تعالے نے مؤلف کو خوب خوب نوازے۔ وہ استادِ کامل اور جامع معقول ومنقول ہیں، وہ ابرِ باراں کی طرح فیض رساں ہیں؛ انہوں نے بندگانِ خدا کو فائدے پہنچاتے اور ان کو راہ دکھلائی؛ انہوں نے شہروں کو روشن کیا، یہ ان کے شرف وبزرگی اور حسنِ سیرت کی دلیل ہے اور ان کے اخلاص، پاکیزگی طبعی ذکاوت اور آگہی کا روشن ثبوت، وہ معقول ومنقول اور اصول وفروع کے میدانوں میں گوئے سبقت لے گئے ہیں، اللہ تعالے مسلمانوں میں ان جیسے اور بہت سے پیدا کرے، آمین!

(۱۰ شعبان ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)



۱۹

موسیٰ علی الشامی الازھری الاحمدی الدیری

(مدینہ منورہ)

میں نے رسالہ "الدولۃ المکیہ" کا مطالعہ کیا، اس کو شفا ربایا اور اہلِ حق یعنی اہلِ سنت و جماعت کے دلوں کی دوا ——— اللہ تعالےٰ اس رسالے کے مصنف کو اسلام اور اہلِ اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور سیدالانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ میں دونوں جہاں میں اپنی عنایات نازل فرمائے، اس لئے کہ وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ علم غیب کی تائید کے لئے کھڑے ہو گئے جس سے کتاب اللہ اور حدیثیں بھری ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ مسئلہ آفتابِ نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا۔

مصنفِ کتاب اماموں کے امام، اس امت کے دین کے مجدد ہیں، یقین کے نور اور قلوب کے انوار کی تائید سے آراستہ ہیں ——— کون؟ ——— شیخ احمد رضا خاں! اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہان میں قبول و رضوان عطا فرمائے، آمین!

(یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء)

۲۰

ہدایۃ اللہ بن محمود بن محمد سعید السندی البکری

(مدینہ منورہ)

بندہ ضعیف جب ۹ محرم سنہ ۱۳۲۳ھ کو چھٹی مرتبہ زیارتِ روضۂ مبارکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے حاضر ہوا تو زیارت کے بعد مواجہہ شریفہ میں جامع الفضائل والخصائل مولانا محمد کریم اللہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجدد مائۃ حاضرہ حضرتِ علامہ عبد المصطفیٰ شیخ احمد رضا خاں حنفی قادری کی تالیفِ جلیل الدولۃ المکیہ کا ذکر کیا، میں عرصۂ دراز سے اس رسالے کا مشتاق تھا، یہ میری دیرینہ آرزو مولانائے مذکور کی وساطت سے پوری ہوئی، میں نے کتاب مطالعہ کی اور محظوظ ہوا، اس قدر مسرور ہوا کہ جس کے بیان سے زبان وقلم دونوں عاجز ہیں۔ میں نے تحقیق و تدقیق میں اس رسالے کو خوب سے خوب تر پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ شنیدہ دیدہ کی مانند نہیں۔

جو کچھ حضرتِ مؤلف علامہ کے مخالفین نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ مؤلفِ علامہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کو اللہ تعالیٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں، یہ الزام سراسر جھوٹ ہے جو مخالفین کے حسد و بغاوت کی پیداوار ہے بلکہ ان کے جہل مرکب اور کند ذہنی کی دلیل ہے، کاش ان کو معلوم ہوتا کہ حسد صرف جسم کو ہلاک کرتا ہے اور حاسد کبھی رہبر

نہیں بن سکتا، اللہ تعالےٰ کے حضور ایسی جھوٹی قوم سے شکایت ہے جو افتراء پر فخر کرتے ہوئے اس آیۂ کریمہ سے روگرداں ہے :-

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون

ان لوگوں کی گھٹیا درجہ کی حرکتوں میں یہ ہے کہ اپنی گھڑی ہوئی باتوں کو مشہور کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، اس وقت اللہ تعالیٰ اس آیہ کریمہ کو بھول جاتے ہیں :-

ان الذین یؤذون المؤمنین والمؤمنٰت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا

کاش ان لوگوں کے آنکھوں پر حسد و بغض کے پردے نہ ہوتے تو مذکورہ رسالے کے کئی مقامات پر مؤلف علامہ کی تحریر کی روشنی اپنے باطل دعووں کو یاد رہوا پاتے ——— مثلاً :-

نظر اول میں مؤلف فرماتے ہیں :

" علم ذاتی اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے جو بھی علم ذاتی میں سے ادنیٰ سے ادنیٰ بھی کسی کے سنئے ثابت کرے تو وہ کافر و مشرک ہے "

اور فرماتے ہیں :-

" علم غیر متناہی کلی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے "

اور فرماتے ہیں :-

" کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کے علم کو تفصیلاً، شرعاً اور عقلاً احاطہ نہیں کر سکتا بلکہ تمام جہانوں کے علوم جمع کئے جائیں تو ان کی نسبت اللہ تعالےٰ کے علوم کے سامنے ایک قطرے کے ہزارویں حصے میں سے

کسی ایک حصہ کی ہزار ہا سمندروں کی طرف نسبت کی مانند ہے۔"

نظرِ ثانی میں فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ کائنات کے علم کی مساوات کا خیال بھی کسی مسلمان کے دل میں نہیں آسکتا۔"

نظرِ ثالث میں فرماتے ہیں:۔

"علمِ ذاتی مطلق محیط تفصیلی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوقات کو صرف علمِ عطائی حاصل ہے۔"

نظرِ خامس میں فرماتے ہیں:۔

"ہم کسی مخلوق کا علم اللہ کے علم کے برابر اور مستقل نہیں مانتے بلکہ بعض عطائی مانتے ہیں۔"

پس مخالفین، مساوات کا ڈھنڈورہ کیسے پیٹتے ہیں!——
کیسے حق سے ہٹتے جاتے ہیں!

(۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء)



۲۱

یٰسین احمد الخیاری

(مدرس حرم نبوی، مدینہ منورہ)

میں نے ایک موجزن سمندر، ایک عظیم المرتبت کتاب مطالعہ کی
—— (کونسی کتاب؟) —— الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ
—— مسائل شریفہ کی تحقیق کے لئے یہ ایک قاموس ہے اور
بزرگ و بلند معارف کی توفیق کے لئے ایک حصار ہے ——
کیوں نہ ہو وہ محدثین کے امام ہیں، یگانۂ روزگار نادر یکتائے زمانہ ہیں
—— کون؟ —— مولانا الکامل السید احمد رضا خاں،
اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ان کو لباسِ معرفت میں
جلوہ گر رکھے، آمین!

(۱۴؍ ذی القعدہ ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر

۲۲

یوسف بن اسمٰعیل النبہانی

(مدینہ منورہ)

اس سال ۱۳۳۱ھ میں مدینہ منورہ میں بعض افاضل علماء، خصوصاً سید عبدالباری بن علامہ سید امین رضوان نے خواہش ظاہر کی کہ میں علامہ امام احمد رضا خاں کی تالیف "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" پر تقریظ لکھوں، ان سے قبل عالمِ باعمل شیخِ فاضل شیخ کریم اللہ ہندی نے بیروت کے پتے پر مجھ سے خط و کتابت کی تھی، جب اس دفعہ سید عبدالباری نے کتاب میرے پاس بھیجی تو میں نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا اور تمام دینی کتابوں میں زیادہ نفع بخش اور مفید پایا، اس کی دلیلیں بڑی مستحکم ہیں جو ایک امام کبیر، علامہ اجل ہی کی طرف سے ظاہر ہو سکتی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کے مصنف سے راضی رہے اور اپنی عنایتوں سے ان کو راضی کرے، آمین!

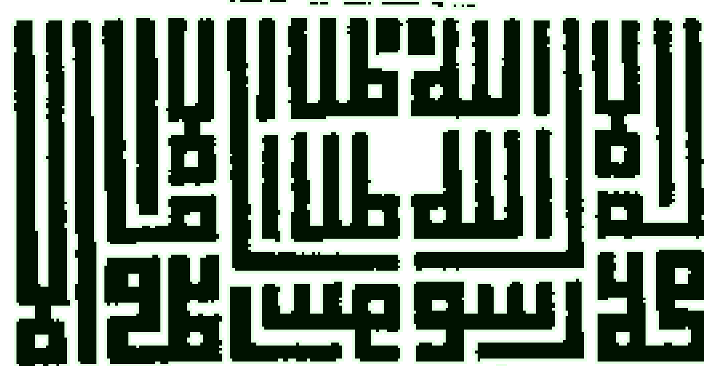
(صفر ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

۲۳

احمد رمضان

(شام)

۱۳۳۱ھ میں جب زیارت کے ارادے سے مدینہ منورہ حاضر ہوا تو بعض فضلاء نے حضرت علامہ امام احمد رضا خاں ہندی کی تالیف الدولۃ المکیہ سے آگاہ کیا۔ میں نے یہ کتاب مطالعہ کی اور اس کو حسن بیان اور پختگی برہان میں آفتاب کی مانند چمکتا پایا، یہ حقیقت صاحب بصیرت اہل دل و اہل تقویٰ پر پوشیدہ نہیں۔ علامہ موصوف نے خالق اور مخلوق کے علم کا عمدہ طریقے سے فرق بیان کر دیا ہے جو عین حق ہے ——— اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور علمائے اہل سنت و جماعت کی تائید فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو سن کر اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، آمین!

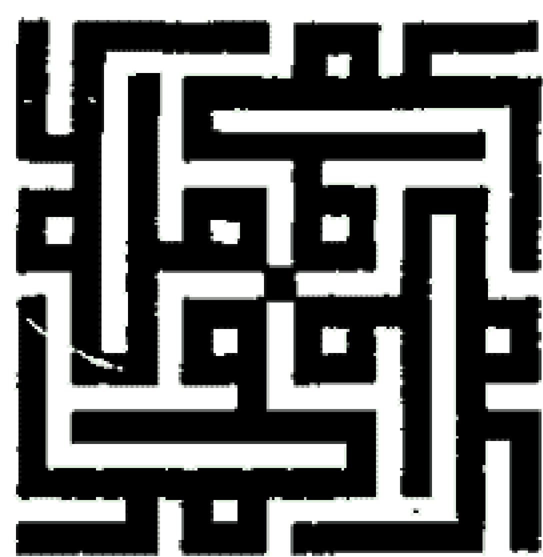


۲۷

عبد الحمید بکری العطار شافعی

(شام)

میں ماہ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ میں سید الموجودات، اشرف المخلوقات کے دربار میں بغرض زیارت حاضر ہوا تو مجھے حرم شریف کے خدمت گار حضرت علامہ احمد الخطیب طرابلسی نے رسالہ (الدولۃ المکیہ) مطالعہ کرایا۔ اس رسالے میں مشاہیر علمائے ہند میں سے ایک عالم حضرت علامہ مدقق و محقق مولی الہمام احمد رضا خاں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خصائل و فضائل واضح طور پر بیان فرمائے ہیں جن میں اہل سنت وجماعت کا کوئی اختلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اس کا صلہ عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔ آمین!



محمد

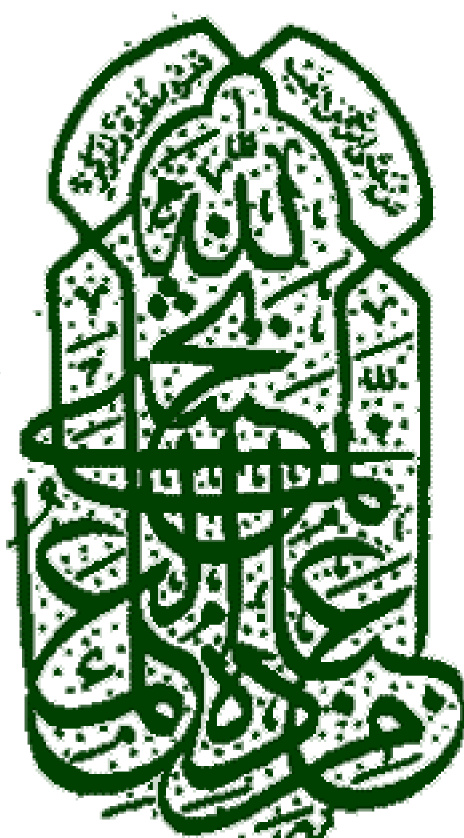
۲۵

محمد آفندی الحکیم

(دمشق)

بار بار بیے مثل کتاب الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے محظوظ ہوا، میری معرفت میں اضافہ اور میرے قلب میں پختگی پیدا ہوئی۔ یہ کتاب مؤلف علام کے معارف نقلیہ و عقلیہ اور شریعت محمدیہ کے لیے ان کی غیرت پر گواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں ان جیسے علماء بکثرت پیدا کرے جو ہدایت و ارشاد کیلئے آفتاب بن کر چمکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ احمد رضا خاں کو اپنی عنایت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل رہتی دنیا تک سچائی پر قائم رکھے اور یہ باطل کو مٹاتے رہیں اور حق کو ثابت کرتے رہیں، آمین۔

(۱۷ صفر ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء)



۲۶

محمد امین سوید

(دمشق)

علامہ کبیر، فہامہ شہیر، محقق و مدقق کامل شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، میں نے اسے ایک ایسا عظیم الشان سایہ دار درخت پایا جو اپنے دامن میں مذہب اسلام کا جوہر سمیٹے ہوئے ہے اور ایک چمن جو عقائد اہلِ ایمان کا نچوڑ ہے۔

جبکہ علمِ ذاتی محیط، اللہ تعالٰی کے لئے خاص ہے لیکن اللہ تعالٰی اپنے مخصوصین کو ایسے علم سے آگاہ کرنا جس سے وہ پہلے ناآشنا تھے، ایسی بات ہے جس کے جائز اور واقع ہونے میں کوئی شک نہیں۔ یہ علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی تعلیم پر موقوف ہے تو بلاشبہ اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے علوم سے مطلع کیا جو آپ کے لئے خاص ہیں اور آپ کے سوا تمام مخلوقات ان سے ناآشنا ہے۔

(۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۳ء)

٢٧

محمد امین السفرجلانی

(دمشق)

میں نے اہم کتاب (الدولۃ المکیہ) مطالعہ کی، یہ اہل ایمان کے عقائد کا خلاصہ ہے اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کی مؤید ـــــــ رسالہ مذکورہ مؤلف علامہ، مرشد، فہامہ شیخ احمد رضا خاں ہندی کی عظمتِ شان پہ گواہی دے رہا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے تلے ان کو اور ہم کو جمع فرمائے آمین

(٢٤ صفر ١٣٢٧ھ/١٩٠٩ء)



۲۸

محمود بن سید العطار

(دمشق)

میں نے اس اہم رسالے کو مختصر وقت میں دیکھا، یہ مؤلف علامہ کی تحقیق و تدقیق کی شہادت کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی گواہ ہے کہ مؤلف اہلِ سنت وجماعت میں سے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علومِ غیبیہ عطائیہ حاصل ہیں، اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ علمِ غیب جس تک مخلوق کی رسائی ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اس پر مطلع فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہلِ سنت وجماعت کے مذہب کی تائید کے لئے آپ جیسے حضرات بکثرت پیدا کرے، آمین!



۲۹

محمد تاج الدین بن محمد بدرالدین

(دمشق)

۱۳۳۱ھ میں جب دمشق سے مدینہ منورہ حاضر ہوا اور سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ کی زیارت سے شرف یاب ہوا تو مجھے الدولۃ المکیہ کے مطالعہ کے لئے کہا گیا چنانچہ میں نے اس کتاب کو اس طرح مضطر بلند دیکھا جس طرح دوست دوست کو جدا ہونے وقت دیکھتا ہے، میں نے اسے بے مثل پایا، اس کی صداقت بیانی اور استقامت نشانی روشن ہے ــــــ

ایسا کیوں نہ ہو کہ اس کتاب کے مؤلف بڑے صاحبِ فضل مولانا شیخ احمد رضا خاں ہیں جو اپنے ہم مثلوں میں بہترین اور قدر و منزلت والے ہیں، اللہ تعالےٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ہم سب کو قیامت کے دن حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

میں نے چند وجوہات کی وجہ سے تقریظ میں اختصار کو پیش نظر رکھا، پہلی بات تو یہ کہ مؤلف کے اوصاف تفصیل و تطویل سے بے نیاز ہیں دوسری بات یہ کہ میں دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو رہا ہوں، آنکھیں اشکبار ہیں اور یہ تقریظ لکھ رہا ہوں۔

(۹ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء)

۳۰

محمد عارف بن محی الدین بن احمد الشہیر بالمنلجی

(دمشق)

علامہ شہیر شیخ احمد رضا خاں کی تالیف کردہ کتاب الدولۃ المکیہ کی بعض عبارات کو دیکھا، یہ اپنے موضوع پر کافی اور جامع ہے اس میں اہل حق کے مطابق عقائد کا بیان ہے، اللہ تعالے مؤلف کو بہتر بدلہ عطا فرمائے، ان کا کلام ان کے کمال علم پر دلالت کرتا ہے اللہ تعالے ان کے علوم سے ہم کو منتفع فرمائے، آمین!

(رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۰ء)



۳۱

محمد عطا اللہ القسم

(دمشق)

کتاب دولتِ مکیہ مطالعہ کی، یہ سیدھی راہ دکھلانے والی ہے اور قرآن وحدیث واقوالِ صحیحہ پر مشتمل ہے، مؤلف علامہ حضرت شیخ احمد رضا خاں کو اللہ تعالےٰ خوب خوب نوازے اور ان کا فیض عوام و خواص پر ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے، انہوں نے اچھی تحقیق کر کے عوام کو فائدہ پہنچایا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہماری اور ان کی مدد فرمائے اور حسنِ خاتمہ فرمائے، آمین!

(ربیع الاول ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء)



۳۲

محمد القاسمی

(دمشق)

عالم وعامل، فاضل وکامل حضرت شیخ احمد رضا خاں کی تالیف
الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ مطالعہ کی، یہ اپنے موضوع پر فیصلہ کن بات
ہے اور حکمت سے معمور ہے، مؤلف قابلِ مبارک باد ہیں کہ ان مباحث
میں غور وفکر کے بعد گردہِ باطل کے جمع کردہ دلائل کو پارہ پارہ کردیا، یہ
عین حق ہے کیونکہ مؤلفِ کتاب، فضائل وکمالات کے ایسے جامع
ہیں جن کے سامنے بڑے سے بڑا ہیچ ہے، وہ فضل کے باپ اور
بیٹے ہیں۔ ان کی فضیلت کا یقین، دشمن ودوست دونوں کو ہے، ان کا
علمی مقام بہت بلند ہے، ان کی مثال لوگوں میں بہت کم ہے، اللہ تعالیٰ
ان کی حیات سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اور ان کو ان کی
برکات سے سرفراز فرمائے، آمین!

(۲ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)

محمد القاسمی

۳۳

محمد یحییٰ القلعی النقشبندی

(دمشق)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام علوم عطا فرمائے اور تمام پوشیدہ رازوں سے آگاہ فرمایا، ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ساری مخلوقات تک اللہ تعالیٰ کا علم پہنچانے کے لیے آپ واسطۂ عظمیٰ ہیں، اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو معرفت حاصل ہو جاہل کو کیا پتا! —— اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے جھنڈے تلے جمع فرمائے، آمین!

(۲۱ صفر ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء)

سبحان اللہ وبحمدہ

۳۷

محمد یحییٰ المکتبی الحسینی

(دمشق)

مجاورِ مدینۃ النبی، استادِ محترم مولوی شیخ کریم اللہ کی وساطت سے علامہ محقق شیخ احمد رضا خاں کی تالیف الدولۃ المکیہ کے مطالعہ سے مشرف ہوا، میں نے اس رسالے کو عقائدِ سلف کے مطابق پایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غیوب کے متعلق خبر دینا آپکی دوسری تمام نشانیوں اور معجزات کی طرح ہے، ابنِ تیمیہ نے بھی ابوابِ الصحیح میں ان کا ذکر کیا ہے۔ کوئی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں اور ولیوں میں سے کسی کو غیب پر مطلع نہیں کیا کیونکہ قرآن کریم ایسے واقعات سے بھرا ہوا ہے مثلاً حضرتِ موسیٰ وحضرتِ خضر کا واقعہ، اور تواتر حضرتِ صدیقِ اکبر اور حضرت عمر کے واقعات اور ہمارے زمانے میں ہمارے استاد شیخ محمد بدر الدین محدث سے بھی ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جو اخبارِ غیبیہ سے متعلق ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اور مسلمانوں کے قلوب کو منور فرمائے اور ہم تمام لوگوں کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اس کی اور اس کے نبیِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا ہو۔ آمین!

(۲۷ صفر ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء)

۳۵

مصطفٰی بن محمد آفندی الشطی

(دمشق)

بعض ایسے احباب نے رسالہ الدولۃ المکیہ پر تقریظ لکھنے کی فرمائش کی جن کی فرمائش کو ٹالا نہیں جا سکتا، تعمیلِ ارشاد میں یہ چند کلمات لکھے ہیں :-

حضرتِ مؤلفِ علامہ نے جو کچھ لکھا ہے، حق و صحیح ہے اس سے جنابِ مؤلف کی وسعتِ علمی اور فضل و کمال کا ثبوت ملتا ہے فجزاہ اللہ تعالٰی خیر الجزاء۔ اس امت میں علامہ جیسے فرد کا پایا جانا اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے جس پر ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں۔



٣٦

ابراهیم عبد المعطی

(قاہرہ)

یہ رسالہ نہایت ہی منزلت والا ایک بلند مینار ہے،
اللہ تعالےٰ اس کے مؤلف کو دینِ حق اور مشربِ صحیح
کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور اس کے پڑھنے والے
کو نفع بخشے۔ آمین!

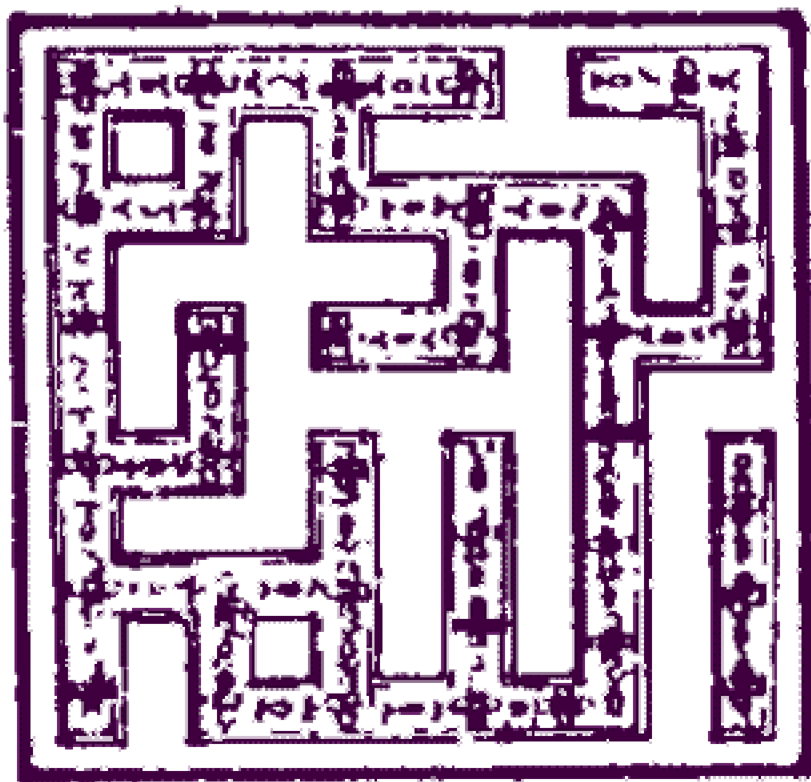


۳۷

عبدالرحمٰن المدخن المصری

(قاہرہ)

ماہ رمضان المعظم ۱۳۲۹ھ میں اللہ تعالےٰ نے کرم فرمایا اور ہم زیارت قبر شریف سید الموجود صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے، یہاں مدینہ منورہ کے بعض افاضل نے رسالہ مبارکہ الدولۃ المکیہ کی خبر دی، میری زندگی کی قسم! مصنف نے اس میں اختصار کے ساتھ کافی ووافی دلائل جمع کردیئے ہیں، تطویل سے کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالیٰ علمائے اہل سنت وجماعت کی مدد فرمائے اور ہم کو ان لوگوں میں کردے جو نیک بات سنتے بھی ہیں اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں، والحمد للہ رب العالمین!



۳۸

محمد سعید بن عبد القادر قادری النقشبندی

(بغداد شریف)

میں نے اس رسالے پر پوری نگاہ ڈالی، جو کچھ فاضل امام، فخر امام مولانا مولوی احمد رضا خاں نے تحریر فرمایا ہے وہ مستحکم دلائل اور بلند براہین پر مبنی ہے اور وہی اہلِ ایمان کا قول ہے، بلاشبہ جو ان کلمات و اقوال کی مخالفت کرے وہ اہلِ کفر و طغیان میں ہے اور یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں، دینِ اسلام میں واضح ہے۔



مطبوعاتِ مرتب

(تصانیف)

نمبر شمار	عنوانِ کتاب		مقامِ طباعت	سنِ طباعت
۱۔	شاہ محمد غوث گوالیاری		میرپور خاص	۱۹۶۴ء
۲۔	تذکرۂ مظہرِ مسعود		کراچی	۱۹۶۹ء
۳۔	فاضلِ بریلوی اور ترکِ موالات		لاہور	۱۹۷۰ء
۴۔	فاضلِ بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں		لاہور	۱۹۷۱ء
۵۔	حیاتِ مظہری		کراچی	۱۹۷۲ء
۶۔	عاشقِ رسول		لاہور	۱۹۷۶ء
۷۔	سیرتِ مجددِ الفِ ثانی			۱۹۷۰ء
۸۔	موجِ خیال		کراچی	۱۹۷۵ء
۹۔	قوام الامام	(غیر مطبوعہ)	مؤلف	۱۹۷۸ء
۱۰۔	[illegible]	(انگریزی)	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۱۔	عاشقِ رسول مولانا محمد عبد القدیر بدایونی		لاہور	۱۹۷۵ء
۱۲۔	حیاتِ فاضلِ بریلوی		لاہور	۱۹۷۵ء
۱۳۔	تحریکِ آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم		لاہور	۱۹۷۹ء
۱۴۔	محبت کی نشانی		کراچی	۱۹۸۰ء

۱۵-	اکرامِ امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۶-	حیاتِ امام احمد رضا	لاہور	۱۹۸۱ء
۱۷-	حضرت مجددِ الف ثانی اور ڈاکٹر اقبال	″	۱۹۸۱ء

تالیفات

۱۸-	دائمی تقویم		کوئٹہ	۱۹۶۷ء
۱۹-	مظہر الاخلاق		کراچی	۱۹۶۸ء
۲۰-	ارکانِ دین		کراچی	۱۹۶۹ء
۲۱-	مکاتیبِ مظہری		کراچی	۱۹۶۹ء
۲۲-	مواعظِ مظہری		کراچی	۱۹۶۹ء
۲۳-	فتاویٰ مظہری		کراچی	۱۹۶۹ء
۲۴-	مظہر العقائد		لاہور	۱۹۷۶ء
۲۵-	شاعرِ محبت		لاہور	۱۹۷۸ء
۲۶-	فتاویٰ مسعودی	(زیرِ طبع)	لاہور	۱۹۸۱ء
۲۷-	گناہ بے گناہی		لاہور	۱۹۸۱ء

تراجم

۲۸-	حیدر آباد کی معاشی تاریخ	حیدرآباد سندھ	۱۹۵۸ء
۲۹-	تمدنِ ہند پر اسلامی اثرات	لاہور	۱۹۶۴ء

۳۰۔ ویرونا کے دو شریف زادے ۔۔۔ ۱۹۷۲ء

۳۱۔ دائرۂ معارف امام احمد رضا ۔۔۔ ۱۹۸۲ء

۳۲۔ اجالا ۔۔۔ ۱۹۸۳ء

۳۳۔ ماہ و انجم ۔۔۔ ۱۹۹۳ء

مقالۂ ڈاکٹریٹ

۳۴۔ اردو میں قرآنی تراجم و تصانیف (غیر مطبوعہ) ۔۔۔ ۱۹۷۰ء

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ